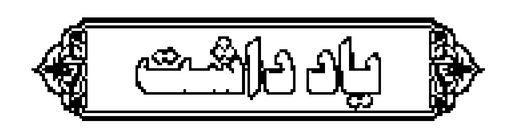


علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

خُلاصَۃُ النَّحو

حصہ اوّل





دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب



(حصّہ اول)

پیش کش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: خلاصۃ النحو

مؤلف: ابن داود عبد الواحد حنفی عطاری سلمہ الباری

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات: 124

طباعتِ اوّل: .... تعداد: ....

ناشر: مکتبۃ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ---- **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ---- **لاہور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ---- **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ---- **کشمیر**: چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- ---- **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ---- **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ---- **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ---- **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ---- **خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ---- **نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ---- **سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ---- **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ---- **پشاور**: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے اُنیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "19 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کردیتی ہے۔" (الجامع الصغیر ص۵۵۷ الحدیث ۹۳۲۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿۵﴾ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللّٰہ وکلام رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا۔ ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا۔ ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر "اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی حِفْظِكَ" پر عمل کروں گا۔ ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب

کے اسباق کی تکرار کروں گا۔﴿۱۲﴾اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا۔﴿۱۳﴾درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا۔﴿۱۴﴾اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا۔﴿۱۵﴾سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالاؤں گا﴿۱۶﴾اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا۔﴿۱۷﴾سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔﴿۱۸﴾کتاب میں شرعی یا فنی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔(مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)﴿۱۹﴾کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنّتوں بھرا بیان "نیت کا پھل" اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدينة العلمية

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس'' **المدينة العلمية** ''بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء ومفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

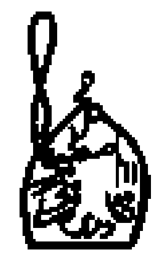
﴿1﴾ شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت ﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتُب
﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب ﴿4﴾ شعبۂ تراجم کتب
﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج

''**المدينة العلمية**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

''حق عَزَّوَجَلَّ نے انسان کوزبان اورزبان کوطاقتِ بیان دی جس کے ذریعہ وہ مافی الضمیر کا اظہار کرسکتا ہے اور یہ خالق کریم کی انسان پر وہ نعمت عظمی ہے جس کے سبب وہ حیوان سے ممتاز ہے اورنعمت تعلیم بیان کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ خلاق عالم نے اس کاذکر صراحۃً فرمایا ہے: ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝﴾ (پ۲۷،الرحمٰن:۵۵)

دیگر فنون کی طرح عربیت کے بھی دو شعبے ہیں: علم اور عمل، علم اس کا واجباتِ کفایہ سے ہے؛ اِذْ بِہِ الْقُدْرَۃُ عَلٰی فَھْمِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ، ائمہ مستنبطین اوردُعاۃ الی طریق الدین کواس سے بلکہ اس میں مہارت تامہ سے چارہ نہیں؛ فَاِنَّ اَمْرَ التَّکَلُّمِ فِی النُّصُوصِ لَا یَتِمُّ اِلَّا بِھٰذَا الْخُصُوص۔'' (الزمزمة القمريه بتصرف، ص:۷)

فن عربیت میں **علم نحو** کی اہمیت اہل علم سے مخفی نہیں، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تَعَلَّمُوا النَّحْوَ کَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ (۱) اور امام شافعی فرماتے ہیں: مَنْ تَبَحَّرَ فِی النَّحْوِ اِھْتَدٰی اِلٰی کُلِّ الْعُلُوْمِ(۲)۔

علم نحو کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ درسی کتب نے مجلس جامعات المدینہ کی خواہش پر **درجہ اُولی** کے ابتدائی طلبہ کے لیے **علم نحو** کی ایک مختصر اور جامع کتاب بنام ''**خلاصة النحو**'' تالیف کی ہے۔

اس کتاب میں:

☆ قواعد وفوائد کو حتی الامکان حوالوں کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ اطمینانِ خاطر حاصل ہو۔

---

(۱)......غرر الخصائص الواضحة، ص: ۲۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت

(۲)......شذرات الذهب، ۱۶/۲، دار الكتب العلمية، بيروت

☆ جن اصطلاحات کے تلفظ میں عموماً غلطی کی جاتی ہے ان پر حرکات وسکنات لگا کر درست تلفظ کو واضح کیا گیا ہے۔
☆ کوشش کی گئی ہے کہ کوئی سبق بھی ایک صفحے سے تجاوز نہ کرے تاکہ مبتدی کو گرانی محسوس نہ ہو۔
☆ ہر سبق کے بعد تمارین کی صورت میں تین زاویوں سے اس کی دہرائی کروائی گئی ہے۔
☆ امثلہ وتمارین میں ضرب وقتل زید وبکر کی بجائے زیادہ تر حمل علم وحکم کو ترجیح دی گئی ہے۔
☆ امثلہ وتمارین کے تراجم سے کفِ قلم کیا گیا ہے کہ اس ضرورت کے لیے استاد صاحب کافی ہیں۔
☆ لغوی ابحاث سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اصطلاحی معانی کے بیان پر اقتصار کیا گیا ہے۔
☆ تعریفات وغیرہ کو حیثیات سے مقید نہیں کیا گیا کہ مبتدی کے لئے باعثِ تشویش و اضطراب بنتی ہیں۔
☆ امثلہ وتمارین میں بیس دروس تک غیر ثلاثی مجرد فعل استعمال نہیں کیا گیا؛ تاکہ طالب علم ایک حد تک ملال سے محفوظ رہے۔

علاوہ ازیں کتاب ہذا کی کچھ اور بھی خاصیات وامتیازات ہیں جن کا ذکر قدرے تفصیل سے عنوان "کچھ کتاب کے بارے میں" کے تحت صفحہ 94 پر آئے گا۔

اللہ عزّوجلّ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو طلبہ کے لیے دین ودنیا میں نافع اور مفید عام وتام بنائے۔

(اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم)

شعبۂ درسی کتب

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)



علمِ نَحو کی تعریف:

ایسے قوَاعد کا عِلْم جن کے ذریعے اسْم، فعل اور حَرْف کے آخِر کے اَحوال اور اُن کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔ (ھد:۱۱)

علمِ نَحو کا موضوع:

علمِ نحو کا موضوع کلِمہ اور کَلام ہے۔ (ھد:۱۳)

علمِ نَحو کی غرض:

قرآن وسنت کا فہم اور عرَبی زَبان میں لفظی غلَطی سے بچنا۔ (تس:۱۴)

تَسمیَہ اور وجہِ تَسمِیَہ:

1. نَحو کا ایک معنٰی طریقہ اور مِثْل ہے، چونکہ اِس علم کو جاننے والا عرب کے طریقے پر اور اُن ہی کی مِثْل کلام کرتا ہے اِس لیے اِسے علم النحو کہتے ہیں۔

2. اِس علم میں کلمہ کے اِعراب سے بحث کی جاتی ہے اِس لیے اِسے علم الاِعراب بھی کہتے ہیں۔

مرتَبۂ علمِ نَحو: (اِسے کب حاصل کرنا چاہیے)

علمِ نحو علمِ صرْف کے بعد اور علمِ بلاغت وغیرہ سے پہلے حاصل کرنا چاہیے۔

علمِ نَحو کا حُکم:

علمِ نحو حاصل کرنا واجب علَی الکِفایہ ہے۔ (رد،مطلب:البدعۃ خمسۃ اقسام،۲/۳۵۶)

مَا بِه الاستمداد: (وہ چیز جس سے نحو کے قواعد بنائے اور ثابت کیے جاتے ہیں)

نحو کے قواعد بنانے اور اُن کو ثابت کرنے کے لیے قرآن وحدیث اور خالص کلامِ عرب سے مدد لی جاتی ہے۔

علمِ نَحو کا واضع: (بنانے والا)

علم نحو کے واضع میں تین نام آتے ہیں: ۱۔خلیفۂ ثانی سیدنا عمر بن خطاب ۲۔خلیفۂ رابع سیدنا علی بن ابی طالب ۳۔سیدنا ابوالاسود دُبلی (تم:۳۳۸)

مشہور نُحاۃ: (اِس علم کے مشہور ائمہ اور ماہرین)

سیبویہ، خلیل، یونس، أخفش، قُطرُب، مازني، زَجّاج، ابن کیسان، سِیرافي، فارِسي، ابن جنّي (اِن کو بصریین کہا جاتا ہے) کسائي، مُبرِّد، فرّاء، ثعلب اور محمد أنباري (اِن کو کوفیین کہا جاتا ہے۔) (عق:۲۰۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرینہ

قرینہ وہ چیز کہلاتی ہے جو بغیر وضع کے کسی شی پر دلالت کرے۔ جیسے: أَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰ. میں الْکُمَّثْرٰی کا ازقبیل مأکول اور یَحْیٰ کا ازقبیل آکل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یَحْیٰ فاعل ہے اور اَلْکُمَّثْرٰی مفعول ہے۔ اسی طرح ضَرَبَتِ الْفَتٰی الْحُبْلٰی. میں فعل کا مؤنث ہونا اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ فاعل اَلْحُبْلٰی ہے اور مفعول اَلْفَتٰی ہے۔ پہلی مثال میں قرینہ معنویہ ہے اور دوسری مثال میں قرینہ لفظیہ ہے۔

اِصطلاحات

1. ایک زبر ایک زیر اور ایک پیش کو **حرکت** اور تینوں کو **حرکاتِ ثلاثہ** کہتے ہیں اور جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے **متحرک** کہتے ہیں۔

2. دو زبر دو زیر اور دو پیش کو **تنوین** اور جس پر تنوین ہو اُسے **مُنَوَّن** کہتے ہیں۔

3. ایک یا دو زبر کو **فتحہ** ایک یا دو زیر کو **کسرہ** اور ایک یا دو پیش کو **ضمہ** کہتے ہیں، جس حرف پر فتحہ ہو اُسے **مفتوح**، جس پر کسرہ ہو اُسے **مکسور** اور جس پر ضمہ ہو اُسے **مضموم** کہتے ہیں.

4. الف سے یاء تک تمام حروف کو **حُروفِ تہجی** اور **حُروفِ ہجاء** کہتے ہیں۔

5. ا، و اور ی کو **حروفِ علت** اور باقی حروف کو **حروفِ صحیح** کہتے ہیں۔

6. اِس علامت (ْ) کو **سکون** اور جس حرف پر سکون ہو اُسے **ساکن** کہتے ہیں۔

7. جس الف پر کوئی حرکت یا سکون آجائے اُسے **ہمزہ** کہتے ہیں۔

8. جو ہمزہ زائدہ وصل کی صورت میں گر جائے اُسے **ہمزہ وصلیہ** اور جو نہ گرے اُسے **ہمزہ قطعیہ** کہتے ہیں اور جو ہمزہ زائد نہ ہو اُسے **ہمزہ اَصلیہ** کہتے ہیں۔

9. الف لام (اَلْ) کو **حرفِ تعریف** اور تنوین کو **حرفِ تنکیر** کہتے ہیں۔

10. چودہ حروف (حق کا خوف عجب غم ہے) کو **حروفِ قمریہ** اور حروفِ قمریہ کے علاوہ باقی حروف ہجاء کو **حروفِ شمسیہ** کہتے ہیں۔

11. جب ایسے لفظ پر اَلْ داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کے لام کو حرفِ شمسی میں مدغم کر کے پڑھیں گے یعنی لام کا تلفظ نہیں کریں گے: اَلشَّمْسُ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الدرس الأول

لفظ اور اُس کی اَقسام

انسان جو بات بولتا ہے اُسے لفظ کہتے ہیں، بے معنیٰ لفظ کو مُہمَل اور با معنیٰ لفظ کو موضوع یا مُستعمَل کہتے ہیں: دَیْزٌ، اَلصَّلاةُ، عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. (در:۳)

موضوع کی اقسام: موضوع لفظ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرد ۲۔ مرکب۔

اکیلے موضوع لفظ کو مفرَد یا کلمہ کہتے ہیں: جَمَلٌ. اور ایک سے زائد موضوع الفاظ کے مجموعہ کو مُرکَّب کہتے ہیں: لَیْلَةُ الْقَدْرِ، اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝. (م:۲۱)

مرکب کی اَقسام: مرکب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ناقص ۲۔ تام۔

جس مرکب میں بات مکمل نہ ہو اُسے مرکبِ ناقص یا مرکبِ غیر مفید کہتے ہیں: مَاءُ الْبَحْرِ. اور جس مرکب میں بات مکمل ہو جائے اُسے مرکبِ تام کہتے ہیں: اَللّٰہُ أَحَدٌ، لَا تَکْذِبْ. مرکبِ تام کو مرکبِ مفید، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ (در:۳)

جملے کی اَقسام:

جو جملہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہو اُسے جملہ اِسمیّہ اور جو جملہ فعل اور فاعل یا فعل اور نائب الفاعل سے مرکب ہو اُسے جملہ فعلیّہ کہتے ہیں: اَلْحَیَاءُ زِیْنَةٌ، نَصَرَ رَجُلٌ.

اِسی طرح جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اُسے جملہ خَبَریّہ کہتے ہیں: اَلْحَرْبُ خَــدْعَةٌ. اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو اُسے جملہ اِنشائیّہ کہتے ہیں: اِعْمَلْ لِلّٰہِ. (م:۲۲، در:۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. لفظ کا معنی اور اُس کی اَقسام بیان کیجیے۔س:2. موضوع لفظ کی اَقسام بیان کیجیے۔س:3. مرکب کی کونسی قسمیں ہیں؟س:4. جملے کی اَقسام بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. بے معنی کلمہ کو مہمل کہتے ہیں۔ 2. موضوع لفظ کو مُفرَد کہتے ہیں۔ 3. جو جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہو اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ 4. جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہو اُسے جملہ اِنشائیہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) مفرد اور مرکب الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلْحَیَاءُ. ۲۔رَسُوْلُ اللّٰہِ. ۳۔اَلرَّجَاءُ. ۴۔رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ. ۵۔اَلصِّدْقُ. ۶۔عَبْدٌ مُؤْمِنٌ. ۷۔اَلْأَمَانَةُ. ۸۔نَاقَةُ اللّٰهِ. ۹۔اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ. ۱۰۔اَلْإِيْمَانُ. ۱۱۔اَلصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ.

(ب) مرکبِ ناقص اور مرکبِ تام الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. ۲۔اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ. ۳۔عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ كَبِيْرَةٌ. ۴۔اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ. ۵۔اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ. ۶۔سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. ۷۔طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ. ۸۔جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ. ۹۔أَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ. ۱۰۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. ۱۱۔اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ. ۱۲۔اَلْعِلْمُ النَّافِعُ. ۱۳۔اَلزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامِ.

الدرس الثاني

اسم، فعل، حرف اور اُن کی علامات کا بیان

کلمہ کی اقسام: کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف۔
جوکلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اُس میں زمانہ نہ پایا جائے اُسے اِسْم کہتے ہیں: قَـلَـمٌ. جوکلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اُس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے اُسے فِعل کہتے ہیں: سَـارَ، یَقُوْلُ. اور جوکلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر نہ کرے اُسے حَرف کہتے ہیں: مِنْ، اِلٰی. (کا:۳،۴،۹ ملتقطا)

فائدہ: زمانے تین ہیں: ۱۔ماضی ۲۔حال ۳۔مستقبل

اسْم کی عَلامات:

۱۔الف لام کا ہونا: اَلْحَمْدُ، اَلشُّکْرُ. ۲۔حرفِ جَر کا ہونا: فِي دَارٍ. ۳۔جَر کا ہونا: بِالْحَقِّ. ۴۔تنوین کا ہونا: رَجُلٌ، وَلَدٌ. ۵۔گول تاء کا ہونا: اُمَّةٌ. (م:۲۹)

تنبیہ: الف لام اور تنوین ایک اسم میں جمع نہیں ہوسکتے۔

فِعل کی عَلامات:

۱۔تا۳۔قَدْ،سَ یا سَوْفَ کا ہونا: قَـدْ سَـمِـعَ، سَیَغْلِبُوْنَ، سَوْفَ یَعْلَمُ.
۴۔تا۷۔ماضی،مضارع،اَمر یا نَہی ہونا: جَاءَ، یَشَاءُ، اِغْفِرْ، لَا تَنْهَرْ. (م:۳۱)

حَرف کی عَلامت:

اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہونا حرف کی علامت ہے: مِنْ، فِيْ. (م:۳۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. کلمہ کی اَقسام اوراُن کی تعریف بیان فرمایئے۔ س:2. اسم،فعل اورحرف کی علامات بیان کیجیے۔ س:3. کس اسم میں الف لام اورتنوین جمع ہوسکتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جوکلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اُسے اسم کہتے ہیں۔ 2. اسم کے آخر میں تنوین اوراُس کے شروع میں الف لام آسکتا ہے۔ 3. قَدْ، سَ یاتنوین فعل کی علامت ہے۔ 4. حرف کی کوئی علامت نہیں ہے۔

تمرین (3)

اسم،فعل اورحرف الگ الگ کیجیے نیز اسم اورفعل کی علامتیں بھی واضح کیجیے۔

۱۔سَیَصْلٰی. ۲۔کَافِرٌ. ۳۔اَلنَّارُ. ۴۔فِیْ. ۵۔قَدْ سَرَقَ. ۶۔أَخٌ. ۷۔لَا تَکْذِبْ. ۸۔عَلٰی. ۹۔ھُدًی. ۱۰۔اَلْقَارِعَةُ. ۱۱۔سَمِعَ. ۱۲۔قَافِلَةٌ. ۱۵۔سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. ۱۶۔سَیَقُوْلُ. ۱۷۔یَنْظُرُ. ۱۸۔اَلصِّرَاطُ. ۱۹۔اُنْصُرْ. ۲۰۔جَنَّةٌ. ۲۱۔قَالَ. ۲۲۔قُمْ.

مضمونِ جملہ

کسی جملے کے مسند کے مصدر کومسند الیہ کی طرف مضاف کر دینے سے جومعنی حاصل ہوتا ہے اسے ''مضمون جملہ'' کہتے ہیں۔جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ کا مضمون جملہ ہے قِیَامُ زَیْدٍ. اگر مسند اسم جامد ہوتو اس کا مصدر جعلی بنا کر اسے مسند الیہ کی طرف مضاف کردیں گے۔جیسے:زَیْدٌ سِرَاجٌ کا مضمون جملہ ہے: سِرَاجِیَّةُ زَیْدٍ (زید کا چراغ ہونا)

الدرس الثالث

معرِفہ اور نکِرہ کا بیان

جس اِسم سے معیَّن چیز سمجھی جائے اُسے **معرِفہ** کہتے ہیں: اَنَا، زَیْدٌ. اور جس اسم سے معیَّن چیز نہ سمجھی جائے اُسے **نکِرہ** کہتے ہیں: نَاقِدَةٌ، حَجَرٌ. (ور:۷)

معرِفہ کی اَقسام: اسم معرِفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اِسمِ ضمیر: وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ.

اِسمِ ضمیر کو **مُضْمَر** بھی کہتے ہیں، ضمیر کے علاوہ باقی اَسماء کو **اسمِ ظاہر** یا **مُظْهَر** کہتے ہیں۔

۲۔ اسمِ علَم: وہ اسم جو کسی چیز کا خاص نام ہو: بَكْرٌ، مَكَّةُ، اَلنَّحْوُ.

۳۔ اسمِ اِشارہ: هٰذَا، هٰذَانِ، هٰؤُلَاءِ، هٰذِهٖ، هَاتَانِ، هٰؤُلَاءِ.

۴۔ اسمِ موصول: اَلَّذِيْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْ، اَللَّتَانِ، اَللَّوَاتِيْ.

۵۔ مُعرَّف بِاللام: وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو: اَلْكِتَابُ.

۶۔ مُعرَّف بِالاِضافۃ: وہ اسم جو معرِفہ کی طرف مضاف ہو: قَلَمُ زَيْدٍ.

۷۔ مُعرَّف بِالنِّداء: وہ اسم جس کے شروع میں حرفِ نِداء ہو: يَا رَجُلُ.

تنبیہ:

معرفہ کے علاوہ باقی اسماء نکرہ ہوتے ہیں: عَبْدٌ، مُؤْمِنٌ، طِفْلٌ، رَجُلٌ وغیرہ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. معرِفہ اور نکرہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. معرِفہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. اِسمِ ضمیر اور اسم ظاہر کو اور کیا کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جس اسم سے معیَّن چیز سمجھی جائے اُسے نکرہ کہتے ہیں۔ 2. جس اسم کے شروع میں لام ہو اُسے معرف باللام کہتے ہیں۔ 3. جو اسم مضاف ہو اُسے معرف بالاضافۃ کہتے ہیں۔ 4. جس اسم کے شروع میں ''یَا'' ہو اُسی کو معرف بالنداء کہتے ہیں۔

تمرین (3)

نکرہ اور معرفہ الگ الگ کیجیے نیز معرفہ کی قسم بھی متعین فرمایئے۔

۱۔جَامِعَةٌ. ۲۔اَلَّذِيْنَ. ۳۔هُمْ. ۴۔أَبُوْ بَكْرٍ. ۵۔عُمَرُ. ۶۔أُسْتَاذٌ. ۷۔اَلدَّرْسُ. ۸۔جَنَّةٌ. ۹۔نَحْنُ. ۱۰۔كِتَابٌ. ۱۱۔ذٰلِكَ. ۱۲۔عُثْمَانُ. ۱۳۔بَابٌ. ۱۴۔بَيْتٌ. ۱۵۔اَلْجَنَّةُ. ۱۶۔رُمَّانٌ. ۱۷۔حُلْوٌ. ۱۸۔هٰذَا. ۱۹۔عَلِيٌّ. ۲۰۔أُولَائِكَ. ۲۱۔ثَمَرٌ. ۲۲۔شَجَرٌ. ۲۳۔يَا نَبِيُّ. ۲۴۔كُتُبٌ. ۲۵۔اِيَّاكَ.

الدرس الرابع



جس اسْم میں تانیث کی علامت نہ ہو اُسے **مُذَکَّر** کہتے ہیں: غُلَامٌ اور جس اسْم میں تانیث کی علامت ہو اُسے **مؤنَّث** کہتے ہیں: اِمْرَأَةٌ، ظُلْمَةٌ. (در:۸)

تانیث کی عَلامات:

تانیث کی تین علامتیں ہیں: ۱۔گول تاء: بَقَرَةٌ. ۲۔الفِ مقصورہ(۱): بُشْرٰی.

۳۔الفِ ممدودہ: صَفْرَاءُ.

فائدہ: اسْم کے آخر میں جس الف کے بعد ہمزہ نہ ہو اُسے **الفِ مقصورہ** اور جس الف کے بعد ہمزہ ہو اُسے **الفِ ممدودہ** کہتے ہیں: صُغْرٰی، حَمْرَاءُ. (در:۸)

مؤنث کی اَقسام: مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔حقیقی ۲۔لفظی (۲)۔

جس مؤنث کے مقابل نَر جاندار ہو اُسے **مؤنثِ حقیقی** کہتے ہیں: اِبْنَةٌ، شَاةٌ اور جس مؤنث کے مقابل نر جاندار نہ ہو اُسے **مؤنثِ لفظی** کہتے ہیں: نَمِیْمَةٌ. (م:۴۶)

تنبیہ:

1. بعض اَسماء میں لفظاً تانیث کی علامت نہیں ہوتی مگر وہ مؤنث ہوتے ہیں: أَرْضٌ. اور بعض اَسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں: سَبِیْلٌ.

2. جو اسم مذکر کا نام ہو یا صرف مذکر کے لیے بولا جاتا ہو اُسے **مذکر** ہی کہیں گے اگرچہ اُس میں تاء ہو: طَلْحَةُ، خَلِیْفَةٌ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مذکر اور مؤنث کسے کہتے ہیں؟ س:2. تانیث کی کتنی اور کون کونسی علامات ہیں؟ مع امثلہ بیان کیجیے۔ س:3. الفِ مقصورہ اور الفِ ممدودہ کسے کہتے ہیں؟ س:4. مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی کسے کہتے ہیں؟ س:5. کیا کوئی اسم آخر میں تاء ہونے کے باوجود مذکر ہوسکتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. اسم کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو تو اُسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔ 2. جس مذکر کے مقابل نَر جاندار ہو اُسے مؤنثِ حقیقی کہتے ہیں۔ 3. جس اسم کے آخر میں تاء ہو اُسے مؤنث ہی کہیں گے۔

تمرین (3)

(الف) مذکر اور مؤنث الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلْقُرْآنُ. ۲۔طَلْحَةُ. ۳۔شَمْسٌ. ۴۔بَيْتٌ. ۵۔وَلَدٌ.
۶۔زَيْنَبُ. ۷۔يَدٌ. ۸۔أُمٌّ. ۹۔نَارٌ. ۱۰۔خَلِيْفَةٌ. ۱۱۔أَتَانٌ.
۱۲۔أُسَامَةُ. ۱۳۔أُخْتٌ. ۱۴۔كُبْرٰى. ۱۵۔طَرَفَةُ (شاعر کا نام).

(ب) درج ذیل اَسماء میں سے مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی الگ الگ کیجیے۔

۱۔نَاقَةٌ. ۲۔رِجْلٌ. ۳۔صَحْرَاءُ. ۴۔بَقَرَةٌ. ۵۔دَارٌ. ۶۔شَاةٌ.
۷۔اِمْرَأَةٌ. ۸۔عَيْنٌ. ۹۔اِبْنَةٌ. ۱۰۔هِنْدٌ. ۱۱۔لُغَةٌ. ۱۲۔فَاطِمَةُ.
۱۳۔حَرْبٌ. ۱۴۔مُرْضِعٌ. ۱۵۔ظُلْمَةٌ.

الدرس الخامس

واحِد تثنیہ اور جمع کا بیان

تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع

جس اِسْم سے ایک فَرْد سمجھا جائے اُسے واحِد یا مُفْرَد کہتے ہیں: مُسْلِمٌ. جس اسم سے دو اَفراد سمجھے جائیں اُسے تثنیہ یا مُثَنّٰی کہتے ہیں: مُسْلِمَانِ. اور جس اسم سے دو سے زیادہ اَفراد سمجھے جائیں اُسے جمع یا مجموع کہتے ہیں: مُسْلِمُوْنَ. (مذ:١٦)

جمع کی دو اَقسام ہیں: ۱۔جمع سالم ۲۔جمع مکسر

جس جمع میں واحد کا صیغہ سلامت ہو اُسے جمع سالم یا جمع تصحیح کہتے ہیں: زَاهِدُوْنَ، زَاهِدِيْنَ، هِنْدَاتٌ. اور جس جمع میں واحد کا صیغہ سلامت نہ ہو اُسے جمع مُکَسَّر یا جمع تکسیر کہتے ہیں: أَنْهَارٌ.

جمع سالم کی دو اَقسام ہیں: ۱۔مذکر سالم ۲۔مؤنث سالم

جو جمع واؤ اور نون یا یاء اور نون سے بنائی گئی ہو اُسے جمع مذکر سالم اور جو جمع الف اور تاء سے بنائی گئی ہو اُسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں: صَالِحُوْنَ، صَالِحَاتٌ.

قواعد وفوائد:

1. واحِد کے آخر میں (ـَانِ یا ـَيْنِ) لگا دینے سے تثنیہ بن جاتا ہے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ یا مُسْلِمَيْنِ. (کا:١٦٦)

2. واحِد کے آخر میں (ـُوْنَ یا ـِيْنَ) لگا دینے سے جمع مذکر سالم بن جاتا

ہے(۳): مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ. (کا:۱۶۸)

3. واحد کے آخر میں (ـَ اتٌ) لگا دینے سے جمع مؤنث سالم بن جاتا ہے:

مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ. (کا:۱۷۰)

4. جمع مکسّر کے بعض اوزان یہ ہیں: أَفْعَالٌ: أَقْلَامٌ. فِعْلَةٌ: غِلْمَةٌ. أَفْعُلٌ: أَنْفُسٌ. أَفْعِلَةٌ: أَلْسِنَةٌ. فَعَالِلُ: دَرَاهِمُ. مَفَاعِلُ: مَسَاجِدُ.

5. جو اسم جمع نہ ہو مگر جمع کا معنیٰ دے اُسے اسمِ جمع کہیں گے: رَهْطٌ، قَوْمٌ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. تعداد کے لحاظ سے اسم کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. جمع سالم اور جمع مکسر کسے کہتے ہیں؟ س:3. تثنیہ بنانے کا قاعدہ بیان کیجیے۔ س:4. جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟ س:5. اسمِ جمع کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. جس اسم سے دو سے زائد افراد سمجھے جائیں اُسے جمع سالم کہتے ہیں۔ 2. جو اسم، جمع کا معنیٰ دے اُسے اسمِ جمع کہیں گے۔ 3. جس اسم کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مؤنث سالم کہیں گے۔

تمرین (3)

(الف) واحد، تثنیہ، جمع اور اسمِ جمع الگ الگ کیجیے۔

۱۔أَلْسُنٌ. ۲۔جَنَّتَانِ. ۳۔جَيْشٌ. ۴۔أَرْغِفَةٌ. ۵۔قَلَمٌ. ۶۔قَوْمٌ.

۷۔جِیْرَانٌ. ۸۔مُسْلِمَةٌ. ۹۔ذَوَاتٌ. ۱۰۔قَافِلَةٌ. ۱۱۔دَوَاتٌ.
۱۲۔رَهْطٌ. ۱۳۔أَطْفَالٌ. ۱۴۔مَنَازِلُ. ۱۵۔فِيْرَانٌ. ۱۶۔أَبْوَابٌ.
۱۷۔مُؤْمِنُوْنَ. ۱۸۔نِيْرَانٌ. ۱۹۔غِلْمَةٌ.

(ب) جمع سالم اور جمع مکسر الگ الگ کیجیے۔

۱۔صُحُفٌ. ۲۔شَجَرَاتٌ. ۳۔مَرْضٰى. ۴۔قُلُوْبٌ. ۵۔صَادِقُوْنَ.
۶۔مَكَاتِبُ. ۷۔أَنْفُسٌ. ۸۔رَاجِعُوْنَ. ۹۔مَدَارِسُ. ۱۰۔جَهَلَةٌ.
۱۱۔حَسَنَاتٌ. ۱۲۔أَفْضَلُوْنَ. ۱۳۔مَسَاكِنُ. ۱۴۔نُحَاةٌ. ۱۵۔سُجَّدٌ.

اسم کی علامتیں

۱۔الف لام کا داخل ہونا۔ ۲۔تنوین کا داخل ہونا۔ ۳۔حرفِ جر کا داخل ہونا۔ ۴۔جر کا داخل ہونا۔ ۵۔آخر میں تانیث کی تاء متحرکہ کا ہونا۔ ۶۔آخر میں یائے نسبت کا ہونا۔ ۷۔مثنی ہونا۔ ۸۔مجموع ہونا۔ ۹۔منادیٰ ہونا۔ ۱۰۔مذکر ہونا۔ ۱۱۔مؤنث ہونا۔ ۱۲۔معرفہ ہونا۔ ۱۳۔نکرہ ہونا۔ ۱۴۔مضاف ہونا۔ ۱۵۔مضاف الیہ ہونا۔ ۱۶۔موصوف ہونا۔ ۱۷۔مصغر ہونا۔ ۱۸۔مکبر ہونا۔ ۱۹۔منصرف ہونا۔ ۲۰۔غیر منصرف ہونا۔ ۲۱۔مسند الیہ ہونا۔ (فاعل، نائب فاعل، مبتدأ، حرف مشبہ بالفعل کا اسم، فعل ناقص کا اسم، ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم یا لائے نفی جنس کا اسم ہونا) ۲۲۔مفعول ہونا۔ (مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ یا مفعول معہ ہونا) ۲۳۔ذوالحال ہونا۔ ۲۴۔تمیز ہونا۔ ۲۵۔مستثنیٰ ہونا۔ ۲۶۔مستثنیٰ منہ ہونا۔ ۲۷۔بلا تاویل مرجع ضمیر ہونا۔ ۲۸۔اسم صریح کا اس سے بدل واقع ہونا۔

(حاشیہ عبدالحکیم بر حاشیہ عبدالغفور وغیرہ)

الدرس السادس



جس مرکبِ ناقص میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف ہو اُسے مرکبِ اِضافی کہتے ہیں، مرکبِ اِضافی میں پہلے اسم کو مُضاف اور دوسرے اسم کو مُضاف اِلیہ کہتے ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہِ. (م:۲۵)

قواعد وفوائد:

1. مُضاف پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام، مُضاف اِلیہ پر یہ دونوں آسکتے ہیں لیکن ایک وقت میں ایک ہی چیز آئے گی: مِثْلُ اُحُدٍ، ذِکْرُ اللّٰہِ. (بد:۶۸)

2. مُضاف اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو تو اُس کے آخر سے نونِ تثنیہ اور نونِ جمع گر جاتا ہے: وَلَدَا رَجُلٍ، مُسْلِمُو الْمَدِیْنَۃِ. (ھد:۱۶۴)

3. مُضاف کا اِعراب بدلتا رہتا ہے اور مضاف اِلیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے: جَاءَ غُلَامُ زَیْدٍ، رَأَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ، نَظَرْتُ اِلٰی غُلَامِ زَیْدٍ.

4. ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مُضاف اور مُضاف اِلیہ آسکتے ہیں: قَلَمُ وَلَدِ زَیْدٍ، فَرَسُ وَلَدِ وَزِیْرِ الْمَلِکِ.

5. جو نکرہ دوسرے نکرہ کی طرف مُضاف ہو وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے اور جو نکرہ معرفہ کی طرف مُضاف ہو وہ معرفہ بن جاتا ہے[۴]: قَلَمُ وَلَدٍ، قَلَمُ زَیْدٍ. (بد:۶۸)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مرکبِ اضافی، مضاف اور مضاف اِلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. مُضاف پر کونسی چیز نہیں آسکتی؟ س:3. تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا نون کس صورت میں گر جاتا ہے؟ س:4. مُضاف اور مضاف اِلیہ کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. مرکب میں پہلے اسم کو مُضاف کہتے ہیں۔ 2. مُضاف اِلیہ پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام۔ 3. مُضاف' تثنیہ یا جمع ہو تو اُس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ 4. مُضاف ہمیشہ مرفوع اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مضاف اور مضاف اِلیہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ. ۲۔اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ. ۳۔هٰذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ. ۴۔جَاءَ وَلَدَا زَيْدٍ. ۵۔اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. ۶۔آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں مرکبِ اِضافی میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٌ. ۲۔وَلَدَانِ خَالِدٍ حَضَرَا. ۳۔جَاءَ مُسْلِمُوْنَ الْهِنْدِ.

۴۔فُتِحَ بَابُ الدَّارَ. ۵۔هٰؤُلَاءِ جِيْرَانٌ زَيْدٍ. ۶۔قَالَ بَنُوْنَ بَكْرٍ.

۷۔هٰذَا قَلَمُ الْوَلَدِ. ۸۔اَلْبُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ. ۹۔نَامَ مَسَاكِيُ بَلَدٍ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے مذکورہ دو دو اَسماء سے مرکبِ اِضافی بنایئے۔

كِتَابٌ، اَللّٰهُ. اَلرَّبُّ، الْعَالَمُ. اَلْعُقُوْقُ، اَلْوَالِدُ. اَلْغُلَامَانِ، زَيْدٌ.

لَبَنٌ، شَاةٌ. اَلْمَاءُ، اَلْبَحْرُ. اَلْفِيْرَانُ، بَيْتٌ. اَللَّبَنُ، اَلْبَقَرُ.

الدرس السابع

مُرَکَّبِ توصیفی ،بِنائی اور مَزَجی کا بیان

جس مرکب ناقص کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت (اچھائی ،بُرائی وغیرہ) بیان کرے اُسے **مرکبِ توصیفی** کہتے ہیں،مرکبِ توصیفی کے پہلے جزءکو **موصوف** اور دوسرے جزءکو **صفت** کہتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ، رَجُلٌ فَاسِقٌ، حَجَرٌ أَسْوَدُ.

جس مرکب ناقص کوایک کلمہ بنادیا گیاہواور اُس کا دوسرا جزء کسی حرف کو شامل ہواُسے **مرکبِ بِنائی** یا **مرکبِ تعدادی** کہتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ.

جس مرکب ناقص کوایک کلمہ بنادیا گیاہواور اُس کا دوسرا جزء کسی حرف کو شامل نہ ہواُسے **مرکبِ منعِ صَرْف** یا **مرکبِ مَزَجی** کہتے ہیں: بَعْلَبَكُّ، سِيْبَوَيْهِ.

قواعد وفوائد:

1. صفت مفرد ہوتو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوگی: **اِفراد**، **تثنیہ** اور **جمع** میں: رَجُلٌ عَالِمٌ، رِجَالٌ عُلَمَاءُ. **رفع**، **نصب** اور **جر** میں: رَجُلًا عَالِمًا، رَجُلٍ عَالِمٍ. **تذکیر** اور **تانیث** میں: اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ. اور **تنکیر** اور **تعریف** میں: زَيْدٌ الْعَالِمُ.

2. جو جملہ نکرہ کے بعد ہووہ صفت بنتاہے اوراُس میں موصوف کے مطابق ضمیر کاہوناضروری ہے: جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ، جَائَتْ اِمْرَأَةٌ أَبُوْهَا عَالِمٌ.

3. موصوف غیر عاقل کی جمع مکسّر ہوتو اُس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے: أَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ، جِبَالٌ شَامِخَاتٌ. اور موصوف مذکر عاقل کی جمع مکسر ہوتوصفت واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے: أَطْفَالٌ صَغِيْرَةٌ، رِجَالٌ كِبَارٌ.

تمرین (1)

س:1. مرکب توصیفی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف، موصوف اور صفت کسے کہتے ہیں؟ س:2. صفت مفرد ہو تو کونسی چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے؟ س:3. صفت جملہ ہو تو اُس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔ 1. ہر صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ 2. موصوف غیر عاقل کی جمع مکسّر ہو تو صفت واحد مذکر یا جمع مذکر آتی ہے۔ 3. جس مرکب کو ایک کلمہ بنادیا گیا ہو اُسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں موصوف اور صفت الگ الگ کیجیے۔

۱۔جَاءَ رَجُلٌ يَخَافُ. ۲۔صَامَ وَلَدٌ صَالِحٌ. ۳۔هٰذِهِ نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ.

۴۔هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ. ۵۔اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ كَلَامُ اللّٰهِ. ۶۔أَوْلَادٌ صِغَارٌ نَائِمُوْنَ.

۷۔تِلْكَ أَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ. ۸۔رَأَيْتُ رِجَالًا كَثِيْرَةً. ۹۔اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفُدُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں کے مرکبِ توصیفی میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نَامَ أَطْفَالٌ صَغِيْرٌ. ۲۔جَاءَ الرَّجُلُ صَالِحٌ. ۳۔رَأَيْتُ الْبَلَدَ الْكَرِيْمِ.

۴۔هٰذِهِ كُتُبٌ مُفِيْدُوْنَ. ۵۔شَرِبْتُ مَاءً عَذْبٌ. ۶۔نَصَرَ زَيْدٌ عَالِمٌ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درجِ ذیل دو دو لفظوں سے مرکبِ توصیفی بنایئے۔

اَلآيَةُ، بَيِّنَةٌ. اَلبِئْرُ، عَمِيْقَةٌ. اَلشَّمْسُ، طَالِعَةٌ. سَرِيْرٌ، مَرْفُوْعٌ.

جَنَّةٌ، اَلعَالِيَةُ. اَلرُّسُلُ، كِرَامٌ. اَلنَّارُ، مُوْقَدَةٌ.

الدرس الثامن



جو جملہ فعل اور فاعل یا فعل اور نائب الفاعل سے مرکب ہو اُسے **جملۂ فعلیہ** کہتے ہیں: قَالَ اللّٰهُ، كُتِبَ صَوْمٌ. (در:۴۰)

قواعد وفوائد:

1. جس اِسْم کی طرف فعلِ معروف کی اِسناد ہو اُسے **فاعل** اور جس اسم کی طرف فعلِ مجہول کی اِسناد ہو اُسے **نائب الفاعل** کہتے ہیں اور یہ دونوں ہمیشہ **مرفوع** ہوتے ہیں: لَمَعَ الْبَرْقُ، سُمِعَ صَوْتٌ، جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.
2. فعل کے بعد ایسا اسم نہ ہو جو فاعل یا نائب الفاعل بن سکے تو فعل میں موجود ضمیر کو فاعل یا نائب الفاعل بنائیں گے: ضَرَبَ زَيْدٌ وَنَصَرَ.
3. فاعل یا نائب الفاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: طَلَعَ شَمْسٌ، نَصَرَ قَوْمٌ، جَاءَ رِجَالٌ. (ھد:۴۹)
4. مفعول، فاعل اور فعل سے پہلے بھی آسکتا ہے: اَكَلَ خُبْزًا زَيْدٌ، خُبْزًا اَكَلَ زَيْدٌ، يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ. فاعل فعل سے پہلے نہیں آسکتا۔ (ھد:۵۰)
5. مضاف یا موصوف بھی فاعل اور نائب الفاعل بنتا ہے: صَامَ وَلَدُ زَيْدٍ.
6. فاعل یا نائب الفاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی آئیگا: قَامَ أَوْلَادٌ. اور اسم ضمیر ہو تو فعل اُس کے مرجع کے مطابق آئیگا: زَيْدٌ نَصَرَ، اَلرِّجَالُ نَصَرُوْا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. فاعل اور نائب الفاعل کسے کہتے ہیں اور اِن کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:3. کن صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں؟ س:4. کیا فاعل اور مفعول فعل سے پہلے آسکتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔ 1. جس اسْم کی طرف فعل کی اِسناد ہوا ُسے فاعل کہتے ہیں۔ 2. فاعل اور نائب الفاعل منصوب ہوتے ہیں۔ 3. مرکبِ اِضافی اور مرکبِ توصیفی بھی فاعل یا نائب الفاعل بنتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل الگ الگ کیجیے۔

۱۔قُرِءَ الْقُرْآنُ. ۲۔اَللّٰـهُ لَا يَظْلِمُ النَاسَ. ۳۔كُتِبَ الصِّيَامُ. ۴۔مَا ضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَارُ. ۵۔اَلصَدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلاءَ. ۶۔لُعِنَ عَبْدُ الدِيْنَارِ. ۷۔لَا يَغُلُّ مُؤْمِنٌ. ۸۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نَصَرَا رَجُلانِ. ۲۔اَلسَارِقَانِ فَرَّ. ۳۔جَلَسَ وَلَدٍ. ۴۔نُصِرَ ضَعِيْفًا. ۵۔صُمْنَ النِسَاءُ. ۶۔اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاءَ. ۷۔خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُوْرٍ.

(ج) درجِ ذیل اَسماء سے پہلے اور اِن کے بعد مناسب فعل لایئے۔

اَلْغُلَامُ. اَلْمُسْلِمَاتُ. اَلرِجَالُ. اَلصَدِيْقَانِ. اَلرَهْطُ. اَلْأَنْهَارُ. اَلْخَمْرُ.

الدرس التاسع



جو جملہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہو اُسے **جملہ اسمیہ** کہتے ہیں: اَللّٰہُ کَرِیْمٌ.

قواعد وفوائد:

1. جس اسْم پر لفظاً کوئی عامل نہ ہو وہ اگر مُسنَد اِلیہ ہو(۵) تو اُسے **مبتدا** اور مُسنَد ہو تو اُسے مبتدا کی **خبر** کہتے ہیں، یہ دونوں بھی ہمیشہ **مرفوع** ہوتے ہیں: اَللّٰہُ غَنِيٌّ.

2. مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے، اگر خبر معرف باللام ہو تو کبھی اُن کے درمیان ایک ضمیر بھی آتی ہے: اَللّٰہُ ھُوَ الرَّزَّاقُ. (ھد:۶۳)

3. مضاف اور موصوف بھی مبتدا یا خبر بنتے ہیں: حَمْلُ الْعَصَا عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ، اَلصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، أَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّالِحَۃُ.

4. عموماً پہلے مبتدا آتا ہے، کبھی خبر بھی پہلے آجاتی ہے: قَاعِدٌ بَکْرٌ.

5. خبر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، مثنّٰی اور مجموع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوگی: بَکْرٌ عَالِمٌ، ھِنْدٌ عَالِمَةٌ. جملہ ہو تو عموماً اُس میں مبتدا کے مطابق ایک ضمیر ہوگی: زَیْدٌ جَاءَ، ھِنْدٌ ھِيَ ذَکِیَّۃٌ. اور جار مجرور ہو تو مبتدا کے مطابق فعلِ محذوف کے متعلّق ہوگی: زَیْدٌ فِي الدَّارِ (زَیْدٌ وُجِدَ فِي الدَّارِ).

6. مبتدا غیر عاقل یا مؤنث عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے: اَلْجِبَالُ شَامِخَۃٌ یا شَامِخَاتٌ، اَلنِّسَاءُ عَاقِلَۃٌ یا عَاقِلَاتٌ. اور مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے: اَلرِّجَالُ عَالِمَۃٌ یا عُلَمَاءُ.

تمرین (1)

س:1. جملہ اسمیہ، مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں؟ اور ان کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. کیا مرکب توصیفی مبتدا یا خبر بنتا ہے؟ س:3. خبر مفرد، جملہ یا جار مجرور ہو تو اسکے کیا احکام ہیں؟ س:4. مبتدا غیر عاقل یا عاقل کی جمع مکسر ہو تو کیا حکم ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیں۔ 1. مبتدا اور خبر منصوب ہوتے ہیں۔ 2. مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوگا۔ 3. خبر ہمیشہ نکرہ ہوگی۔ 4. خبر معرفہ ہو تو درمیان میں ایک ضمیر ہوگی۔ 5. مرکبِ اِضافی بھی مبتدا یا خبر بنتا ہے۔ 6. خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوگی۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

١۔خَيْرُ التَّابِعِيْنَ أُوَيْسٌ. ٢۔طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَمِيْلٌ. ٣۔كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ.
٤۔اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ. ٥۔اَلْأَقْلَامُ غَالِيَةٌ. ٦۔اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ.
٧۔اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ. ٨۔ذِكْرُ اللهِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ. ٩۔ضَارِبٌ زَيْدٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔اَلْكُتُبُ مُفِيْدُوْنَ. ٢۔اَلزَّيْدَانِ شَاعِرٌ. ٣۔سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ.
٤۔اَلرِّجَالُ قَائِمٌ. ٥۔نَاصِرٌ مُتَعَلِّمَةٌ. ٦۔اَلْمَرْأَةُ جَالِسٌ. ٧۔غُلَامٌ قَائِمٌ.

(ج) قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درجِ ذیل دو دو الفاظ سے جملہ اسمیہ بنایئے۔

بِحَارٌ، مَالِحٌ. شَمْسٌ، طَالِعٌ. اَلرَّجُلُ، صَادِقَانِ. اَلْأَرْضُ، كُرَوِيٌّ.
هُمْ، مُعَلِّمٌ. أَشْجَارٌ، مُثْمِرٌ. اَلْمُسْلِمُ، مُفْلِحُوْنَ. جِيْرَانٌ، صَالِحَانِ.

الدرس العاشر

جملہ خبریہ اور جملہ اِنشائیہ کا بیان

جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے اُسے **جملہ خبریہ یا خبر** کہتے ہیں: زَیْدٌ عَالِمٌ. اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے اُسے **جملہ اِنشائیہ یا اِنشاء** کہتے ہیں: مَنْ ھُوَ.

جملہ اِنشائیہ کی اَقسام: جملہ اِنشائیہ کی بعض قسمیں یہ ہیں:

1. امر: وہ جملہ جس میں کسی کام کا حکم دیا گیا ہو: اُنْصُرْ.
2. نہی: وہ جملہ جس میں کسی کام سے روکا گیا ہو: لَا تَکْفُرْ.
3. استفہام: وہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو: أَجَاءَ زَیْدٌ؟
4. تمنّی: وہ جملہ جس میں کوئی آرزو کی گئی ہو: لَیْتَ زَیْدًا فَازَ.
5. ترجّی: وہ جملہ جس میں کوئی امید کی گئی ہو: لَعَلَّ زَیْدًا جَاءَ.
6. عُقُود: وہ جملے جن سے کوئی عقد کیا جائے: بِعْتُ، نَکَحْتُ.
7. قسم: وہ جملہ جس میں قسم کھائی گئی ہو: أَحْلِفُ بِاللّٰہِ.
8. دعا: وہ جملہ جس میں دعا کی گئی ہو: یَرْحَمُنَا اللّٰہُ.
9. نداء: وہ جملہ جس میں نداء دی گئی ہو: یَا اَللّٰہُ، یَانَبِيُّ[۶].

نوٹ:

جملہ انشائیہ کے علاوہ ہر جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. جملۂ خبریہ اور جملۂ اِنشائیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. جملۂ اِنشائیہ کی کتنی اور کون کونسی اَقسام ہیں؟ س:3. جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کو اور کیا کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جن جملوں سے کسی عقد کے بارے میں خبر دی جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔ 2. جس جملے میں کوئی امید کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔

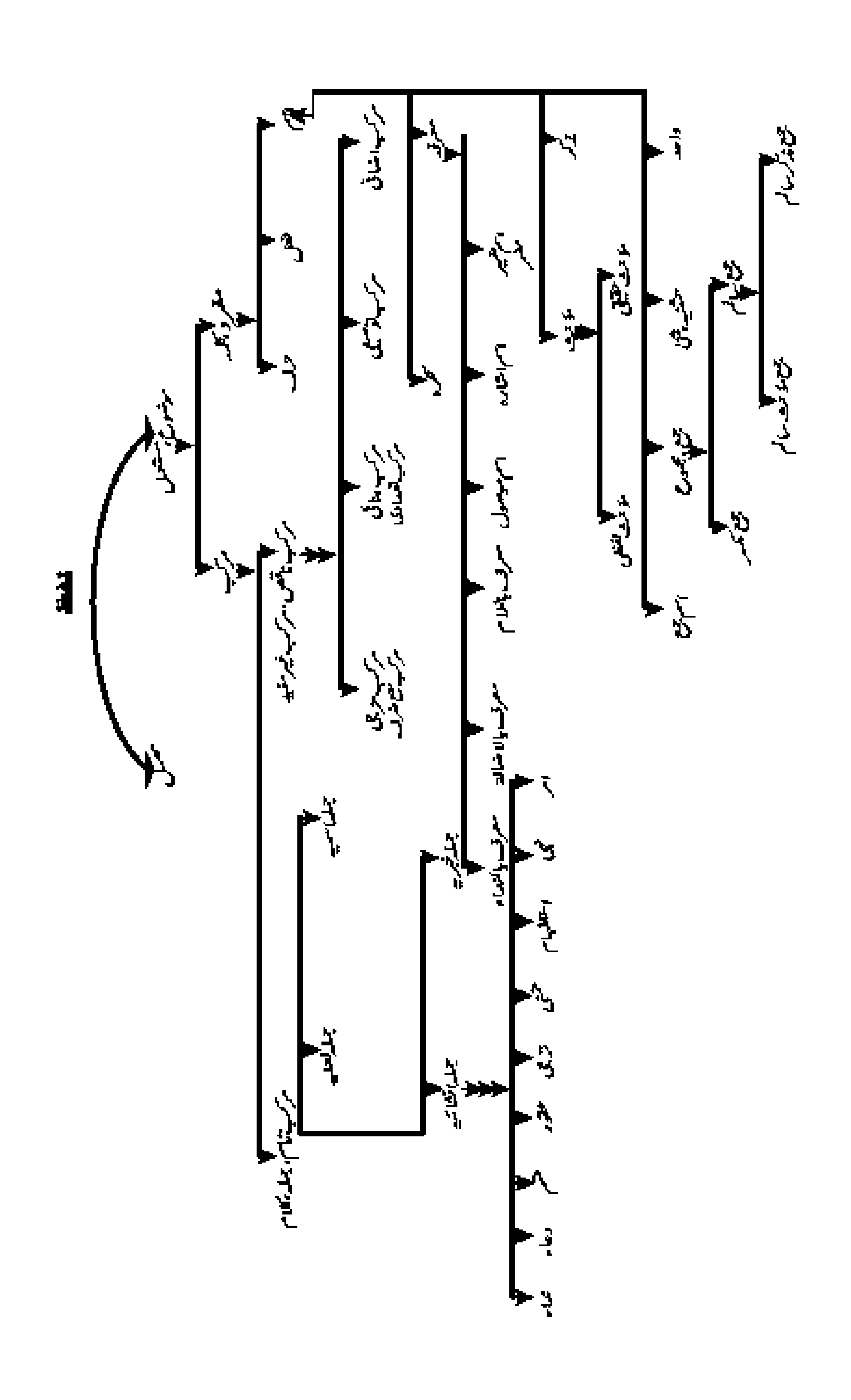
تمرین (3)

جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ. ۲۔وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ ۳۔تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ. ۴۔یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. ۵۔ھَلْ سَمِعْتَ صَوْتًا؟ ۶۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ. ۷۔بِعْتُ الْقَلَمَ أَمْسِ. ۸۔لَیْتَ خَالِدًا جَاءَ. ۹۔وَالْعَصْرِ. ۱۰۔رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا. ۱۱۔اِخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ. ۱۲۔رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ. ۱۳۔عُدَّ نَفْسَکَ فِيْ أَھْلِ الْقُبُوْرِ.

……وہ اسماء جو بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث استعمال ہوتے ہیں (مؤنثات معنویہ)……

حَرْبٌ (جنگ) کَأْسٌ (پیالہ) فَلَکٌ (آسمان) نَعْلٌ (جوتا) بِئْرٌ (کنواں) نَابٌ (نوکیلا دانت) أَرْنَبٌ (خرگوش) أَرْضٌ (زمین) شَمْسٌ (سورج) یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (ٹانگ) أُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) خَمْرٌ (شراب) مَرْیَمُ، زَیْنَبُ، ھِنْدٌ وغیرہ عورتوں کے نام۔ اُمٌّ، أُخْتٌ، بِنْتٌ، حَائِضٌ، حَامِلٌ، مُرْضِعٌ وغیرہ وہ اسماء جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرُ وغیرہ جہنم کے نام۔ صَبَا، قَبُوْلٌ، دَبُوْرٌ، جَنُوْبٌ، شَمَالٌ وغیرہ ہواؤں کے نام۔



الدرس الحادي عشر

حروفِ جارّہ کا بیان

جو حُروف اِسْم پر داخل ہو کر اُسے جَر دیتے ہیں اُنہیں حُروفِ جارّہ یا حروفِ جر کہتے ہیں، یہ سترہ حروف ہیں:

بَا وتَا وکَاف ولَام ووَاو مُنْذُ ومُذْ خَلَا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰى حَتّٰى اِلٰى (در:۱۳)

اِن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مِنْ (سے): اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. حَتّٰی (تک): حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ. اِلٰی (تک، طرف): تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ. عَلٰی (پر): اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فِيْ (میں): عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ. عَنْ (سے): نَهٰى عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ. بِ (سے): بِسْمِ اللّٰهِ. كَ (طرح): لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ. لِ (لیے): اَلْمَالُ لِزَيْدٍ، اَلْقَلَمُ لَهٗ. خَلَا، عَدَا، حَاشَا (علاوہ): نَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ. مُذْ، مُنْذُ (سے): مَارَأَيْتُهٗ مُذْ سَنَةٍ. رُبَّ (کئی، کچھ): رُبَّ عَابِدٍ جَاهِلٌ. وَ، تَ (قسم کے لیے): وَالْعَصْرِ، تَاللّٰهِ. (شا:٦تا٢٩)

تنبیہ: 1. حرفِ جر اور اُس کے بعد والے اسم کو جار مجرور کہتے ہیں، جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہِ فعل (اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل، مصدر) کے مُتعلّق ہوتے ہیں اور جس کے متعلّق ہوتے ہیں اُسے مُتعلَّق کہتے ہیں۔

2. جار مجرور کا متعلَّق لفظاً موجود ہو تو اِن کو ظرفِ لَغْو کہتے ہیں: حُفَّتِ الْجَنَّةُ

بِالْمَكَارِہِ. اور محذوف ہوتو اِن کوظرفِ مُستقر کہتے ہیں: اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرين (1)

(الف) اعراب لگائیے نیز جار مجرور اور ان کا متعلّق پہچانئے۔

١۔النجاة في الصدق. ٢۔الحمد لله. ٣۔الأعمال بالنيات.
٤۔الصدقات للفقراء. ٥۔الأمواج كالجبال. ٦۔الدال على الخير كفاعله. ٧۔نهى عن الاختصار في الصلاة. ٨۔لا خير في الاسراف.
٩۔الرجل في الدار. ١٠۔لكل امرئ ما نوى. ١١۔أفضل الكسب عمل الرجل بيده. ١٢۔ما نقصت صدقة من مال. ١٣۔السخي قريب من اللّٰه قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار.
١٤۔البخيل بعيد من اللّٰه بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار.
١٥۔الآمر بالمعروف كفاعله. ١٦۔الأنبياء أحياء في قبورهم.

جمع مکسر کے اوزان

١. اَفْعُلٌ: اَفْلُسٌ، اَنْفُسٌ. ٢. اَفْعَالٌ: اَفْرَاسٌ، اَقْوَالٌ. ٣. اَفْعِلَةٌ: اَرْغِفَةٌ، اَطْعِمَةٌ.
٤. فِعْلَةٌ: غِلْمَةٌ، صِبْيَةٌ. ٥. فَعَلَةٌ: بَرَرَةٌ، كَفَرَةٌ. ٦. اَفْعِلَاءُ: اَنْبِيَاءُ، اَوْلِيَاءُ. ٧. فُعْلٌ: حُمْرٌ، فُلْكٌ. ٨. فِعَالٌ: رِجَالٌ، هِجَانٌ. ٩. فُعُوْلٌ: قُرُوْءٌ، قُرُوْنٌ. ١٠. فِعَلٌ: فِرَقٌ، كِسَرٌ.
١١. فَعْلٰى: مَرْضٰى، قَتْلٰى. ١٢. فُعَلَاءُ: عُلَمَاءُ، كُرَمَاءُ. ١٣. فُعَلَةٌ: نُحَاةٌ، قُضَاةٌ.
١٤. فُعَّلٌ: رُكَّعٌ، سُجَّدٌ. ١٥. فُعَّالٌ: كُتَّابٌ، حُرَّاسٌ. ١٦. فُعَلٌ: لُجَجٌ، كُبَرٌ.
١٧. فَوَاعِلُ: نَوَاشِزُ، شَوَامِخُ. ١٨. فَعَائِلُ: عَجَائِزُ، صَحَائِفُ. ١٩. مَفَاعِلُ: مَفَاسِدُ، مَنَازِلُ.
٢٠. مَفَاعِيْلُ: مَصَابِيْحُ، مَكَاتِيْبُ. ٢١. فَعَالِلُ: جَعَافِرُ، جَحَامِرُ. ٢٢. فَعَالِيْلُ: دَنَانِيْرُ.

الدرس الثاني عشر



معرب اور مبنی:

جس اسم کا آخر عامل کی وجہ سے بدل جائے اُسے **مُعْرَب** یا **اسمِ مُتمکِّن** کہتے ہیں: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جَاءَ أَخُوْهُ، رَأَيْتُ أَخَاهُ، مَرَرْتُ بِأَخِيْهِ. اور جس اسم کا آخر عامل کی وجہ سے نہ بدلے اُسے **مبنی** یا **اسمِ غیر مُتمکِّن** کہتے ہیں: جَاءَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا. (م:۳۳)

عامل اور معمول:

جس چیز کی وجہ سے معرب میں فاعل، مفعول یا مُضاف اِلیہ ہونے کی صفت پیدا ہو اُسے **عامِل** اور جس معرب میں یہ صفت پیدا ہو اُسے **معمول** کہتے ہیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں جَاءَ، رَأَيْتُ اور بِ عامل اور زَيْدٌ اور أَخٌ معمول ہیں۔ (بد:۱۰)

اِعراب:

جس حرکت یا حرف سے معرب کا آخر بدلتا ہے اُسے **اِعراب** کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثالوں میں ـُ ـَ ـِ، و، ا اور ي۔ (کا:۹)

اِعراب کی اَقسام:

جو اِعراب ضمہ، فتحہ اور کسرہ کی صورت میں ہو اُسے **اِعراب بالحرکت** اور جو اِعراب واؤ، الف اور یاء کی صورت میں ہو اُسے **اِعراب بالحرف** کہتے ہیں۔

پھر جو اِعراب پڑھنے میں آئے اُسے **لفظی اِعراب** کہتے ہیں جیسے پہلی چھ امثلہ

میں اور جو اِعراب پڑھنے میں نہ آئے اُسے تقدیری اِعراب کہتے ہیں: جَاءَ فَتًی، رَأَیْتُ فَتًی، مَرَرْتُ بِفَتًی. جَاءَ أَبُو الْقَوْمِ، رَأَیْتُ أَبَا الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَوْمِ.

(فو:۵۸)

عامل کی اَقسام:

جو عامل پڑھنے میں آئے اُسے لفظی عامل کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثالوں میں اور جو عامل پڑھنے میں نہ آئے اُسے معنوی عامل کہتے ہیں: اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. معرب، مبنی، عامل اور معمول کسے کہتے ہیں؟ س:2. اِعراب، اِعراب بالحرکت اور اِعراب بالحرف کسے کہتے ہیں؟ س:3. اِعراب لفظی اور اِعراب تقدیری کسے کہتے ہیں؟ س:4. عامل لفظی اور عامل معنوی کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. ضمہ، فتحہ اور کسرہ ہی کو اِعراب کہتے ہیں۔ 2. جو اِعراب نظر آئے اُسے لفظی اِعراب کہتے ہیں۔

تمرین (3)

عامل اور معمول نیز اِعراب بالحرکت اور اِعراب بالحرف کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔اَلْحَیَاءُ مِنَ الْإِیْمَانِ. ۲۔ذَهَبَ غُلَامٌ. ۳۔جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ. ۴۔رَاٰی وَلَدٌ جَبَلًا. ۵۔نَظَرَ زَیْدٌ اِلٰی فَقِیْرٍ. ۶۔شَرِبَ طِفْلٌ مَاءً بِكُوْبٍ. ۷۔جَلَسَ خَالِدٌ عَلَى الْحَصِیْرِ. ۸۔سَرٰی خَالِدٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ. ۹۔صَامَ رَجُلَانِ. ۱۰۔نَاصِرٌ عَالِمٌ. ۱۱۔كَتَبَ وَلَدٌ. ۱۲۔نَجَحَ الْمُجْتَهِدُوْنَ.

الدرس الثالث عشر

مُعْرَب اور مَبْنِی کی اَقسام

مبنی الفاظ کل چھ ہیں: 1. فعل ماضی: نَصَرَ. 2. امر حاضر معروف: اُنْصُرْ. 3. تمام حروف: مِنْ، اِنَّ، لَا. (اِن تینوں کو مبنی الاصل کہتے ہیں) 4. جملہ: بَکْرٌ قَائِمٌ. 5. اسمِ غیر متمکّن: هُوَ، هٰذَا. (اِسے مشابہ مبنی الاصل بھی کہتے ہیں) 6. وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں نونِ ضمیر یا نونِ تاکید ہو: یَضْرِبْنَ، لَیَضْرِبَنْ، لَیَضْرِبَنَّ.

اور معرب الفاظ صرف دو ہیں: 1. اسمِ متمکّن: زَیْدٌ. 2. وہ فعلِ مضارع جو نونِ ضمیر اور نونِ تاکید سے خالی ہو: یَذْهَبُ. (در:۳)

اسم غیر متمکّن کی اَقسام:

اسمِ غیر متمکن (مشابہ مبنی الاصل) کی کئی اَقسام ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. اسمِ ضمیر: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ. 2. اسمِ اِشارہ: هٰذَا، ذَالِکَ. 3. اسمِ موصول: اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ. 4. اسمِ کنایہ: کَمْ، کَذَا. 5. اسم فعل: هَیْهَاتَ، حَيَّ. 6. اسم ظرف: اِذْ، اِذَا. 7. اسم استفہام: اَیْنَ، مَتٰی. 8. اسمِ شرط: مَنْ، مَا(۷).

تنبیہ:

اسمِ غیر متمکن کے علاوہ تمام اَسماء متمکن (معرب) ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. کتنے اور کونسے الفاظ مبنی ہیں؟ س:2. کتنے اور کونسے الفاظ معرب ہیں؟

س:3. اسمِ غیر متمکن کتنے اور کونسے ہیں؟ س:4. اسمِ متمکن کسے کہیں گے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. مبنی تین الفاظ ہیں۔ 2. فعل ماضی اور اسم متمکن معرب ہیں۔ 3. جملہ حروف اور جملہ، معرب ہیں۔ 4. جس مضارع کے آخر میں نون ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔ 5. اسمِ غیر متمکن کی صرف آٹھ اقسام ہیں۔

تمرین (3)

(الف) معرب اور مبنی لگ الگ کیجیے۔

۱۔نَصَرُوْا. ۲۔هُمْ. ۳۔اَلَّذِيْنَ. ۴۔مَسَاجِدُ. ۵۔كَذَا. ۶۔صَامَا.
۷۔رِجَالٌ. ۸۔اَمِيْنَ. ۹۔صَوْتٌ. ۱۰۔ذَهَبْنَ. ۱۱۔لَيَسْمَعَنَّ. ۱۲۔ظَبْيٌ،
۱۳۔اِجْلِسْ. ۱۴۔تَنْظُرْنَ. ۱۵۔تَأْكُلِيْنَ. ۱۶۔سَمِعَ. ۱۷۔تَنْصُرُ.
۱۸۔أُولٰئِكَ. ۱۹۔تَفِرُّوْنَ. ۲۰۔هِيَ. ۲۱۔قَلَمَانِ. ۲۲۔هٰذَانِ.

(ب) اسمِ متمکن اور اسمِ غیر متمکن میں تمیز کیجیے۔

۱۔أَحْمَدُ. ۲۔هُمَا. ۳۔دَلْوٌ. ۴۔كُتُبٌ. ۵۔كَمْ. ۶۔مَصَابِيْحُ.
۷۔فَوْقُ. ۸۔هٰذَانِ. ۹۔رَجُلَانِ. ۱۰۔اَلْقَاضِيْ. ۱۱۔مُؤْمِنُوْنَ.
۱۲۔أَنْتُمَا. ۱۳۔مُسْلِمَاتٌ. ۱۴۔مُوْسٰى. ۱۵۔غُلَامِيْ. ۱۶۔رِجَالٌ.

الدرس الرابع عشر



جو اسم متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اُسے **ضمیر** کہتے ہیں۔ (مد:۲۱)

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں:

1. ضمیر مرفوع متصل:

یہ ضمیریں چودہ ہیں: نَصَرَ نَصَرَا نَصَرُوْا، نَصَرَتْ نَصَرَتَا نَصَرْنَ، نَصَرْتَ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُنَّ، نَصَرْتُ نَصَرْنَا. (بد:۱۴)

2. ضمیر مرفوع منفصل:

یہ بھی چودہ ہیں: هُوَ هُمَا هُمْ، هِيَ هُمَا هُنَّ، اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ، اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ، اَنَا نَحْنُ. (بد:۱۴)

3. ضمیر منصوب متصل:

یہ بھی چودہ ہیں، یہ کبھی فعل سے متصل ہوتی ہیں: نَصَرَهُ نَصَرَهُمَا نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا نَصَرَهُمَا نَصَرَهُنَّ، نَصَرَكَ نَصَرَكُمَا نَصَرَكُمْ، نَصَرَكِ نَصَرَكُمَا نَصَرَكُنَّ، نَصَرَنِيْ نَصَرَنَا.

اور کبھی حرفِ مشبہ بالفعل سے: اِنَّهُ اِنَّهُمَا اِنَّهُمْ، اِنَّهَا اِنَّهُمَا اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ اِنَّكُمَا اِنَّكُمْ، اِنَّكِ اِنَّكُمَا اِنَّكُنَّ، اِنَّنِي اِنَّنَا یا اِنِّيَ اِنَّا.

4. ضمیر منصوب منفصل:

یہ ضمیریں بھی چودہ ہیں: اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا اِيَّاهُمَا اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ

اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ اِيَّانَا. (بد:۱۴)

5. ضمیر مجرور متصل:

یہ بھی چودہ ہیں اور یہ کبھی اسم سے متصل ہوتی ہیں: وَلَدُهُ وَلَدُهُمَا وَلَدُهُمْ، وَلَدُهَا وَلَدُهُمَا وَلَدُهُنَّ، وَلَدُكَ وَلَدُكُمَا وَلَدُكُمْ، وَلَدُكِ وَلَدُكُمَا وَلَدُكُنَّ، وَلَدِيْ وَلَدُنَا.

اور کبھی حرفِ جر سے: لَهُ لَهُمَا لَهُمْ، لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ، لَكَ لَكُمَا لَكُمْ، لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ، لِيْ لَنَا. (بد:۱۴)

تنبیہ:

مضارع، امر اور نہی کے تین، تین صیغوں (واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں ضمیر وجوبًا پوشیدہ ہوتی ہے (۸) نیز ان تینوں فعلوں اور فعل ماضی کے دو، دو صیغوں (واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب) میں ضمیر جوازًا پوشیدہ ہوتی ہے اِن سب پوشیدہ ضمیروں کو ضمیر مرفوع مُتَّصِل مُستتر کہتے ہیں۔

مذکورہ تینوں فعلوں کے باقی نو، نو صیغوں اور فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ ظاہر ہوتی ہے اِن سب ضمیروں کو ضمیر مرفوع مُتَّصِل بارِز کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. ضمیر کی کون کونسی اَقسام ہیں؟ س:2. ضمیر منصوب متصل اور مجرور متصل کن چیزوں سے متصل ہوتی ہے؟ س:3. کن صیغوں میں ضمیر وجوبا اور کن

صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟ س:4. کن صیغوں میں ضمیر ظاہر ہوتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. ضمیر منصوب متصل کبھی اسم سے متصل ہوتی ہیں۔ 2. ضمیر مجرور متصل کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔ 3. کل ضمیریں 65 ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل الفاظ میں ضمائر کی اَقسامِ خمسہ کی شناخت فرمایئے۔

۱۔اِنَّکُمْ. ۲۔عَلَیْهِ. ۳۔رَجَعْنَا. ۴۔اِلَیْکُمَا. ۵۔أَنْتُمْ. ۶۔اِنَّکَ.
۷۔اِیَّاکُمْ. ۸۔لَهُنَّ. ۹۔دَعَاکُمَا. ۱۰۔اِنَّهُ. ۱۱۔أَنْتُنَّ. ۱۲۔غَسَلَ.
۱۳۔بِيْ. ۱۴۔فِیْنَا. ۱۵۔اِنَّنِيْ. ۱۶۔رَأَیْتُمْ. ۱۷۔اِیَّانَا. ۱۸۔هُوَ.
۱۹۔دَارُهُمْ. ۲۰۔اِنَّا. ۲۱۔دَرْسِيْ. ۲۲۔ذَهَبْتُنَّ. ۲۳۔غُصْنُهَا. ۲۴۔اِیَّاهُ.
۲۵۔نَصَرَهُنَّ. ۲۶۔اِیَّاکَ. ۲۷۔جَاءَ. ۲۸۔فَتَحَهُ. ۲۹۔أَتَیْنَ. ۳۰۔هُنَّ.

(ب) ضمیر بارز اور مستتر کی شناخت فرمایئے نیز مستتر کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ وُجوباً مستتر ہے یا جوازاً۔

۱۔تَقْرَءُ. ۲۔کَرُمْنَ. ۳۔نَزَلَ. ۴۔سَئَلْتُمْ. ۵۔اِفْتَحْ. ۶۔أَسْمَعُ.
۷۔جَاءَتْ. ۸۔وَصَلُوْا. ۹۔سِرْتُ. ۱۰۔لِیَقْبَلُوْا. ۱۱۔نَحْفَظُ. ۱۲۔ذَهَبَا.
۱۳۔یَأْکُلْنَ. ۱۴۔لَأَذْهَبُ. ۱۵۔سَمِعْتُمَا. ۱۶۔تَدْرُسُ. ۱۷۔لِنَنْصُرْ.
۱۸۔قُلْتُنَّ. ۱۹۔یَحْسَبَانِ. ۲۰۔لَا تَکْذِبْ. ۲۱۔نَصَرْتَا. ۲۲۔حَفِظْتَ.
۲۳۔أَفْهَمُ. ۲۴۔اِقْبَلُوْا. ۲۵۔نَسِیْنَا. ۲۶۔تَنْظُرُوْنَ.

الدرس الخامس عشر

اَسمائے اِشارہ کابیان

جواسْم مُبْصَر چیز کی طرف اِشارے کے لیے وضع کیا گیا ہو اُسے اسمِ اِشارہ اور جس چیز کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے مُشارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں: هٰذَا الْقَلَمُ جَيِّدٌ.

(الف) درج ذیل اَسماء کے ذریعے مُشارٌ اِلیہ قریب کی طرف اِشارہ کیا جاتا ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	ذَا، هٰذَا	ذَانِ، ذَيْنِ، هٰذَانِ، هٰذَيْنِ	أُولَاءِ، هٰؤُلَاءِ
مؤنث:	تَا، هٰذِهٖ	تَانِ، تَيْنِ، هَاتَانِ، هاتَيْنِ	أُولَاءِ، هٰؤُلَاءِ

(ب) درج ذیل اَسماء کے ذریعے مُشار اِلیہ بعید کی طرف اِشارہ کیا جاتا ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	ذَاكَ، ذَالِكَ	ذَانِكَ، ذَيْنِكَ	أُولٰئِكَ
مؤنث:	تَاكَ، تِلْكَ	تَانِكَ، تَيْنِكَ	أُولٰئِكَ

قواعد وفوائد:

1. غیر عاقل کی جمع کے لیے اسمِ اِشارہ واحد مؤنث لایا جاتا ہے: هٰذِهٖ عُلُوْمٌ.

2. هُنَا، هٰهُنَا (یہاں) مکانِ قریب اور ثَمَّ، هُنَاكَ، هُنَالِكَ (وہاں) مکانِ بعید کی طرف اِشارے کے لیے آتے ہیں: هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ. (کا:۱۳۹،وغیرہ)

3. ذَالِكَ وغیرہ میں کاف حرفِ خطاب ہے لہذا یہ مخاطب کے مطابق ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. اسمِ اِشارہ اور مشارٌ اِلیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. مشارٌ اِلیہ قریب کی طرف اشارے کے لیے کونسے اَسماء ہیں؟ س:3. مکان کی طرف اِشارے کے لیے کونسے اَسماء ہیں؟ س:4. مشارٌ اِلیہ بعید کے لیے کونسے اَسماء ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جو حرف مُبْصَر چیز کی طرف اِشارے کے لیے بنایا گیا ہو اُسے اسمِ اِشارہ کہتے ہیں۔ 2. جس کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ اِلیہ کہتے ہیں۔ 3. هُنَاکَ مکانِ قریب کے لیے آتا ہے۔ 4. اسمِ اِشارہ کے آخر میں آنے والا کاف ضمیر ہوتا ہے اور مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) اسمِ اشارہ للقریب، اسمِ اشارہ للبعید اور اسمِ اشارہ للمکان الگ کیجیے۔

۱۔ ذَالِکَ. ۲۔ هٰذِهٖ. ۳۔ هٰهُنَا. ۴۔ أُولَاءِ. ۵۔ هُنَالِکَ. ۶۔ هٰؤُلَاءِ.

۷۔ تِلْکَ. ۸۔ ثَمَّ. ۹۔ تَانِکَ. ۱۰۔ أُولٰئِکَ. ۱۱۔ هَاتَانِ. ۱۲۔ هٰذَانِ.

(ب) درجِ ذیل اَسماء سے پہلے اسمِ اِشارہ قریب اور بعید دونوں لگایئے۔

۱۔ رَجُلٌ. ۲۔ بِنْتٌ. ۳۔ کُتُبٌ. ۴۔ قَلَمَانِ. ۵۔ جَنَّتَانِ. ۶۔ تُفَّاحٌ.

۷۔ أَرَضُوْنَ. ۸۔ دَارٌ. ۹۔ مُسْلِمَاتٌ. ۱۰۔ مُسْلِمُوْنَ. ۱۱۔ وَرَقَاتٌ.

(ج) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ هٰذَا نَارٌ. ۲۔ تَاکَ خَلِیْفَةٌ. ۳۔ ذَالِکَ هِنْدٌ. ۴۔ ذَانِکَ دَارَانِ.

۵۔ هٰذَانِ جِیْرَانٌ. ۶۔ هٰذَا أَنْهَارٌ. ۷۔ تَا کِتَابٌ. ۸۔ هٰذِهٖ دِیْکٌ.

الدرس السادس عشر

اَسمائے موصولہ کا بَیان

جو اِسْم بعد والے جملے سے مل کر کلام کا جُزء بنے اُسے اسمِ موصول اور اسمِ موصول کے بعد والے جملے کو صِلَہ کہتے ہیں: جَاءَ الَّذِيْ نَصَرَ، رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ جَائِعٌ.

اَسمائے موصولہ یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	اَلَّذِيْ	اَللَّذَان، اَلَّذَيْنِ	اَلَّذِيْنَ، اَلْأُلٰى
مؤنث:	اَلَّتِيْ	اَللَّتَانِ ، اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ

مَنْ، مَا اور اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر آنے والا الف لام بھی اسمِ موصول ہیں اور یہ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کیلئے ہیں، أَيٌّ اور أَيَّةٌ بھی اسمِ موصول ہیں۔

قواعد و فوائد:

1. صِلہ میں موصول کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جسے عائد کہتے ہیں عائد اگر صِلہ کے شروع میں ہو تو اِسی کو صدرِ صلہ کہتے ہیں۔

2. اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مبتدا، خبر اور مضاف اِلیہ وغیرہ بنتا ہے: مَنْ جَاءَ، اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ.

3. أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں مگر جب یہ مضاف ہوں اور اِن کا صدرِ صلہ محذوف ہو تو اِن کو مبنی بر ضم پڑھنا بھی جائز ہے: رَأَيْتُ أَيُّهُمْ عَالِمٌ، مَرَرْتُ بِأَيُّهُمْ عَالِمٌ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. اسْم موصول اور صلہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. اَسمائے موصولہ کون کونسے ہیں؟ س:3. کونسے اَسمائے موصولہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکرومؤنث سب کے لیے ہیں۔ س:4. صلہ میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟ س:5. أيٌّ اور أيَّةٌ کس صورت میں معرب اور کس صورت میں مبنی ہوتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسْم صلہ سے ملکر کلام بنے اُسے اسمِ موصول کہتے ہیں۔ 2. اسم کے بعد والے جملہ کو صِلَہ کہتے ہیں۔ 3. اسمِ فاعل اور اسمِ تفضیل کا الف لام اسمِ موصول ہوتا ہے۔ 4. صِلہ میں موجود ضمیر کو صدرِ صلہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

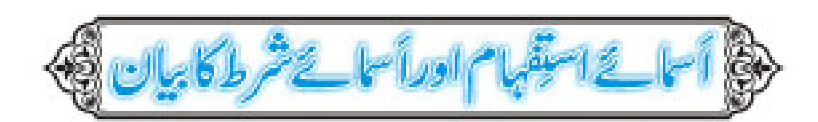
(الف) خالی جگہوں میں مناسب اسمِ موصول لگائیے۔

۱۔فَازَ الطُّلَّابُ.......سَعَوْا. ۲۔.....صَمَتَ نَجَا. ۳۔.....يَدْرُسُ عَالِمٌ. ۴۔ اَلْاِبْنَةُ.......ذَهَبَتْ صَالِحَةٌ. ۵۔قَامَ.........هُمْ صَائِمُوْنَ. ۶۔.........يَأْتِيْنَ مُعَلِّمَاتٌ. ۷۔جَاءَ.........حَفِظَا الْقُرْآنَ.

(ب) اسمِ موصول یا صلہ میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔نَصَرْتُ الَّذِيْنَ فَقِيْرُوْنَ. ۲۔اَللَّذَانِ قَامَ حَافِظَانِ. ۳۔جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهَا عَالِمٌ. ۴۔نَجَحَتِ الَّتِيْ سَعٰى. ۵۔صَامَتِ اللَّوَاتِيْ مُتَعَلِّمَاتٌ. ۶۔اَلْبِنْتَانِ اللَّذَانِ ذَهَبَتَا أُخْتَايَ. ۷۔أُكْرِمُتُ الَّذِيْ جَاءَ غُلَامٌ.

الدرس السابع عشر



اسمِ استفہام:

جس اسم سے سوال کیا جائے اُسے اسمِ استفہام کہتے ہیں۔ یہ گیارہ أسماء ہیں:

۱۔مَنْ (کون): مَنْ جَاءَ؟ ۲۔مَا (کیا): مَا بِیَدِہٖ. ۳۔أَيٌّ (کونسا): أَيُّ رَجُلٍ جَاءَ؟ ۴۔أَيَّةٌ (کونسی): أَيَّةُ مَرْأَةٍ قَامَتْ؟ ۵۔مَاذَا (کیا): مَاذَا بِیَدِہٖ. ۶۔کَمْ (کتنی، کتنے): کَمْ کِتَابًا لَہٗ. ۷۔کَیْفَ (کیسا): کَیْفَ ھُوَ؟ ۸۔مَتٰی (کب): مَتٰی تَذْھَبُ؟ ۹۔أَیْنَ (کہاں): أَیْنَ زَیْدٌ؟ ۱۰۔أَنّٰی (کہاں، کیسے): أَنّٰی تَجْلِسُ؟ أَنّٰی تَفُوْزُ وَلَمْ تَجِدَّ! ۱۱۔أَیَّانَ (کب): أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ.

اسمِ شرط:

جو اسم دو جملوں پر داخل ہوکر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے اُسے اسمِ شرط کہتے ہیں۔ یہ بارہ أسماء ہیں: ۱۔مَنْ (جو): مَنْ صَمَتَ نَجَا.

۲۔مَا (جو): مَا تَحْصُدْ تَزْرَعْ. ۳۔مَتٰی (جب): مَتٰی تَذْھَبْ أَذْھَبْ.

۴۔اَيٌّ (جو): أَيَّ کِتَابٍ تَقْرَءْ أَقْرَءْ. ۵۔أَنّٰی (جہاں): أَنّٰی تَقُمْ أَقُمْ.

۶۔اَیْنَمَا (جہاں بھی): أَیْنَمَا تَکُنْ أَکُنْ. ۷۔مَھْمَا (جب بھی): مَھْمَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ.

۸۔اِذْمَا (جب): اِذْمَا تَمْشِ أَمْشِ. ۹۔حَیْثُمَا (جہاں): حَیْثُمَا تَقُمْ أَقُمْ.

۱۰۔اِذَا (جب): اِذَا تَقْرَءُ أَقْرَءُ. ۱۱۔کُلَّمَا (جب بھی): کُلَّمَا جِئْتُ وَجَدْتُہٗ.

۱۲۔لَمَّا (جب): لَمَّا نَظَرْتُ رَأَیْتُہٗ. (شما:۵۲،وغیرہ)

تمرین (1)

س:1. اسمِ استفہام اور اسمِ شرط کسے کہتے ہیں؟ س:2. اَسمائے استفہام کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:3. اَسمائے شرط کتنے اور کون کونسے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جس حرف سے سوال کیا جائے اُسے اسمِ استفہام کہتے ہیں۔ 2. جو لفظ دو جملوں پر داخل ہو اُسے اسمِ شرط کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) خالی جگہوں میں مختلف اور مناسب اسمِ استفہام استعمال کیجیے۔

۱۔....قُلْتَ ۲۔....قَلَمِيْ ۳۔....يَوْمُ السَّاعَةِ ۴۔....فِيْ نَفْسِكَ

۵۔....الْمَرِيْضُ ۶۔....وَلَدٍ فَازَ ۷۔....تَقْعُدُ ۸۔....مَالًا لَهُ

۹۔.... تَذْهَبُ ۱۰۔....ابْنَةٍ زَلَّتْ ۱۱۔....غَابَ.

(ب) خالی جگہوں کو الگ الگ مناسب اسمِ شرط سے پر کیجیے۔

۱۔....جِئْتُ رَأَيْتُهُ. ۲۔....تَسِرْ أَسِرْ. ۳۔....تَسْمَعْ تَقُلْ.

۴۔....سَكَتُّ نَجَوْتُ. ۵۔....دَقَّ فُتِحَ لَهُ. ۶۔....عِلْمٍ تَحْصُلْ أَحْصُلْ. ۷۔....تَقْعُدْ أَقْعُدْ. ۸۔....تَصُمْ أَصُمْ. ۹۔....تَنْصُرْ أَنْصُرْ.

۱۰۔....تَضْحَكْ تُضْحَكْ. ۱۱۔....تَقُلْ أَقُلْ. ۱۲۔....تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

الدرس الثامن عشر

اَسمائے ظُرُوف کا بیان

جواسم وقت یا جگہ ظاہر کرے اُسے اسمِ ظرف کہتے ہیں: مَتٰی، أَیْنَ. وقت ظاہر کرنیوالے اسم کوظرفِ زمان اور جگہ ظاہر کرنیوالے اسم کوظرفِ مکان کہتے ہیں۔

درجِ ذیل ظروف ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں، اِن کوظروفِ مبنیّہ کہا جاتا ہے:

۱۔اِذْ(جب): اِذْ قُلْتَ. ۲،۳۔مُذْ، مُنْذُ (سے): مَارَأَیْتُهٗ مُذْ أَمْسِ. ۴،۵۔لَدٰی، لَدُنْ (پاس): اَلْکِتَابُ لَدٰی زَیْدٍ. ۶۔أَمْسِ [9] (گزشتہ کل، گزشتہ دن): جِئْتُ أَمْسِ. ۷۔قَطُّ(کبھی)ماضی کے لیے: مَارَأَیْتُهٗ قَطُّ. ۸۔عَوْضُ (کبھی) مستقبل کے لیے: لَاأَضْرِبُهٗ عَوْضُ. ۹۔حَیْثُ (جہاں): اِجْلِسْ حَیْثُ الْمَنْظَرُ جَمِیْلٌ. ۱۰تا۱۵۔اِذَا، کَیْفَ، مَتٰی، أَیْنَ، اَنّٰی، أَیَّانَ.

قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ وغیرہ مضاف ہوں اور مضاف اِلیہ مذکور نہ ہوتو یہ مبنی ہونگے ورنہ معرب: زَیْدٌ فَوْقُ، جِئْتُ قَبْلًا، جِئْتُ قَبْلَ خَالِدٍ. (غا:۳۰۹)

قواعد وفوائد:

1. لَاغَیْرُ اور لَیْسَ غَیْرُ مبنی علی الضم ہوتے ہیں: جَاءَ زَیْدٌ لَاغَیْرُ یا لَیْسَ غَیْرُ، اِسی طرح حَسْبُ بھی جبکہ یہ اِن دونوں کے معنٰی میں ہو: جَاءَ بَکْرٌ فَحَسْبُ.

2. جواسمِ ظرف جملے یا اِذْ کی طرف مضاف ہواُسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے: یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ، یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا، وَاَنْتُمْ حِیْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ

3. مِثْلُ یا غَیْرُ کے بعد مَا، اَنْ یا أَنَّ ہو تو اِن کو مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے:

قِیَامِيْ مِثْلَ مَا قُمْتَ، قِیَامِيْ مِثْلَ أَنْ تَقُوْمَ، ھٰذَا حَقٌّ مِثْلَ أَنَّکَ تَنْطِقُ.

تمرین (1)

س:1. اسمِ ظرف اور اِس کی قسمیں بتائیں؟ س:2. ظروفِ مبنیہ کونسے ہیں؟ س:3. قَبْلُ، فَوْقُ معرب ہیں یا مبنی؟ س:4. لَاغَیْرُ معرب ہے یا مبنی؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جو فعل وقت یا جگہ ظاہر کرے اُسے ظرف کہتے ہیں۔ 2. اِذَا اور فَوْقُ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ 3. لَیْسَ غَیْرُ مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ 4. جو اسمِ ظرف مضاف ہو اُسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔ 5. مِثْلُ یا غَیْرُ کے بعد مَا، أَنْ یا أَنَّ آجائے تو یہ مبنی علی الفتح ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) معنیٰ پر غور کرتے ہوئے ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان الگ الگ کیجیے۔

۱۔فَوْقُ. ۲۔مَتٰی. ۳۔تَحْتُ. ۴۔أَیَّانَ. ۵۔عَوْضُ. ۶۔إِذْ.
۷۔لَدُنْ. ۸۔أَیْنَ. ۹۔قَبْلُ. ۱۰۔إِذَا. ۱۱۔أَنّٰی. ۱۲۔حَیْثُ.

(ب) معنیٰ کا خیال رکھتے ہوئے خالی جگہوں کو مناسب اسمِ ظرف سے پر کیجیے۔

۱۔رَأَیْتُ الْھِلَالَ.....بَکْرٍ. ۲۔.....یَوْمُ الدِّیْنِ. ۳۔اَلْعِلْمُ.......
حَکِیْمٍ. ۴۔مَالَقِیْتُهُ.....یَوْمَیْنِ. ۵۔......ھُوَ. ۶۔سَمِعْتُ ...... قُلْتَ.
۷۔لَاأُکَذِّبُ....... ۸۔مَاضَرَبْتُهُ...... ۹۔اَلْحُکْمُ.......الْأَدَبِ.
۱۰۔......جِئْتَ. ۱۱۔رَأَیْتُ الْفِیْلَ....... ۱۲۔ ......کِتَابُکَ.

الدرس التاسع عشر

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف۔

جس اسمِ معرب کے آخر میں تنوین اور کسرہ آتے ہیں اُسے **منصرف** اور جس کے آخر میں تنوین اور کسرہ نہیں آتے اُسے **غیر منصرف** کہتے ہیں: جَاءَ زَیْدٌ وَأَحْمَدُ.

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں:

1. وہ جمع جو منتہی الجموع کے صیغے (۱۰) پر ہو اور اُس کے آخر میں ۃ نہ ہو: مَسَاجِدُ.

2. وہ اسم جس کے آخر میں الفِ مقصورہ یا ممدودہ ہو: صُغْرٰی، حَمْرَاءُ.

3. وہ اسمِ عدد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو: أُحَادُ، مَعْشَرُ.

4. وہ علَم جو دو اسموں کو (بغیر اضافت واسناد کے) ملا کر بنایا گیا ہو یا فُعَلُ یا أَفْعَلُ کے وزن پر ہو: بَعْلَبَکُّ، عُمَرُ، أَحْمَدُ.

5. وہ علَم جس کے آخر میں ۃ یا الف نون زائد ہوں: طَلْحَةُ، عَائِشَةُ، عُثْمَانُ.

6. وہ مؤنث علَم یا عجمی علَم جو تین حروف سے زائد ہو: زَیْنَبُ، اِسْحٰقُ. یا اُس کا درمیانی حرف متحرک ہو: سَقَرُ، شَتَرُ.

7. وہ صفت کا صیغہ جو أَفْعَلُ یا فَعْلَانُ کے وزن پر ہو: أَحْمَرُ، أَنْصَرُ، غَضْبَانُ.

تنبیہ: غیر منصرف پر الف لام آجائے یا اُسے مضاف کر دیا جائے تو اِن دونوں صورتوں میں اُس پر کسرہ آسکتا ہے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ یا بِمَسَاجِدِکُمْ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. معرب کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. منصرف اور غیر منصرف کسے کہتے ہیں؟ س:3. کس طرح کے اَسماء غیر منصرف ہوتے ہیں؟ س:4. کن صورتوں میں غیر منصرف پر کسرہ آسکتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. جمع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ 2. جس اسم کے آخر میں الف نون ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ 3. اسمِ عدد غیر منصرف ہوتا ہے۔ 4. جس اسم کے آخر میں ۃ ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ 5. جو علم تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ 6. غیر منصرف مضاف اِلیہ ہو تو اُس پر کسرہ آسکتا ہے۔

تمرین (3)

منصرف اور غیر منصرف اَسماء الگ الگ کیجیے۔

١۔رِجَال. ٢۔دَرَاهِم. ٣۔عُلَمَاء. ٤۔ضَارِبَة. ٥۔خَضْرَاء.

٦۔أَسَاتِذَة. ٧۔عَشَرَة. ٨۔ثُلَاث. ٩۔فَاطِمَة. ١٠۔مُحَمَّد.

١١۔زُفَر. ١٢۔نَاصِر. ١٣۔عِمْرَان. ١٤۔جِيْرَان. ١٥۔عَطْشَان.

١٦۔رُبَاع. ١٧۔جَعْفَر. ١٨۔مَسَاكِيْن. ١٩۔يُوْسُف. ٢٠۔اِبْرَاهِيْم.

الدرس العشرون

اسمِ مُعرَب اور اُس کے اعراب کی اَقسام

اسم کے اِعراب تین ہیں: رفع ،نصب اور جر . یہ اِعراب کبھی حرکت کبھی حرف، کبھی لفظی اور کبھی تقدیری ہوتے ہیں، اِس لحاظ سے اسمِ معرب کی 12 قسمیں ہیں:

۱۔مفرد منصرف صحیح ۲۔قائم مقام صحیح ۳۔جمع مکسّر منصرف:

اِنکی حالتِ رفعی ضمّہ سے حالتِ نصْبی فتحہ سے اور حالتِ جرِی کسرہ سے آتی ہے:

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد منصرف صحیح:	جَاءَ رَجُلٌ	رَأَيْتُ رَجُلًا	نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ
قائم مقام صحیح:	جَاءَ ظَبْيٌ	رَأَيْتُ ظَبْيًا	نَظَرْتُ اِلٰى ظَبْيٍ
جمع مکسر منصرف:	جَاءَ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	نَظَرْتُ اِلٰى رِجَالٍ

۴۔جمع مؤنث سالم:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالتِ نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذِهٖ كُرَّاسَاتٌ	رَأَيْتُ كُرَّاسَاتٍ	نَظَرْتُ اِلٰى كُرَّاسَاتٍ

۵۔غیر منصرف:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ عُمَرُ	رَأَيْتُ عُمَرَ	نَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ

٦۔اسمِ منقوص(١١):

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جرّی کسرہ سے آتی ہے۔(اِس میں ضمہ اور کسرہ تقدیری ہوتے ہیں اور فتحہ لفظی ہوتا ہے):

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الْقَاضِيْ	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ

٧۔اسمِ مقصور(١٢) ٨۔مُضاف اِلَی الْیَاء (علاوہ جمع مذکر سالم):

اِن کی حالتِ رفعی ضمہ سے، حالتِ نصبی فتحہ سے اور حالتِ جرّی کسرہ سے آتی ہے۔(ان دونوں میں یہ تینوں اعراب تقدیری ہوتے ہیں):

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اسمِ مقصور :	جَاءَ الفَتٰی	رَأَيْتُ الفَتٰی	نَظَرْتُ اِلَی الفَتٰی
مضاف الی الیاء:	جَاءَ غُلامِيْ	رَأَيْتُ غُلامِيْ	نَظَرْتُ اِلٰی غُلامِيْ

٩۔اَسمائے ستّہ (أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ اور ذُوْ):

اِنکی حالتِ رفعی واؤ سے، حالتِ نصبی الف سے اور حالتِ جرّی یاء سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبُوْ زَيْدٍ	رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ	نَظَرْتُ اِلٰی أَبِيْ زَيْدٍ

١٠۔تثنیہ اور کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ:

اِن کی حالتِ رفعی الف سے اور حالتِ نصبی وجرّی یاء ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلَيْنِ

۱۱۔ **جمع مذکر سالم**، **اُولُوْا** اور **عِشْرُوْنَ** سے **تِسْعُوْنَ** تک دہائیاں:

اِن کی حالتِ رفعی واؤ سے اور حالتِ نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	نَظَرْتُ اِلٰى مُسْلِمِيْنَ

۱۲۔ **جمع مذکر سالم** (جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو):

اِس کی حالتِ رفعی واؤ سے اور حالتِ نصبی وجری یاء سے آتی ہے۔(اس میں واؤ تقدیری ہوتا ہے اور یاء لفظی ہوتی ہے):

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمِيَّ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

تنبیہ 1:

اَسمائے ستہ، جمع مذکر سالم، تثنیہ اور اِن کے ملحقات کا اِعراب بالحرف ہوتا ہے اور باقی تمام اَسماء کا اِعراب بالحرکت ہوتا ہے۔

تنبیہ 2:

اسم مقصور اور مضاف الی الیاء کا تینوں حالتوں میں، اسمِ منقوص کا حالتِ رفعی اور جری میں اور جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء) کا حالتِ رفعی میں اِعراب تقدیری ہوتا ہے جبکہ اسمِ منقوص کا حالتِ نصبی میں اور جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء) کا حالتِ نصبی وجری میں اور باقی تمام اَسماء کا تینوں حالتوں میں اِعراب لفظی ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. اسم کے اِعراب کتنے ہیں؟ س:2. اسمِ معرب کی اَقسام اور ہر ایک کا اِعراب مع اَمثلہ بیان کیجیے۔ س:3. کن اَسماء میں اِعراب بالحرکۃ ہوتا ہے اور کن میں بالحرف؟ س:4. کن اَسماء میں اِعراب لفظی ہوتا ہے اور کن میں تقدیری؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. اِعراب ہمیشہ ضمہ، فتحہ اور کسرہ سے آتا ہے۔ 2. اِعراب ہمیشہ لفظی ہوتا ہے۔ 3. اسمِ منقوص کا اِعراب تقدیری ہوتا ہے۔ 4. جمع مذکر سالم کا اِعراب تقدیری ہوتا ہے۔ 5. جمع مؤنث سالم کا اِعراب حالتِ نصبی میں تقدیری ہوگا۔ 6. غیر منصرف کا اِعراب حالتِ جری میں تقدیری ہوگا۔

تمرین (3)

(الف) مذکورہ اَسماء کا اِعراب بتائیں اور اِن کو تینوں حالتوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ کِتَابٌ. ۲۔ اَلرَّاشِيْ. ۳۔ أَوْلَادٌ. ۴۔ مُؤْمِنَاتٌ. ۵۔ تَلَامِيْذُ.
۶۔ أَخُوْكَ. ۷۔ غُلامَانِ. ۸۔ مُؤْمِنُوْنَ. ۹۔ اَلْعَصٰى. ۱۰۔ وَلَدِيْ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں اِعراب کی غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ بِعْتُ الْكُرَّاسَاتَ. ۲۔ ذَهَبَ الطُّلَّابِ. ۳۔ رَأَيْتُ وَلَدَانِ. ۴۔ نَظَرْتُ اِلٰى اِسْمٰعِيْلٍ. ۵۔ اَلْقَاضِيُ مُنْصِفٌ. ۶۔ خَابَ الْكَافِرِيْنَ. ۷۔ رَأَيْتُ مُسْلِمُوْنَ. ۸۔ قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ. ۹۔ اَلْمُسْلِمُ اَخِي الْمُسْلِمِ. ۱۰۔ دَوَاءُ الذُّنُوْبِ الْاِسْتِغْفَارَ. ۱۱۔ زَكَاةُ الْجَسَدَ اَلصَّوْمِ. ۱۲۔ شَرِبْتُ مَاءُ زَمْزَمٍ.

الدرس الحادي والعشرون

نواصب وجوازِم مضارع کا بیان

1. نواصب مضارع:

چار حروف (أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ) کو نواصبِ مضارع کہتے ہیں، یہ مضارع کو نصب دیتے ہیں یعنی پانچ صیغوں کو فتحہ دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نونِ اِعرابی کو گرادیتے ہیں۔

اِن کی تفصیل یہ ہے:

أَنْ (کہ): أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ (میں چاہتا ہوں کہ جاؤں). اِسے أَنْ نَاصِبَه اور أَنْ مَصْدَرِيَّه کہتے ہیں. لَنْ (ہرگز نہیں): لَنْ يَّضْرِبَ. كَيْ (تاکہ): أَدْرُسُ النَحْوَ كَيْ أَفْهَمَ الْقُرآنَ. إِذَنْ (تب): أَسْلِمْ إِذَنْ تَنْجُوَ.

2. جوازِم مضارع:

پانچ حروف (لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی اور اِنْ شرطیہ) کو جوازِمِ مضارع کہتے ہیں، یہ حروف فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں یعنی اِس کے پانچ مضموم صیغوں سے ضمّہ کو گرادیتے ہیں جبکہ اِن کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو ورنہ حرفِ علت کو گرادیتے ہیں اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو گرادیتے ہیں۔

اِن کی تفصیل یہ ہے:

إِنْ (اگر): إِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَ. لَمْ (نہیں): لَمْ يَأْكُلْ، لَمْ يَدْعُ.

لَمَّا (ابھی تک نہیں): لَمَّا يَنْصُرْ، لَمَّا يَدْعُ. لِ (چاہیے کہ): لِيَضْرِبْ،

لِيَدْعُ. لَا (نہ، نہیں): لَا تَشْرَبْ، لَا تَنْسَ.

تنبیہ: جس مضارع پر کوئی ناصب یا جازم نہ ہو وہ مرفوع ہوگا یعنی اُس کے پانچ صیغوں میں ضمہ اور سات صیغوں میں نونِ اِعرابی آئے گا۔(جمع مؤنث کے صیغے ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. نواصبِ مضارع کتنے اور کون کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

س:2. جوازمِ مضارع کتنے اور کون کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. ناصب وجازم دونوں مضارع کے آخر سے نون کو گرادیتے ہیں۔ 2. جس مضارع پر ناصب یا جازم نہ ہو وہ منصوب ہوتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل اَفعال کے شروع میں ناصب اور جازم داخل کرکے اُن کو عمل دیجیے۔

۱۔تَذْبَحُوْنَ. ۲۔يَهْدِيْ. ۳۔يَغْفِرُ. ۴۔تَنْجُوْ. ۵۔تَصُوْمَانِ.

۶۔يَأْكُلُ. ۷۔يَأْتِيْ. ۸۔تَنْظُرِيْنَ. ۹۔تَنَالُوْنَ. ۱۰۔يَنْهٰى. ۱۱۔أَبْرَحُ.

۱۲۔نُؤْمِنُ. ۱۳۔يُعْطِيْ. ۱۴۔يَجْعَلُوْنَ. ۱۵۔يُكْرِمُ. ۱۶۔تَنْصُرِيْنَ.

۱۷۔يَرٰى. ۱۸۔يَتْلُوْ. ۱۹۔يَضْرِبْنَ. ۲۰۔يُصَلِّيْ. ۲۱۔تَمْشِيْ.

الدرس الثاني والعشرون

فعلِ مضارع اور اُس کے اِعراب کی اقسام

فعلِ مضارع کے اِعراب بھی تین ہیں: رفع، نصب اور جزم، اور یہ بھی مختلف طریقوں سے آتے ہیں اِس لحاظ سے مضارع معرب کی چار قسمیں ہیں۔ (بد:۲۹)

1. **صحیح**: (وہ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علت اور نونِ اِعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ، حالتِ نصبی فتحہ اور حالتِ جزمی سکون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرُ	لَنْ يَنْصُرَ	لَمْ يَنْصُرْ

2. **ناقصِ واوی یا یائی**: (وہ مضارع جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور نونِ اِعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے، حالتِ نصبی فتحہ لفظی سے اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَدْعُوْ، يَرْمِيْ	لَنْ يَدْعُوَ، لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ

3. **ناقصِ الفی**: (وہ مضارع جس کے آخر میں الف ہو اور نونِ اِعرابی نہ ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے، حالتِ نصبی فتحہ تقدیری سے اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَرْضٰى	لَنْ يَرْضٰى	لَمْ يَرْضَ

4. مضارع بانونِ اِعرابی: (وہ مضارع جس کے آخر میں نونِ اِعرابی ہو)

اِس کی حالتِ رفعی ثبوتِ نون اور حالتِ نصبی وجزمی حذفِ نون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرَانِ، يَنْصُرُوْنَ	لَنْ يَنْصُرَا، لَنْ يَنْصُرُوْا	لَمْ يَنْصُرَا، لَمْ يَنْصُرُوْا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. فعلِ مضارع کے اِعراب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:2. اِعراب کے لحاظ سے فعلِ مضارع کی قسمیں اور ہر ایک کا اِعراب مع اَمثلہ بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. صحیح وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نونِ اِعرابی نہ ہو۔ 2. جس فعلِ مضارع کے آخر میں نون ہو اُسے بانونِ اِعرابی کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) مذکورہ اَفعال کا اِعراب بتائیں نیز اِن پر ناصب اور جازم لاکر اُن کو عمل دیں۔

۱۔تَعْقِلُوْنَ. ۲۔يَرْمِيْ. ۳۔يَظْهَرُ. ۴۔تَعْفُوْ. ۵۔تَقُوْلَانِ. ۶۔يَعْنِيْ. ۷۔تَفْرَحِيْنَ. ۸۔يُدْعٰى. ۹۔تَبْلَغِيْنَ. ۱۰۔تَرْضٰى. ۱۱۔تَدْعُوْ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔لَمَّا يَقْضِيْ. ۲۔لَنْ يَجْرِيْ. ۳۔لَمْ يَتَعَلَّمُ. ۴۔لَمْ يَتَجَلّٰى. ۵۔لَمَّا يَجْلِسَانِ. ۶۔لَنْ أَسْمَعُ. ۷۔إِذَنْ يَقُوْلُوْنَ. ۸۔لَمْ تَصُوْمِيْنَ. ۹۔لَنْ يَسْمُوْ. ۱۰۔لَمْ يَعْفُوْ. ۱۱۔كَيْ يَفْهَمَانِ. ۱۲۔لَنْ تَلُوْمِيْنَ.

الدرس الثالث والعشرون

حروفِ مُشَبَّہ بالفعل کا بیان

چھ حُروف کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں: ۱۔اِنَّ (بیشک) ۲۔اَنَّ (کہ) ۳۔کَاَنَّ (گویا کہ) ۴۔لٰکِنَّ (لیکن) ۵۔لَیْتَ (کاش) ۶۔لَعَلَّ (شاید).

قواعد وفوائد:

1. یہ حُروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، مبتدا کو اِن کا اسم اور خبر کو اِن کی خبر کہتے ہیں: اِنَّ الْعَمَائِمَ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ.

2. اِن کی خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی: اِنَّ الْاِسْلَامَ نَظِیْفٌ، اِنَّ النَّارَ مَخْلُوْقَةٌ. اور جملہ ہو تو اُس میں اسم کے مطابق ایک ضمیر ہوگی: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ، اِنَّ الْبُسْتَانَ اَزْهَارُهٗ جَمِیْلَةٌ.

3. اِن کی خبر جار مجرور بھی ہوتی ہے اور اس صورت میں خبر اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے: اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ، اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا، اِنَّ زَیْدًا فِي الدَّارِ.

4. اِن کا اسم اور خبر موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے: اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ، اِنَّ بَابَ الرِّزْقِ مَفْتُوْحٌ، اِنَّ زَیْدًا رَجُلٌ صَالِحٌ، اِنَّ الصَّلَاةَ قُرْبَانُ الْمُؤْمِنِ.

5. کبھی اِن حروف کے ساتھ لفظ مَا بھی آتا ہے جو اِن کو عمل سے روک دیتا ہے اور اِس صورت میں یہ فعل پر بھی آسکتے ہیں: اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ. اِسے مَا کَافَّة کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. حروفِ مشبہ بالفعل کتنے اور کونسے ہیں اور یہ حُروف کیا عمل کرتے ہیں؟ س:2. اِن حروف کی خبر مفرد ہو یا جملہ ہو تو کیا حکم ہے؟ س:3. اِن حروف کے بعد مَا ہو تو کیا فرق پڑتا ہے؟ س:4. کیا اِن کی خبر اسم سے پہلے آسکتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. حُروفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں۔ 2. اِن حُروف کی خبر مفرد ہو تو اِعراب اور معرفہ ونکرہ ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی۔ 3. اِن کی خبر جملہ ہو تو اسم کے مطابق ہوگی۔ 4. اِن کا اسم اور خبر مرکبِ توصیفی بھی ہوتا ہے۔ 5. اِن کی خبر کبھی اِن کے اسم سے پہلے نہیں آسکتی۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں پر مناسب حرفِ مشبہ بالفعل لگا کر اُسے عمل دیجیے۔

۱۔اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. ۲۔اَللّٰهُ قَدِيْرٌ. ۳۔لِلْبِئْرِ دَلْوٌ. ۴۔زَيْدٌ أَسَدٌ.
۵۔اَلْمُسْلِمُوْنَ جَالِسُوْنَ. ۶۔الْأُسْتَاذُ أَبٌ. ۷۔فِي الْجَامِعَةِ مُعَلِّمُوْنَ.
۸۔اَلْمُفْتِيْ مَوْجُوْدٌ. ۹۔اَلْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَانِ. ۱۰۔اَلْمُسْلِمَاتُ قَانِتَاتٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔اِنَّ أَخُوْ زَيْدٍ عَالِمٌ. ۲۔اِنَّ زَيْدًا أَبُوْكَ عَالِمٌ. ۳۔اِنَّ فِي الدَّارِ رَجُلٌ.
۴۔اِنَّ بَرٌّ بَكْرًا. ۵۔اِنَّ رَجُلَيْنِ مَوْجُوْدٌ. ۶۔اِنَّ الْمِيْزَانُ حَقٌّ. ۷۔اِنَّمَا زَيْدًا صَالِحٌ. ۸۔اِنَّ الْخَمْرُ حَرَامٌ. ۹۔أُعْلِنَ أَنَّ الْمُجْتَهِدُوْنَ فَائِزِيْنَ.

الدرس الرابع والعشرون

إِنَّ اور أَنَّ پڑھنے کے مقامات

إِنَّ اور أَنَّ کے مقامات مختلف ہیں کہیں إِنَّ اور کہیں أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

درج ذیل مقامات پر إِنَّ (بکسر الهمزة) پڑھا جائے گا:

(الف) جملے کے شروع میں: إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ. (ب) قول یا اِس سے مشتق لفظ کے بعد: يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ. (ج) اسم موصول کے بعد: مَا جَاءَ الَّذِيْ إِنَّهُ ذَهَبَ. (د) عَلِمَ، شَهِدَ یا اِن سے مشتق لفظ کے بعد جبکہ خبر پر لامِ مفتوح ہو: أَعْلَمُ إِنَّکَ لَعَالِمٌ. (ہ) حرفِ تنبیہ اور حَيْثُ کے بعد: أَلَا إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، ذَهَبْتُ حَيْثُ إِنَّ الْعَالِمَ جَالِسٌ. (و) جوابِ قسم کے شروع میں: وَاللّٰهِ إِنَّکَ جَوَادٌ. (ہد:۵۲)

درج ذیل مقامات پر أَنَّ (بالفتح) پڑھا جائے گا:

(الف) جب یہ اسم اور خبر سے مل کر فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مبتدا یا مضاف الیہ بنے: بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، أُعْلِنَ أَنَّ خَالِدًا نَاجِحٌ، كَرِهْتُ أَنَّهُ جَاهِلٌ، عِنْدِيْ أَنَّهُ عَالِمٌ، عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّکَ قَائِمٌ. (ب) عَلِمَ، شَهِدَ اور اِن سے مشتق لفظ کے بعد جبکہ خبر پر لامِ مفتوح نہ ہو: أَشْهَدُ أَنَّ بَكْرًا عَالِمٌ. (ج) حرفِ جر کے بعد: أُكْرِمُهُ لِأَنَّهُ عَالِمٌ. (ہد:۵۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆



تمرین (1)

س:1. کہاں پر إنَّ ہوتا ہے؟ س:2. کونسی جگہوں میں أنَّ آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جملے کے شروع میں اور قَـــالَ وغیرہ کے بعد أنَّ آتا ہے۔ 2. عَلِمَ، شَهِدَ کے بعد ہمیشہ اِنَّ آتا ہے۔ 3. حرفِ تنبیہ اور حرفِ جر کے بعد اِنَّ آتا ہے۔ 4. جوابِ قسم کے شروع میں أنَّ آتا ہے۔ 5. جب یہ اسم اور خبر سے ملکر فاعل، مفعول یا مبتدا بنے تو اِنَّ پڑھیں گے۔

تمرین (3)

(الف) خالی جگہوں کو اِنَّ اور اَنَّ سے پر کیجیے۔

۱۔۔۔۔۔اللّٰهَ رَحِيْمٌ. ۲۔يَقُوْلُ۔۔۔۔هَا بَقَرَةٌ. ۳۔كَرِهْتُ۔۔۔۔۔هُ جَاهِلٌ. ۴۔أَعْلَمُ۔۔۔۔كَ عَالِمٌ. ۵۔عِنْدِيْ۔۔۔۔هُ عَالِمٌ. ۶۔قَامَ الْوَلَدُ حَيْثُ۔۔۔۔۔۔ الْوَالِدَ قَائِمٌ. ۷۔وَاللّٰهِ۔۔۔۔مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. ۸۔بَلَغَنِيْ۔۔۔۔۔زَيْدًا عَالِمٌ. ۹۔أُعْلِنَ۔۔۔۔۔خَالِدًا نَاجِحٌ. ۱۰۔مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ ۔۔۔۔۔هُ فِي الْمَسْجِدِ. ۱۱۔أَلَا۔۔۔۔۔زَيْدًا عَالِمٌ. ۱۲۔أَشْهَدُ۔۔۔۔۔مُحَمَّدًا لَرَسُوْلُ اللّٰهِ.

(ب) درج ذیل جملوں میں اِنَّ اور اَنَّ کی غلطی ہو تو اُس کی وجہ بیان کیجیے۔

۱۔أَنَّ الْاِحْسَانَ يَقْطَعُ اللِّسَانَ. ۲۔أَكْرِمِ الَّذِيْنَ أَنَّهُمْ عُلَمَاءُ. ۳۔سَرَّنِيْ اِنَّ زَيْدًا مُعَلِّمٌ. ۴۔قُلْتُ لَهُ اَنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ. ۵۔عَلِمْتُ اِنَّ الْغِيْبَةَ حَرَامٌ ۶۔عَلِمْتُ اَنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ لَمَحْسُوْدٌ. ۷۔وَاللّٰهِ أَنَّ يَوْمَ الدِّيْنِ لَوَاقِعٌ.

الدرس الخامس والعشرون



لائے نفیِ جنس کا بیان

جو لَا کسی چیز کے تمام اَفراد سے حُکْم کی نفی کرے اُسے لائے نفیِ جنس کہتے ہیں: لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ. (شذ:۸۸)

قواعد وفوائد:

1. لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، اِس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِس کا اسم اور خبر کو اِس کی خبر کہتے ہیں۔ (حل: ۲۶۳/۱)

2. لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ اور اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں: ا۔ مضاف ہو۔ ۲۔ مشابہ مضاف ہو۔ (۱۳) اِن دونوں صورتوں میں یہ منصوب ہوگا: لَاغُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ، لَاطَالِعًا جَبَلًا قَائِمٌ. ۳۔ مفرد نکرہ ہو۔ اِس صورت میں یہ مبنی علی الفتح ہوگا: لَارَجُلَ قَائِمٌ.

3. لائے نفی جنس کی خبر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی: لَا رَجُلَ مَوْجُوْدٌ، لَا اِمْرَأَةَ قَائِمَةٌ.

4. لائے نفی جنس کی خبر جملہ ہو تو اُس میں اسم کے مطابق ایک ضمیر ہوگی: لَاطِفْلَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ، لَا طِفْلَ هُوَ عَالِمٌ.

5. لائے نفی جنس کی خبر جار مجرور بھی ہوتی ہے: لَا رَيْبَ فِيْهِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1.لائے نفی جنس اور اِس کا اسم اور خبر کسے کہتے ہیں؟ س:2.لَا کا اسم کب منصوب اور کب مبنی ہوتا ہے؟ س:3. لَا کی خبر کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:4.لَا کی خبر مفرد ہو تو کس طرح آئے گی اور جملہ ہو تو کس طرح آئے گی؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو لَا کسی چیز کے تمام اَفراد کی نفی کرے اُسے لائے نفیِ جنس کہتے ہیں۔ 2.لَا کا اسم ہمیشہ منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے۔ 3.لَا کا اسم مفرد نکرہ ہو تو منصوب ہوگا۔4.لَا کی خبر مفرد ہو تو اُس میں ایک ضمیر ہوگی۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل مرکبات پر لائے نفی جنس داخل کر کے اُسے عمل دیجیے۔

۱۔سُرُوْرٌ دَائِمٌ. ۲۔سَارِقٌ مَالًا مَوْجُوْدٌ. ۳۔لَهْوٌ مُفِيْدٌ. ۴۔طَالِعٌ جَبَلًا مَوْجُوْدٌ. ۵۔غُلَامُ رَجُلٍ شَاعِرٌ. ۶۔شَجَرٌ مُثْمِرٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔لَا رَجُلٌ جَالِسٌ. ۲۔لَاحَسَنٌ وَجْهًا مَوْجُوْدٌ. ۳۔لَا طَالِبًا مَالًا شَبْعَانَ. ۴۔لَا حَكِيْمًا اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ. ۵۔لَا غُلَامُ رَجُلٍ قَائِمًا. ۶۔لَا ضَرَرًا فِي الْاِسْلَامِ. ۷۔لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

الدرس السادس والعشرون



سترہ اَفعال کو اَفعالِ ناقِصہ کہتے ہیں: كَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، أَصْبَحَ، أَضْحٰى، أَمْسٰى، عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَادَامَ، لَيْسَ.

قواعد وفوائد:

1. اَفعالِ ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو اِن کا اسم اور خبر کو اِن کی خبر کہتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ رَحِيْمًا. (ص:۳۳۵/۴)

2. اِن کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے: صَارَ بَكْرٌ عَالِمًا، لَيْسَتِ الْحَيَاةُ دَائِمَةً، كَانَ زَيْدٌ يُعِيْنُ الضُّعَفَاءَ، كَانَ نَاصِرٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ، لَيْسَ خَالِدٌ فِي الدَّارِ. (ص:۳۳۸/۴)

3. اِن کی خبر اسم سے پہلے آسکتی ہے: مَازَالَ قَائِمًا زَيْدٌ. اور فعل کے شروع میں مَا نہ ہو تو خبر فعل سے پہلے بھی آسکتی ہے: قَائِمًا كَانَ زَيْدٌ. (با:۱۲۲)

4. فعلِ ناقص کے بعد ایسا اسم نہ ہو جو اس کا اسم بن سکے تو فعل میں موجود ضمیر اس کا اسم اور مابعد اس کی خبر بنے گا: زَيْدٌ كَانَ فَقِيْرًا.

افعالِ ناقصہ کا استعمال:

كَانَ (تھا، ہے، ہوگیا): كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا، كَانَ اللّٰهُ رَحِيْمًا، كَانَ الشَّجَرُ مُثْمِرًا. صَارَ (ہوگیا): صَارَ الْمَاءُ بَارِدًا. ظَلَّ (ہوگیا، دن کے وقت ہوا):

ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِرًا. بَاتَ (ہوگیا، رات کے وقت ہوا): بَاتَ الْحَزِيْنُ فَرِحًا. أَصْبَحَ (ہوگیا، صبح کے وقت ہوا): أَصْبَحَ الْمَاءُ بَارِدًا. أَضْحٰى (ہوگیا، چاشت کے وقت ہوا): أَضْحَى الْمَاءُ حَارًّا. أَمْسٰى (ہوگیا، شام کے وقت ہوا): أَمْسَى بَكْرٌ مُقِيْمًا. عَادَ تا رَاحَ (ہوگیا): عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا. مَازَالَ تا مَافَتِئَ (استمرار کے لیے): مَازَالَ الْمَرِيْضُ بَاكِيًا. مَادَامَ (جب تک): اَطِعْ اَبَاکَ مَادَامَ حَيًّا. لَيْسَ (نہیں ہے): لَيْسَ الْمُتَكَبِّرُ نَاجِحًا.

تنبیہ:

لَيْسَ کی خبر پر باء آجائے تو خبر لفظاً مجرور ہوجائے گی: لَيْسَ زَيْدٌ بِعَالِمٍ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. افعالِ ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں نیز اِن کا اسم اور خبر کسے کہتے ہیں؟ س:2. افعالِ ناقصہ کیا عمل کرتے ہیں؟ س:3. فعلِ ناقص کی خبر فعلِ ناقص یا اُس کے اسم سے پہلے آسکتی ہے یا نہیں؟ س:4. کس صورت میں لَيْسَ کی خبر لفظاً مجرور ہوجاتی ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. فعل ناقص اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ 2. فعل ناقص کی خبر فعل ناقص سے پہلے آسکتی ہے۔ 3. فعلِ ناقص کی خبر پر باء آسکتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں پر مناسب فعلِ ناقص لگا کر اُسے عمل دیجیے۔

۱۔اَلْبَقَرَةُ صَفْرَاءُ. ۲۔اَلطِفْلَانِ نَائِمَانِ. ۳۔أَخُوكَ صَدِيْقِي.
۴۔عَدُوِّيْ صَدِيْقِي. ۵۔اَلْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ. ۶۔اَلْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ. ۷۔اَللَّبَنُ حَارٌّ. ۸۔اَلْأَشْجَارُ مُثْمِرَةٌ. ۹۔وَجْهُهُ مُسْوَدٌّ.
۱۰۔هٰذَا زَاهِدٌ. ۱۱۔اَلنِّسَاءُ صَالِحَاتٌ. ۱۲۔دَاوٗدُ أَعْبَدُ الْبَشَرِ.

(الف) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔كَانَ الْوَلَدُ ذَكِيٌّ. ۲۔يَكُوْنُ الْكَسْلَانَ مَحْرُوْمٌ. ۳۔صَارَ الْقَاضِيَ فَرِحًا. ۴۔كَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٌ. ۵۔يَصِيْرُ الطَلَبَةُ عَالِمُوْنَ.
۶۔فَقِيْرًا كَانَ زَيْدًا. ۷۔حَرِيْصًا مَازَالَ الْفَقِيْرُ. ۸۔كَانَ بَكْرٌ بِغَنِيٍّ.
۹۔مَاانْفَكَّ الْوَلَدَيْنِ مُتَعَلِّمَانِ. ۱۰۔كَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ مُفْلِحُوْنَ.

﴿......افعال عاملہ، اسمائے عاملہ اور حروف عاملہ......﴾

چھ قسم کے افعال عامل ہوتے ہیں: (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول (۳) افعال ناقصہ (۴) افعال مقاربہ (۵) افعال مدح وذم (۶) تعجب کے دونوں فعل۔ دس قسم کے اسماء عامل ہوتے ہیں: (۱) اسمائے شرط (۲) اسمائے افعال (۳) اسمائے کنایہ (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) اسم مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام۔ اور سات قسم کے حروف عامل ہوتے ہیں: (۱) حروف ناصبہ (۲) حروف جازمہ (۳) حروف جارہ (۴) حروف مشبہ بالفعل (۵) ما اور لا مشابہ بلیس (۶) لائے نفی جنس (۷) حروف نداء۔ (نحو میر)

الدرس السابع والعشرون

مَا اور لَا مُشابہ بِلَیْسَ کا بیان

یہ دو حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو مَا یا لَا کا اسم اور خبر کو مَا یا لَا کی خبر کہتے ہیں: مَازَیْدٌ جَاهِلًا، لَا حَجَرٌ لَیِّنًا. (شا:۳۶)

قواعد وفوائد:

1. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے: مَاخَالِدٌ غَبِیًّا، لَا اِبْنَةٌ قَائِمَةً، مَا الْکَسْلَانُ هُوَ فَائِزٌ، لَا مَرْأَةٌ تَحْکُمُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ.

2. لَا صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے معرفہ میں نہیں کرتا اور مَا دونوں میں عمل کرتا ہے: لَا شَجَرٌ مُثْمِرًا، مَا هٰذَا بَشَرًا، مَا رَجُلٌ قَائِمًا. (ص:۵۲۲/۱،شا:۳۷)

3. مَا کی خبر پر بھی باء آجاتی ہے: مَا هُوَ بِغَائِبٍ. لَا کی خبر پر نہیں آسکتی۔ (با:۴۹)

4. اِنْ بھی مَا کی طرح استعمال ہوتا ہے: اِنْ زَیْدٌ قَائِمًا. (ض:۲۲۷/۲،جم:۵۲۱/۱)

5. اِن صورتوں میں مَا اور لَا کوئی عمل نہیں کریں گے: 1. خبر اسم سے پہلے آجائے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ. 2. خبر سے پہلے اِلَّا آجائے: مَا بَکْرٌ اِلَّا شَاعِرٌ. 3. مَا کے بعد اِنْ آجائے: مَا اِنْ خَالِدٌ عَالِمٌ. (ص:۱۱۸/۱،وغیرہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مَا اور لَا مشابہ بِلَیْسَ اور اِنْ کیا عمل کرتے ہیں؟ س:2. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا کیا حکم ہے؟ س:3. کن صورتوں میں مَا اور لَا عمل نہیں کرتے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. مَا اور لَا اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ 2. مَا اور لَا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو فعل اور فاعل کا ہے۔ 3. اِن کا اسم اِن کی خبر سے پہلے آجائے تو یہ کوئی عمل نہیں کریں گے۔ 4. مَا صرف معرفہ میں عمل کرتا ہے۔ 5. لَا کی خبر پر بھی باء آجاتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں پر مَا، لَا یا اِنْ داخل کرکے اُن کو عمل دیجیے۔

۱۔ اَلْقَلَمُ جَیِّدٌ. ۲۔ وَلَدَانِ جَالِسَانِ. ۳۔ أَشْجَارٌ طَوِیْلَةٌ. ۴۔ رَجُلَانِ شَاعِرَانِ. ۵۔ أَنَا أَخُوْهُ. ۶۔ مُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٌ. ۷۔ خَالِدٌ صَدِیْقِيْ. ۸۔ هٰذَا بَشَرٌ. ۹۔ اَلْقَاضِيْ مَوْجُوْدٌ. ۱۰۔ اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ. ۱۱۔ اَلْمَسَاجِدُ فَسِیْحَةٌ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ مَا خَالِدٌ شَاعِرٌ. ۲۔ لَا زَیْدٌ عَالِمًا. ۳۔ مَا الْمُفْتِيُ بِحَاضِرٍ. ۴۔ اِنْ أَنْتُمْ اِلَّا كَاذِبِیْنَ. ۵۔ لَا رَجُلَانِ قَائِمًا. ۶۔ مَا اِنْ صَادِقٌ نَادِمًا. ۷۔ مَا الْكَافِرُوْنَ نَاجِحُوْنَ. ۸۔ مَا هُمْ بِمُؤْمِنُوْنَ. ۹۔ مَا لَهُ نَصِیْرًا. ۱۰۔ مَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعَ الْغُرُوْرِ. ۱۱۔ اِنْ فَاطِمَةُ جَالِسًا.

الدرس الثامن والعشرون

مفعول مطلق کا بیان

فعل کے اپنے یا اُس کے ہم معنیٰ مصدر کو **مفعول مطلق** کہتے ہیں، مفعول مطلق ہمیشہ منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا، قَعَدْتُ جُلُوْسًا.

مفعول مطلق کی تین قسمیں ھیں: تاکیدی، نوعی اور عددی۔

جو مفعول مطلق فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا مضاف ہو یا موصوف ہو وہ **مفعول مطلق نوعی** ہوگا: جَلَسَ جِلْسَةً، ضَرَبَ ضَرْبَ زَيْدٍ، ضَرَبْتُ ضَرْبًا شَدِيْدًا.

جو مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اِس کا تثنیہ ہو یا ایسا اسم عدد ہو جو مصدر کی طرف مضاف ہو وہ **مفعول مطلق عددی** ہوگا: أُكِلَ أُكْلَةً، أُكِلَ ثَلَاثَ أُكْلَاتٍ.

اور جو مفعول مطلق اِن کے علاوہ ہو وہ **مفعول مطلق تاکیدی** ہوگا: نُصِرَ نَصْرًا.

(ض:١/٢٦٧)

قواعد وفوائد:

1. قرینہ ہو مفعول مطلق کا فعل حذف کر دینا جائز ہے جیسے کسی آنے والے سے کہا جائے: خَيْرَ مَقْدَمٍ تو اِس سے پہلے قَدِمْتَ فعل محذوف ہوگا. (کا:٥٦)

2. بعض مفعول مطلق کے افعال ہمیشہ محذوف ہوتے ہیں: سَقْيًا یعنی سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا، حَمْدًا یعنی حَمِدْتُ اللّٰهَ حَمْدًا، شُكْرًا یعنی شَكَرْتُ شُكْرًا.

3. کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے اور اُس کی صفت ذکر کر دی جاتی ہے: اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا یعنی ذِكْرًا كَثِيْرًا. (ض:١/٢٦٨)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مفعول مطلق کسے کہتے ہیں اور مفعول مطلق کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. مفعول مطلق کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. مفعول مطلق نوعی کب ہوگا؟ س:4. مفعول مطلق عددی کب ہوگا؟ س:5. مفعول مطلق تاکیدی کب ہوگا؟ س:6. وہ کونسے مفعول مطلق ہیں جن کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. مفعول مطلق ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ 2. جو مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا موصوف ہو وہ عددی ہوگا۔ 3. جو مفعول مطلق فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اسمِ عدد مضاف بمصدر ہو وہ نوعی ہوگا۔ 4. مفعول مطلق کا فعل ہمیشہ مذکور رہوتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں مفعول مطلق اور اُس کی قسم متعین کیجیے۔

۱۔ تَدُوْرُ الشَّمْسُ دَوْرَةً فِيْ يَوْمٍ. ۲۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۳۔ وَثَبَ خَالِدٌ وُثُوْبَ الْأَسَدِ. ۴۔ ضَرَبْتُ الْحَيَّةَ ضَرْبَةً. ۵۔ جَلَسَ زَيْدٌ جِلْسَةَ الْأَمِيْرِ. ۶۔ أَدَّبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ تَأْدِيْبًا. ۷۔ نَصَحَ بَكْرٌ نُصْحًا خَيْرًا. ۸۔ قَاتَلَ زَيْدٌ قِتَالًا. ۹۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۱۰۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱۱۔ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۱۲۔ أَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا.

۱۳۔ أُلْهِمَ إِسْمَاعِيْلُ هٰذَا اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ إِلْهَامًا.

الدرس التاسع والعشرون

مفعول بہ کا بیان

جس اسم پر فعل واقع ہو اُسے **مفعول بہ** کہتے ہیں، مفعول بہ بھی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے: ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ، اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ.

قواعد وفوائد:

1. ایک فعل کے دو یا تین مفعول بہ بھی ہوتے ہیں: أَعْطَيْتُ زَيْدًا قَلَمًا، أَعْلَمَ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا. ایسا فعل مجہول ہو تو پہلا مفعول نائب الفاعل اور باقی مفعول بہ ہونگے: أُعْطِيَ زَيْدٌ قَلَمًا، أُعْلِمَ زَيْدٌ بَكْرًا فَاضِلًا. (شا:۲/۱۴۴)

2. عام طور پر مفعول بہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے: عَلَّمَ زَيْدٌ عَمْرًا اور کبھی ان سے پہلے بھی آجاتا ہے: عَلَّمَ عَمْرًا زَيْدٌ، عَمْرًا عَلَّمَ زَيْدٌ. (نذ:۱۳۶)

3. موصوف یا مضاف بھی مفعول بہ ہوتا ہے: سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا، رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٍ.

4. قرینہ ہو تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی پوچھے: مَنْ رَأَيْتَ؟ اور جواب میں کہا جائے: زَيْدًا تو مطلب ہوگا: رَأَيْتُ زَيْدًا. (حد:۸۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مفعول بہ کسے کہتے ہیں اور اس کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. ایک فعل کے کتنے مفعول بہ ہو سکتے ہیں؟ س:3. کیا مفعول بہ فاعل یا فعل سے پہلے آتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. مفعول بہ مرفوع ہوتا ہے۔ 2. ایک فعل کے تین یا چار مفعول بہ بھی ہو سکتے ہیں۔ 3. مفعول بہ ہمیشہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کیجیے۔

۱۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

۳۔ رُمَّانًا أَكَلَ بَكْرٌ. ۴۔ أَنَا أَحْتَرِمُ الْمُسْلِمِيْنَ. ۵۔ رَاٰی فِيْلًا وَلَدٌ.

۶۔ دَعَا أَبِيْ أَخِيْ. ۷۔ أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى مُوْسٰى. ۸۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ. ۹۔ أَعْطٰى زَيْدٌ فَقِيْرًا رُوْبِيَةً. ۱۰۔ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

۱۱۔ أَكْرَمْتُ أَخَا زَيْدٍ. ۱۲۔ نَهْرَيْنِ رَأَيْتُ فِي الْحَدِيْقَةِ. ۱۳۔ أُحِبُّ رَبِّيْ.

۱۴۔ اِشْتَرَيْتُ كُرَّاسَاتٍ. ۱۵۔ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. ۱۶۔ اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ.

...... اسمائے افعال ......

هَيْهَاتَ (دور ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی) شَتَّانَ (جدا ہوا) نَزَالِ (اتر) رُوَيْدَ (مہلت دے) بَلْهَ (چھوڑ) حَيَّهَلَ، هَلُمَّ، هَيْتَ لَكَ (آ) هَيَّا (جلدی کر) عَلَيْكَ (لازم پکڑ) أَمَامَكَ (آگے بڑھ) وَرَاءَكَ (پیچھے ہو) اِلَيْكَ (ہٹ) اِلَيْكَ عَنِّيْ (مجھ سے دور ہوجا) اِلَيْكَ الْكِتَابَ (کتاب پکڑ) دُوْنَكَ (پکڑ) عَلَيَّ بِهٖ (اُسے لا) قَطْ (رک جا) هَاتِ (لا) صَهْ (ابھی چپ رہ) صَهٍ (کبھی چپ رہ) مَهْ (ابھی چھوڑ) مَهٍ (کبھی چھوڑ) هَا (پکڑ) أُوْهِ، آهْ (اظہار تکلیف کیلئے) وَاهًا، وَاهًا، وَيْ (اظہار تعجب کیلئے) بَخْ (اظہار پسندیدگی کیلئے) أُفٍّ (اظہار بیزاری کیلئے) اٰمِيْنَ (قبول کر)۔

الدرس الثلاثون

مفعول فیہ کا بیان

جس جگہ یا وقت میں فعل واقع ہو اُسے **مفعول فیہ** کہتے ہیں: دَخَلْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. مفعول فیہ کو **ظرْف** بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: ظرف سے پہلے حرفِ جر فِيْ لفظاً موجود ہو تو ظرف مجرور ہوگا اور حرفِ جر محذوف ہو تو ظرف منصوب ہوگا جیسے مثالِ مذکور میں۔

ظرف کی اقسام:

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ظرْفِ زمان: وہ وقت جس میں فعل واقع ہو: أَذْهَبُ غَدًا. ۲۔ظرْفِ مکان: وہ جگہ جس میں فعل واقع ہو: صَلَّيْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

پھر جو ظرفِ زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جس کی حد نہ ہو اُسے **ظرفِ زمان غیر محدود** یا **ظرفِ زمان مبہم** کہتے ہیں: صُمْتُ دَهْرًا. اور جو ظرفِ زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جس کی حد ہو اُسے **ظرفِ زمان محدود** کہتے ہیں: صُمْتُ شَهْرًا. (حد:۸۷)

یوں ہی جو ظرفِ مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جس کی حد نہ ہو اُسے **ظرفِ مکان غیر محدود** یا **ظرفِ مکان مبہم** کہتے ہیں: جَلَسْتُ أَمَامَ الْأَمِيْرِ. اور جو ظرفِ مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جس کی حد ہو اُسے **ظرفِ مکان محدود** کہتے ہیں: دَخَلْتُ دَارًا. (حد:۸۸)

قواعد وفوائد:

1. ظرفِ مبہم (زمان ہو یا مکان) سے پہلے فِيْ لانا جائز نہیں: قُمْتُ أَمَامَهُ دَهْرًا.
2. ظرفِ مکان محدود سے پہلے فِيْ لانا واجب ہے: صَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ.

3. ظرفِ زمان محدود سے پہلے فِيْ لانا جائز ہے: قَامَ فِيْ لَيْلٍ، قَامَ لَيْلًا.

4. قرینہ ہوتو مفعول فیہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی پوچھے: مَتٰی تَصُوْمُ؟ اور جواب میں کہا جائے: غَدًا تو اِس کا معنی ہوگا: أَصُوْمُ غَدًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مفعول فیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. ظرفِ زمان مبہم اور ظرفِ زمان محدود کسے کہتے ہیں؟ س:3. کس ظرف سے پہلے فِيْ لانا جائز، ناجائز یا واجب ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. مفعول فیہ کو ظرفِ زمان بھی کہتے ہیں ۔ 2. جس ظرف کی حد ہو اُسے ظرفِ مبہم کہتے ہیں۔ 3. ظرفِ زمان سے پہلے فِـيْ لانا واجب ہے۔ 4. ظرفِ مکان سے پہلے فِيْ لانا جائز نہیں۔

تمرین (3)

(الف) مفعول فیہ الگ کیجیے نیز بتائیں کہ اِس سے پہلے فِيْ آسکتا ہے یا نہیں۔

۱۔وُلِدَ نَبِيُّنَا ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ. ۲۔خَتَمْتُ الْقُرْآنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. ۳۔صَلَّيْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ. ۴۔أَسْتَيْقِظُ وَقْتَ التَهَجُّدِ. ۵۔أَتْلُو الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا.

۶۔أُطِيْعُ الْوَالِدَيْنِ دَائِمًا. ۷۔أَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ. ۸۔عَادَ زَيْدٌ مَسَاءً.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی اور اُس کی وجہ کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔أُصَلِّيْ مَسْجِدًا. ۲۔أَرْجِعُ فِيْ غَدًا. ۳۔أَحْفَظُ الدَّرْسَ دَارًا.

۴۔اَلْحُكْمُ فَوْقَ الْأَدَبِ. ۵۔دَرَسْتُ سِنُوْنَ. ۶۔لَا أَقْرَءُ فِي خَلْفِ الْإِمَامِ.

الدرس الحادي والثلاثون



مفعول لہ کی تعریف:

جس مفعول کے سبب فعل واقع ہو اُسے **مفعول لہ** یا **مفعول لاِجْلِہ** کہتے ہیں: قُمْتُ اِكْرَامًا، سَئَلْتُ جَهْلًا. (ھد:۸۸،ق:۳۰۵)

1. مفعول لہ منصوب ہوتا ہے لیکن اگر اُس سے پہلے حرفِ جر آجائے تو وہ مجرور ہوجائے گا: قُمْتُ لِلْأُسْتَاذِ، وَقَفْتُ مِنَ الْمَطَرِ، أُخِذَتْ اِمْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ.

2. مفعول لہ مصدر نہ ہوتو اُس سے پہلے حرفِ جر لانا واجب ہے، مصدر ہوتو حرف جر لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں(۱۴): جِئْتُ لِلْمَاءِ، قُمْتُ اِكْرَامًا یا لِلْاِكْرَامِ.

مفعول معہ کی تعریف:

جو مفعول واو بمعنی مَــعَ کے بعد آئے اُسے **مفعول معہ** کہتے ہیں۔ مفعول معہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّةَ. (م:۷۵)

1. عطف جائز ہوتو واو کو عاطفہ لینا یا مَـعَ کے معنی لینا دونوں جائز ہیں(۱۵) عاطفہ لیں گے تو بعد والا اسم اِعراب میں ماقبل کے مطابق ہوگا اور مَــعَ کے معنی میں لیں گے تو بعد والا اسم منصوب ہوگا: جَاءَ خَالِدٌ وَزَيْدٌ، جَاءَ خَالِدٌ وَزَيْدًا. (کا:۸۱)

2. اگر عطف جائز نہ ہوتو واو کو بمعنی مَعَ لینا ضروری ہے: جَاءَ وَزَيْدًا(۱۶).

3. جو اسم مَعَ کے بعد آئے وہ مفعول معہ نہیں کہلائے گا: ذَهَبْتُ مَعَ زَيْدٍ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. مفعول لہ اور مفعول معہ کسے کہتے ہیں اور اِن کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟ س:2. مفعول لہ سے پہلے حرفِ جر لانا کب ضروری ہے؟ س:3. کب واؤ کو عاطفہ لینا اور مَعَ کے معنی میں لینا دونوں جائز ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. جس کے سبب فعل واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں۔ 2. مفعول لہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ 3. مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اُس سے پہلے لام لانا ضروری ہے۔ 4. جو اسم واؤ کے بعد آئے اُسے مفعول معہ کہتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں مفعول لہ اور مفعول معہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ غَضَبًا. ۲۔أَكَلْتُ أَنَا وَزَيْدًا. ۳۔سَافَرْتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ. ۴۔جَاءَ بَكْرٌ وَعَمْرًا. ۵۔قُمْتُ اِكْرَامًا لِلْأُسْتَاذِ. ۶۔سِرْتُ وَالنِّيْلَ. ۷۔آصَفُ ذَهَبَ وَزَاهِدًا. ۸۔ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۹۔مَا تَفْعَلُ أَنْتَ وَجَوَادًا. ۱۰۔أَكْرَمْتُهٗ وَخَالِدًا. ۱۱۔تَرَكْتُ الْحَرَامَ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔نَصَرَ الرَّجُلُ وَنَاصِرٍ. ۲۔جِئْتُ كِتَابًا. ۳۔سَمِعْتُ أَنَا وَخَالِدٍ. ۴۔دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مَطَرًا. ۵۔رَأَيْتُ غُلَامَهٗ وَزَيْدٍ. ۶۔صَلَّيْتُ وَالْمُسْلِمُوْنَ. ۷۔نَجَحَ رَجُلٌ كَلْبًا. ۸۔زَلَّتْ رِجْلُ وَلَدٍ وَحْلًا.

الدرس الثاني والثلاثون

حال کا بیان

جولفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اُسے حال اور اُس فاعل یا مفعول کوذوالحال کہتے ہیں: ضَرَبْتُ زَيْدًا قَائِمًا، لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ. (م:۷۵)

قواعد وفوائد:

1. حال ہمیشہ منصوب اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال عامل کے مطابق اور اکثر معرفہ ہوتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، رَأَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا. (ھد:۹۲)

2. حال ذوالحال کے بعد آتا ہے مگر ذوالحال نکرہ ہو اور مجرور نہ ہو تو حال کو اُس سے پہلے لانا ضروری ہے: جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ، رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا. (بد:۳۴)

3. حال مُفرَد ہو تو اُس کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہونا ضروری ہے: جَاءَ الرَّجُلُ رَاكِبًا، جَاءَتِ الْمَرْأَةُ رَاكِبَةً.

4. حال جملہ اسمیہ ہو تو اُس میں واؤ اور ضمیر یا اِن میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے: أُدْعُ اللهَ وَأَنْتَ مُوْقِنٌ، لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ، رَجَعَ الْقَائِدُ هُوَ فَاتِحٌ.

5. حال جملہ فعلیہ ہو اور فعلِ ماضی سے شروع ہو تو اُس سے پہلے قَدْ کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ زَيْدٌ قَدْ قُمْتُ. اور فعلِ مضارع سے شروع ہو تو اُس میں ذوالحال کے مطابق ضمیر کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ يَرْكَبُ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. حال اور ذوالحال کسے کہتے ہیں اور اِن دونوں کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

س:2. حال کو ذوالحال سے پہلے لانا کب ضروری ہے؟ س:3. حال مفرد ہو تو کن چیزوں میں اُس کا ذوالحال کے مطابق ہونا ضروری ہے؟ س:4. حال جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو تو اُس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسم' فاعل یا مفعول کی حالت بتائے اُسے حال کہتے ہیں۔ 2. حال اور ذوالحال منصوب ہوتے ہیں۔ 3. ذوالحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ 4. ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔ 5. حال جملہ اسمیہ ہو تو اُس میں ضمیر اور جملہ فعلیہ ہو تو اُس سے پہلے قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں حال اور ذوالحال کی تعیین کیجیے۔

۱۔ذَهَبَ الْحَاجُّ مَاشِيًا. ۲۔لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا. ۳۔نَزَلَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا. ۴۔لَا تَحْكُمْ غَضْبَانَ. ۵۔لَا تَقْرَءْ وَالنُّوْرُ ضَئِيْلٌ. ۶۔فَرَّ السَّارِقُ يَرْكَبُ. ۷۔اِجْتَهِدْ صَغِيْرًا. ۸۔كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔جَاءَ الرِّجَالُ رَاكِبُوْنَ. ۲۔لَا تَشْرَبِيْ قَائِمًا. ۳۔مَرَرْتُ قَائِمًا بِرَجُلٍ. ۴۔أُخِذَ السَّارِقَانِ فَارَّانِ. ۵۔جِئْنَ رَاكِبَاتٌ. ۶۔ذَهَبَ وَلَدٌ رَاجِلًا.

الدرس الثالث والثلاثون



تمیز کا بیان

جواسمِ نکرہ کسی چیز سے اِبہام (پوشیدگی) کو دور کردے اُسے **تمیز** یا **مُمَیِّز** کہتے ہیں اور تمیز جس چیز سے اِبہام کو دور کرے اُسے **مُمَیَّز** کہتے ہیں: عِشْرُوْنَ قَلَمًا.

تمییز کی اقسام:

تمیز کی دو قسمیں ہیں: ۱۔تمییز عن الذات ۲۔تمییز عن النسبة.

۱۔تمییز عن الذات: وہ تمیز جو کسی مُبَہَم ذات سے اِبہام کو دور کرے، یہ مُبہَم ذات عموماً مقدار (عدد، وزن، کیل یاناپ وغیرہ) ہوتی ہے: عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، رِطْلٌ زَيْتًا، صَاعٌ بُرًّا، شِبْرٌ أَرْضًا. اور کبھی مقدار کے علاوہ بھی ہوتی ہے: خَاتَمٌ ذَهَبًا.

۲۔تمییز عن النسبة: وہ تمیز جو کسی مُبہَم نسبت سے اِبہام کو دور کرے، یہ مُبہَم نسبت یا تو جملہ فعلیہ میں ہوتی ہے: حَسُنَ زَيْدٌ خُلُقًا، اِمْتَلأَ الْإِنَاءُ مَاءً یا شبہ جملہ میں ہوتی ہے: أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا. یا اِضافت میں ہوتی ہے: عَجِبْتُ مِنْ شَرَافَةِ زَيْدٍ نَفْسًا.

قاعدہ:

تمیز منصوب ہوتی ہے لیکن اگر ممیَّز کو اُس کی طرف مضاف کردیا جائے تو وہ مجرور ہوجائے گی: عِنْدِيْ شِبْرُ أَرْضٍ، بِعْتُ صَاعَ بُرٍّ، هٰذَا عِقْدُ فِضَّةٍ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. تمیز اور ممیَّز کسے کہتے ہیں ؟ س:2. تمیز عن الذات اور تمیز عن النسبۃ کسے کہتے ہیں؟ س:3. مبہم ذات کیا ہوتی ہے؟ س:4. مبہم نسبت کن چیزوں میں ہوتی ہے؟ س:5. تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. جو اسمِ معرفہ کسی چیز سے اِبہام کو دور کردے اُسے تمیز کہتے ہیں۔ 2. جس چیز سے اِبہام کو دور کیا جائے اُسے مُمَیِّز کہتے ہیں۔ 3. مبہم ذات عموماً عدد ہوتی ہے۔ 4. مبہم نسبت جملہ اسمیہ میں ہوتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) درجِ ذیل جملوں میں تمیز کی پہچان کیجیے اور اُس کی قسم متعین فرمائیے۔

۱۔بِعْتُ مَنًّا بُرًّا بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ. ۲۔فِي الْبَيْتِ صَاعٌ تَمْرًا. ۳۔رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ۴۔ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا ۵۔اَلدَّارُ طَيِّبَةٌ فَسَاحَةً. ۶۔لِيْ خَاتَمٌ فِضَّةً. ۷۔اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. ۸۔اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَةً. ۹۔عِنْدِيْ رِطْلٌ سَمْنًا. ۱۰۔عِنْدَهُ ذِرَاعٌ حَرِيْرًا. ۱۱۔مَلَئْتُ الْكَأْسَ لَبَنًا. ۱۲۔مَا عِنْدِيْ شِبْرٌ أَرْضًا. ۱۳۔رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔أَخَذْتُ عِشْرِيْنَ الدِرْهَمَ. ۲۔عِنْدَهَا سِوَارٌ ذَهَبٌ. ۳۔اِشْتَرَيْتُ رِطْلَ زَيْتًا.

الدرس الرابع والثلاثون

مستثنیٰ کا بیان

جس اسْم کو بذریعہ کلمہ اِستِثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اُسے **مستثنیٰ** اور جس اسم کے حکم سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو اُسے **مستثنیٰ منہ** کہتے ہیں: قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا.

کلماتِ اِستِثناء گیارہ ہیں: اِلَّا، غَيْرَ، سِوٰی، سِوَاءَ، خَلَا، مَاخَلَا، عَدَا، مَاعَدَا، حَاشَا، لَيْسَ اور لَايَكُوْنُ. (م:۱۲۸)

مُستثنٰی کی اَقسام:

جو مستثنیٰ اِستِثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اُسے **مستثنیٰ مُتّصِل** کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا. اور جو مستثنیٰ اِستِثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو اُسے **مستثنیٰ مُنقطِع** کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا.

تنبیہ : جس کلام میں نفی، نہی یا اِستفہام نہ ہو اُسے **کلامِ مُوجَب** کہتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا. اور جس کلام میں نفی، نہی یا استفہام ہو اُسے **کلامِ غیر مُوجَب** کہتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا، لَاتُكْرِمِ الْقَوْمَ اِلَّا بَكْرًا، أَ قَامَ أَحَدٌ اِلَّا بَكْرًا.

مُستثنٰی کا اِعراب: 1. مستثنیٰ مفرّغ (وہ مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ محذوف ہو) عامل کے مطابق ہوگا: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، مَا لَقِيْتُ اِلَّا بَكْرًا.

2. غَيْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ یا حَاشَا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا: جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ.

3. مستثنیٰ غیر مفرّغ، کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد ہو تو منصوب اور عامل کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے: مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا خَالِدًا یا اِلَّا خَالِدٌ.

4. مذکورہ صورتوں کے علاوہ مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا فَرَسًا، جَاءَ اِلَّا زَيْدًا قَوْمٌ، جَاءَ الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْدًا، جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا.

تنبیہ: لفظ غَیْرُ کو اِستثناء میں وہی اِعراب دیں گے جو اِلَّا کے بعد آنے والے مستثنیٰ کا ہوتا ہے: جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، مَاجَاءَ الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ، مَارَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ.

تمرین (1)

س:1. مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کسے کہتے ہیں نیز بتائیں کہ مستثنیٰ کی کتنی اقسام ہیں؟

س:2. مستثنیٰ اور غیر کا اعراب بیان کیجیے؟ س:3. کلامِ موجب کسے کہتے ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جس اسم کو کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اُسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ 2. مستثنیٰ مفرّغ مرفوع ہوگا۔ 3. غَیْرُ کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

تمرین (3)

(الف) مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کو پہچانیے نیز مستثنیٰ کا اِعراب بتایئے۔

١۔قَامَ التَلامِيْذُ اِلَّا هِرَّةً. ٢۔نَامَ الْأُسْرَةُ غَيْرُ بَكْرٍ. ٣۔مَاكَذَبَ اِلَّا امْرَأَةٌ أَحَدٌ. ٤۔ذَهَبَ الْقَوْمُ خَلَا أُسَامَةَ. ٥۔ لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی شناخت فرمایئے۔

١۔نَبَحَ الْكِلَابُ اِلَّا قِطٌّ. ٢۔فَازَ الْأَوْلَادُ غَيْرُ وَلَدٍ. ٣۔مَا قَامَ اِلَّا ابْنَةً أَحَدٌ. ٤۔مَا فَرَّ غَيْرَ بَكْرٍ. ٥۔كَرَّ الْجُنْدُ مَا عَدَا عِمْرَانُ. ٦۔مَا أَكْرَمَ اِلَّا زَيْدًا. ٧۔مَا ضَرَبْتُ غَيْرُ بَكْرٍ. ٨۔لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرَّ.

لفظ

معرب

مبنی

اسم متمکن

فعل مضارع جو نون تاکید یا نون نسوہ سے خالی ہو

منصرف

غیر منصرف

مفرد منصرف صحیح

قائم مقام صحیح

جمع مکسر منصرف

جمع مؤنث سالم

غیر منصرف

اسم منقوص

اسم مقصور

مضاف الی الیاء

اسمائے ستہ

تثنیہ وملحقات

جمع مذکر سالم

جمع مذکر سالم مضاف الی الیاء

فعل ماضی

امر حاضر معروف

تمام حروف

جملہ

اسم غیر متمکن

فعل مضارع مع نون تاکید یا نون جمع

اسم ضمیر

اسم اشارہ

اسم موصول

اسم کنایہ

اسم فعل

اسم ظرف

اسم استفہام

اسم شرط

منادی مفرد معرفہ

الدرس الخامس والثلاثون

فعل کی اَقسام اور اُس کے عمل کا بیان

فعلِ معروف اور فعل مجہول:

جس فعل کی اِسناد فاعل کی طرف ہو اُسے فعلِ معروف کہتے ہیں: جَاءَ زَیْدٌ. اور جس فعل کی اِسناد مفعول کی طرف ہو اُسے فعلِ مجہول کہتے ہیں: سُرِقَ مَتَاعٌ.

فعلِ لازم اور فعل متعدی:

جس فعل کا مفعول بہ نہ آسکتا ہو اُسے فعلِ لازِم کہتے ہیں: جَلَسَ زَیْدٌ. اور جس فعل کا مفعول بہ آسکتا ہو اُسے فعلِ مُتَعَدِّی کہتے ہیں: نَصَرَ زَیْدٌ ضَعِیْفًا.

فعلِ متعدّی کی اَقسام:

فعلِ متعدی کی تین قسمیں ہیں: 1. وہ فعلِ متعدّی جس کا ایک مفعول بہ ہو: أُکْرِمُتُ زَیْدًا. 2. وہ فعلِ متعدّی جس کے دو مفعول بہ ہوں: أَعْطَیْتُ زَیْدًا قَلَمًا. 3. وہ فعلِ متعدّی جس کے تین مفعول بہ ہوں: أَخْبَرْتُ زَیْدًا بَکْرًا عَالِمًا.

فعل کا عمل:

فعلِ معروف فاعل کو اور فعلِ مجہول نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اِس کے علاوہ یہ دونوں فعل درجِ ذیل چھ اَسماء کو نصب بھی دیتے ہیں:

1. مفعول مطلق: قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا، نُصِرَ زَیْدٌ نَصْرًا. 2. مفعولٌ فیہ: صَامَ بَکْرٌ یَوْمًا، أُخِذَ سَارِقٌ لَیْلًا. 3. مفعول معہ: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّةَ، رُأْيَ الْأَسَدُ

وَالْفِیْلَ. 4. مفعول لہ: قَامَ زَیْدٌ اِکْرَامًا، ضُرِبَ خَالِدٌ تَادِیْبًا. 5. حال: جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا، نُصِرَ زَیْدٌ فَقِیْرًا. 6. تمیز: طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا، زِیْدَ زَیْدٌ عِلْمًا.

اور فعلِ متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے: نَصَرَ زَیْدٌ عَمْرًا. (م،ص:۷۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. فعل معروف اور فعل مجہول کسے کہتے ہیں؟ س:2. فعل لازم اور متعدی کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟ س:3. متعدی کی کتنی قسمیں ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. جس فعل کی اِسناد فاعل کی طرف ہو اُسے فعلِ مجہول کہتے ہیں۔ 2. جس فعل کا مفعول بہ آتا ہو اُسے فعلِ لازِم کہتے ہیں۔ 3. ہر فعل فاعل کو اور چھ اَسماء کو رفع دیتا ہے۔ 4. فعل کے چار مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

درجِ ذیل جملوں میں فعل کا عمل بیان کیجیے۔

۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. ۲۔سَافَرَ الْأَخَوَانِ رَاجِلَیْنِ. ۳۔یَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ بَیْتَ اللّٰہِ. ۴۔ذَهَبَتْ سُعَادُ صَبَاحًا. ۵۔شُرِبَ لَبَنٌ خَالِصٌ. ۶۔أُعْطِيَ الْفَقِیْرُ دِیْنَارًا. ۷۔شَرِبْتُ مَاءَ زَمْزَمَ قَائِمًا. ۸۔قَضَی الْقَاضِيْ قَضِیَّةً. ۹۔جَاءَ أَخُوْکَ مَسْرُوْرًا. ۱۰۔اِمْتَلَأَ الْاِنَاءُ مَاءً اِمْتِلَاءً. ۱۱۔ قَرَأْتُ وَتِلْمِیْذًا الْقُرْآنَ قِرَاءَةً صَبَاحًا أَمَامَ الْقَارِيْ مُتَوَضِّئَیْنِ تَحْصِیْلًا لِلثَّوَابِ.

الدرس السادس والثلاثون

توابع کا بیان (صفت)

جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اِعراب دیا گیا ہو اُسے **تابع** اور اُس پہلے لفظ کو **متبوع** کہتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ. (کا:۱۱۵)

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: **صفت**، **بدَل**، **تاکید**، **معطوف** اور **عطفِ بیان**۔

صفت کا بیان:

جو تابع اپنے متبوع یا اُس کے متعلّق کا وَصف (اچھائی، برائی وغیرہ) بیان کرے اُسے **صفت** اور صفت کے متبوع کو **موصوف** کہتے ہیں: وَلَدٌ صَغِيْرٌ، رَجُلٌ عَالِمٌ اِبْنُهٗ.

صفت کی اَقسام: صفت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حقیقی ۲۔ سببی۔

جو صفت موصوف کا وَصف بیان کرے اُسے **صفتِ حقیقی** اور جو صفت موصوف کے متعلّق کا وصف بیان کرے اُسے **صفتِ سببی** کہتے ہیں۔

قواعد وفوائد:

1. صفتِ حقیقی درج ذیل دس اور صفتِ سببی اِن میں سے پہلی پانچ چیزوں میں موصوف کے مُطابق ہوتی ہے: ۱۔ رفع ۲۔ نصب ۳۔ جر ۴۔ تعریف ۵۔ تنکیر ۶۔ اِفراد ۷۔ تثنیہ ۸۔ جمع ۹۔ تذکیر ۱۰۔ تانیث۔ (ھد:۱۱۲)

2. صفتِ سببی ہمیشہ مفرد ہوگی اور تذکیر وتانیث میں اس کا وہی حکم ہے جو فعل کا اسم ظاہر کے ساتھ ہوتا ہے: جَاءَتْ مَرْأَةٌ عَالِمٌ أَخُوْهَا، جَاءَ رَجُلٌ عَالِمَةٌ أُمُّهٗ.

3. صفت عُموماً اسمِ مشتق ہوتا ہے: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ مُكْرَمٌ حَسَنٌ.

تمرین (1)

س:1. تابع اور متبوع کسے کہتے ہیں؟ س:2. تابع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ س:3. صفت، موصوف، صفتِ حقیقی اور صفتِ سببی کسے کہتے ہیں؟ س:4. صفتِ حقیقی وسببی کن چیزوں میں موصوف کے مُطابق ہوتی ہیں؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اِعراب دیا گیا ہو اسے متبوع کہتے ہیں۔ 2. جو صفت موصوف کا وصف بیان کرے اُسے صفتِ سببی کہتے ہیں۔ 3. صفتِ سببی تذکیر وتانیث میں موصوف کے مُطابق ہوتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) موصوف اور صفت نیز صفتِ حقیقی اور صفتِ سببی الگ الگ کیجیے۔

۱۔نَصَرَهٗ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ. ۲۔هٰذِهٖ قَرْيَةٌ ظَالِمٌ أَهْلُهَا. ۳۔اِنَّهٗ مَلَكٌ كَرِيْمٌ. ۴۔ظَبْيًا جَمِيْلًا رَأَيْتُ. ۵۔جَاءَ الرَّجُلُ الْقَارِيْ. ۶۔اَلنِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ صَائِمَاتٌ. ۷۔نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانٍ جَارِيَةٍ أَنْهَارُهٗ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔هُوَ وَلَدٌ ذَكِيًّا. ۲۔أَكْرَمْتُ رِجَالًا عَالِمُوْنَ. ۳۔قَامَ وَلَدٌ عَالِمٌ أُخْتُهٗ. ۴۔جَلَسَ خَلِيْفَةٌ عَادِلَةٌ. ۵۔هٰذِهٖ دَارٌ كَرِيْمَةٌ صَاحِبُهَا. ۶۔جَاءَتْ بِنْتٌ فَطِيْنٌ. ۷۔تَعَلَّمَ الْوَلَدَانِ عَالِمَانِ أَبُوْهُمَا.

الدرس السابع والثلاثون



جو تابع متبوع کی طرف حکم کی نسبت پختہ کر دے یا یہ ظاہر کرے کہ حکم متبوع کے تمام اَفراد کو شامل ہے اُسے **تاکید** اور تاکید کے متبوع کو **مؤکَّد** کہتے ہیں، تاکید کا اِعراب ہمیشہ مؤکَّد کے مطابق ہوتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ.

تاکید کی اَقسام:

جو تاکید لفظ کے تکرار سے حاصل ہو اُسے **تاکیدِ لفظی** اور جو تاکید مخصوص اَلفاظ سے حاصل ہو اُسے **تاکیدِ معنوی** کہتے ہیں۔ تاکیدِ معنوی کے مخصوص اَلفاظ یہ ہیں:

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ واحد، تثنیہ اور جمع (مذکر و مؤنث) سب کی تاکید کے لیے ہیں، اِن کے ساتھ مؤکَّد کے مطابق ایک ضمیر ہوگی، مؤکَّد تثنیہ یا جمع ہو تو یہ بھی جمع ہوں گے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَاءَتْ هِنْدٌ عَيْنُهَا، جَاءَ الزَّيدانِ أَنْفُسُهُمَا.

كِلَا، كِلْتَا: یہ دونوں صرف تثنیہ (مذکر و مؤنث) کی تاکید کے لیے ہیں، اِن کے ساتھ تثنیہ کی ضمیر ہوگی: جَاءَ الْوَلَدَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْبِنْتَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ: یہ الفاظ واحد اور جمع (مذکر و مؤنث) کی تاکید کے لیے ہیں، کُلٌّ کے ساتھ مؤکَّد کے مطابق ضمیر ہوگی اور باقی صیغے خود مؤکَّد کے مطابق ہوں گے: تَلَوْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ، بِعْتُ الْغُلَامَ أَجْمَعَ.

قواعد وفوائد:

1. ضمیر متصل (مرفوع، منصوب یا مجرور) کی تاکیدِ لفظی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی

ہے: قُمْتُ أَنَا، مَارَاکَ أَنْتَ أَحَدٌ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ، أَنْصَحُ أَنَا زَيْدًا.

2. ضمیر مرفوع متصل کی تاکیدِ معنوی سے پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اُس کی تاکیدِ لفظی لانا ضروری ہے: قُمْتُ أَنَا نَفْسِيْ، جَاءَ هُوَ عَيْنُهٗ. ضمیر منصوب یا مجرور کی تاکیدِ معنوی کے لیے یہ ضروری نہیں: ضَرَبْتُهُمْ أَنْفُسَهُمْ، مَرَرْتُ بِهٖ نَفْسِهٖ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. تاکید اور مؤکَّد کسے کہتے ہیں۔ س:2. تاکید کی اَقسام اور ان کی تعریف مع امثلہ بیان کیجیے۔ س:3. تاکیدِ معنوی کے الفاظ تفصیلاً بیان کیجیے۔

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. نَفْسٌ اور عَيْنٌ صرف واحد مذکر کی تاکید کے لیے ہیں۔ 2. ضمیر متصل کی تاکیدِ معنوی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی ہے۔

تمرین (3)

(الف) مؤکَّد اور تاکید کی تعیین کیجیے اور تاکید کی قسم متعین فرمائیے۔

۱۔ جَاءَ الْأَمِيْرُ نَفْسُهٗ. ۲۔ رَأَيْتُ أَسَدًا أَسَدًا. ۳۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ ۴۔ سَمِعْتُهٗ أَنَا نَفْسِيْ. ۵۔ اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔ اَلْخَلِيْفَةُ قَضٰى نَفْسُهٗ. ۲۔ أُخِذَ السَّارِقَانِ عَيْنُهٗ. ۳۔ مَا ضَرَبْتُهٗ إِيَّاهُ. ۴۔ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهَا. ۵۔ جَاءَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ. ۶۔ اِشْتَرَيْتُ الْغُلَامَيْنِ أَجْمَعَ. ۷۔ جَاءَ الْمُلُوْكُ نَفْسُهُمْ. ۸۔ أَكْرَهُ نَفْسِي النَّمِيْمَةَ.

الدرس الثامن والثلاثون

مَعطوف اور عَطفِ بَیان

معطوف کا بیان:

جو تابع حرفِ عطف کے بعد واقع ہو اُسے **معطوف** اور معطوف کے متبوع کو **معطوف علیہ** کہتے ہیں: جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ.(در:۲۱)

حُروفِ عطف دس ہیں: **وَ** (اور): جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ. **فَ** (پھر فوراً): جَاءَ زَیْدٌ فَبَکْرٌ. **ثُمَّ** (پھر): جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ بَکْرٌ. **أَوْ** (یا): جَاءَ زَیْدٌ أَوْ بَکْرٌ. **أَمْ** (یا): أَزَیْدٌ جَاءَ أَمْ بَکْرٌ. **إِمَّا** (یا تو): جَاءَ إِمَّا زَیْدٌ وَإِمَّا بَکْرٌ. **بَلْ** (بلکہ): جَاءَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ. **لٰکِنْ** (لیکن): زَیْدٌ حَاضِرٌ لٰکِنْ نَائِمٌ. **لَا** (نہیں): جَاءَ زَیْدٌ لَا بَکْرٌ. **حَتّٰی** (یہاں تک کہ): جَاءَ رَاکِبٌ حَتّٰی رَاجِلٌ.(م:۱۲۷)

عطف بیان کا بیان:

جو تابع صفت نہ ہو اور متبوع کی وضاحت کرے اُسے **عطفِ بیان** اور عطفِ بیان کے متبوع کو **مُبَیَّن** کہتے ہیں: جَاءَ التَّاجِرُ بَکْرٌ.(ھد:۱۲۳)

قواعد وفوائد:

1. ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے لیے فصل ضروری ہے: صَامَ هُوَ وَبَکْرٌ. ضمیر مجرور یا منصوب پر بلا فصل عطف جائز ہے: زُرْتُهٗ وَزَیْدًا، مَرَرْتُ بِهٖ وَبِزَیْدٍ.
2. مفرد کا عطف مفرد پر اور جملے کا جملے پر ہوگا: جَاءَ زَیْدٌ وَذَهَبَ أَخُوْهُ.
3. معطوف اور عطفِ بیان کا اِعراب معطوف علیہ اور مُبَیَّن کے مطابق ہوگا۔

4. مُبَیَّن معرفہ ہو تو عطفِ بیان اُس کی وضاحت کرتا ہے اور نکرہ ہو تو اُس کی تخصیص کردیتا ہے: اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ (شق:۳۹۹،شذ:۳۹۳)

تمرین (1)

س:1. معطوف اور معطوف علیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. حُروفِ عطْف کتنے اور کون کونسے ہیں؟ س:3. عطفِ بیان اور مُبَیَّن کسے کہتے ہیں؟ س:4. عطفِ بیان کا کیا فائدہ ہے؟ س:5. معطوف اور عطفِ بیان کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. ضمیر مرفوع پر عطف کیلئے ضمیر منفصل ضروری ہے۔ 2. مفرد کا عطْف جملہ پر ہوگا۔ 3. مُبَیَّن نکرہ ہو تو بیان اُس کی وضاحت کرتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) معطوف علیہ اور معطوف نیز مُبَیَّن اور عطفِ بیان کی شناخت کیجیے۔

۱۔ أُكِلَ السَّمَكَةُ حَتّٰى رَأْسُهَا. ۲۔ غَسَلْتُ الْوَجْهَ فَالْيَدَ. ۳۔ جَاءَ مُحَمَّدٌ أَخِيْ. ۴۔ خَالِدٌ ضَرَبَ وَأَكْرَمَ. ۵۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ. ۶۔ بَكْرٌ غَائِبٌ لٰكِنْ أَخُوْهُ مَوْجُوْدٌ. ۷۔ قَضٰى أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْأَمِيْرَ. ۲۔ لَقِيْتُ عَتِيْقًا أَبُوْ بَكْرٍ. ۳۔ جَاءَ نِيْ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى الْعُلَمَاءَ. ۴۔ أَكْرَمْتُ ذَا النُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ. ۵۔ قَامَ أَسَدُ اللّٰهِ عَلِيًّا. ۶۔ ذَهَبْتُ اِلٰى صَدِيْقِيْ بَلْ أَخَاهُ. ۷۔ مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ وَالصَّالِحَ.

الدرس التاسع والثلاثون



جو تابع نِسبت میں مقصود ہو اور متبوع محض تمہیداً آیا ہو اُسے **بَدَل** اور اُس کے متبوع کو **مُبدَل مِنْہ** کہتے ہیں، بدل کا اِعراب مبدل منہ کے مطابق ہوگا: قَامَ الْعَالِمُ بَكْرٌ، قَرَأْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهُ.

بَدَل کی چار اَقسام ہیں:

جو بَدَل مُبدَل مِنْہ کا کُل ہو اُسے **بَدَلِ کُل**، جو بَدَل مُبدَل مِنْہ کا جُز ہو اُسے **بَدَلِ بعض** اور جو بَدَل مُبدَل مِنْہ کا مُتعلِّق ہو اُسے **بَدَلِ اِشتمال** کہتے ہیں: جَاءَ اِبْنِي زَيْدٌ، أُكِلَ الرُّمَّانُ ثُلُثُهُ، شَهِرَ عُمَرُ عَدْلُهُ. اور جو بَدَل غلطی کے اِزالہ کے لیے لایا گیا ہو اُسے **بَدَلِ غَلَط** کہیں گے: جَاءَ زَيْدٌ بَكْرٌ. (ھد:۱۲۱)

قواعد وفوائد:

1. مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے: جَاءَ زَيْدٌ رَجُلٌ عَدْلٌ. (کا:۱۲۶)
2. مُبدَل مِنْہ اور بدل دونوں اسمِ ظاہر یا اسمِ ضمیر ہو سکتے ہیں: زَيْدٌ ضَرَبْتُهُ اِيَّاهُ.
3. اسمِ ظاہر ضمیرِ غائب کا بدل ہو سکتا ہے ضمیرِ مخاطب یا متکلم کا نہیں: زُرْتُهُ زَيْدًا.
4. بدلِ بعض اور بدلِ اِشتمال میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبدل منہ کے مطابق ہو: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ، سُرِقَتْ هِنْدٌ عِقْدُهَا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمرین (1)

س:1. بدَل، مُبدَل منہ اور بدل کی قسمیں مع اَمثِلہ بیان کیجیے۔ س:2. معرفہ کا بدل نکرہ ہوسکتا ہے؟ س:3. بدلِ بعض اور بدلِ اشتمال میں کیا ہونا ضروری ہے؟

تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔ 1. جس تابع کی طرف نسبت مقصود ہو اُسے بدَل کہتے ہیں۔ 2. نکرہ کا بدل معرفہ ہو تو اُس کی صفت لانا ضروری ہے۔ 4. بدلِ بعض اور بدلِ کل میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ 5. اسمِ ظاہر اسمِ ضمیر کا بدل ہوسکتا ہے۔

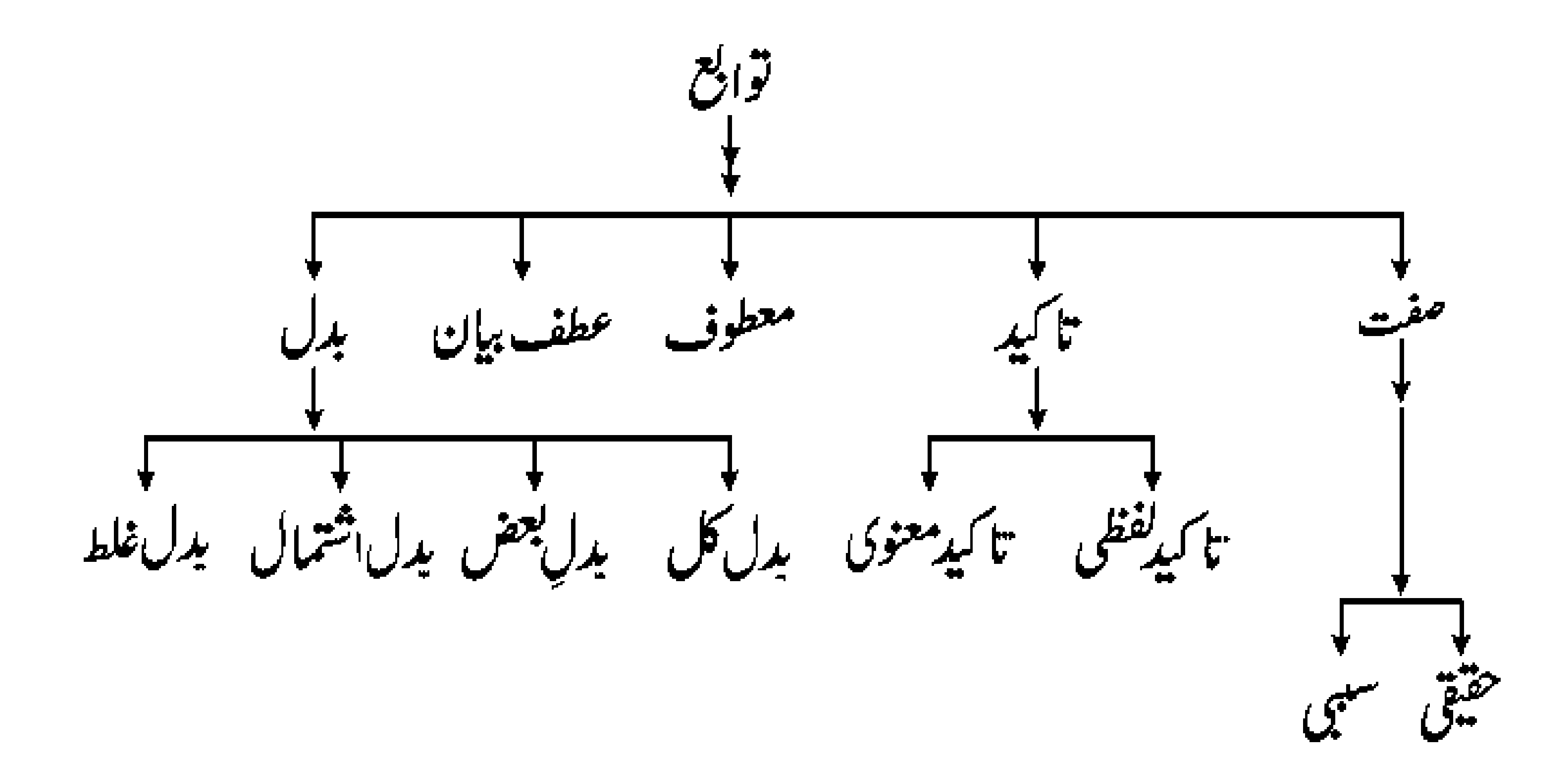
تمرین (3)

(الف) بدل اور مبدل منہ پہچانیے اور بدل کی قسم متعین فرمایئے۔

۱۔ قَالَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ. ۲۔ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ أَوَّلُ خَلِيْفَةٍ. ۳۔ اِشْتَهَرَ عُمَرُ عَدْلُهُ. ۴۔ عَجِبْتُ مِنْ عُثْمَانَ حَيَائِهِ. ۵۔ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ أَفْقَهُ النِّسَاءِ. ۶۔ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهُ. ۷۔ بَهَرَنِيْ عَلِيٌّ شَجَاعَتُهُ.

(ب) درجِ ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔ رَأَيْتُ بُسْتَانًا أَشْجَارُهَا. ۲۔ أَكْرَمْتَنِيْ خَالِدًا. ۳۔ نَظَرْتُ اِلٰى زَيْدٍ رَجُلٍ. ۴۔ عَجِبْتُ مِنْ عُمَرَ عِلْمٍ. ۵۔ أَكْرَمْتُكَ بَكْرًا. ۶۔ قُطِفَ الْأَشْجَارُ ثِمَارٌ. ۷۔ عَجِبْتُ مِنْهُ عِلْمُهُ. ۸۔ أَكَلْتُ الرُّمَّانَ نِصْفًا. ۹۔ لَقِيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ أَمِيْرُهُمْ. ۱۰۔ نَظَرْتُ اِلٰى أَحْمَدَ غُلَامَهُ.


توابع
صفت
تاکید
معطوف
عطف بیان
بدل
حقیقی
سببی
تاکید لفظی
تاکید معنوی
بدل کل
بدلِ بعض
بدل اشتمال
بدل غلط

الدرس الأربعون



درج ذیل آٹھ قسم کے اَسماء مرفوع ہوتے ہیں:

۱۔فاعل ۲۔نائب الفاعل ۳۔مبتدا ۴۔خبر ۵۔افعال ناقصہ کا اسم
۶۔مَا اور لَا کا اسم ۷۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۸۔لائے نفی جنس کی خبر.

بارہ قسم کے اَسماء منصوب ہوتے ہیں:

۱۔مفعول بہ ۲۔مفعول مطلق ۳۔مفعول لہ ۴۔مفعول فیہ ۵۔مفعول معہ
۶۔حال ۷۔تمییز ۸۔مستثنٰی ۹۔افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔مَا اور لَا کی خبر
۱۱۔حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۲۔لائے نفی جنس کا اسم۔

اور دو قسم کے اسماء مجرور ہوتے ہیں:

۱۔مضاف اِلیہ ۲۔حرف جر کا مدخول۔(بد:۵۵)

تنبیہ : کسی بھی مرفوع کا تابع' مرفوع، منصوب کا تابع' منصوب اور مجرور کا تابع' مجرور ہوگا۔نیز فعل مضارع بھی مرفوع، منصوب اور مجزوم ہوتا ہے۔اِن تمام چیزوں کا بیان ماقبل دروس میں گذر چکا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تمرین

درج ذیل احادیث پر اعراب لگائیں نیز مرفوع، منصوب، مجروراور مجزوم اسماء وافعال الگ کیجیے اور اِن کے رفع ،نصب، جر یا جزم کی وجہ بھی بتائیں۔

۱۔اتقوا اللّٰه في هذه البهائم المعجمة. ۲۔من يسر على معسر يسر اللّٰه عليه في الدنيا والآخرة. ۳۔من كان يؤمن باللّٰه واليوم الآخر فليكرم ضيفه. ۴۔اتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها وبين اللّٰه حجاب. ۵۔ما أعطي أحد عطاء هو خير وأوسع من الصبر. ۶۔لا يؤمن العبد الايمان كله حتى يترک الكذب في المزاح. ۷۔من كان يؤمن باللّٰه واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت. ۸۔المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى اللّٰه عنه. ۹۔لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه. ۱۰۔لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب اليه من والده وولده والناس أجمعين. ۱۱۔من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه. ۱۲۔أفضل العبادة قراء ة القرآن. ۱۳۔أكرموا العلماء فانهم ورثة الأنبياء. ۱۴۔ان اللّٰه جعل الحق على لسان عمر وقلبه. ۱۵۔ان اللّٰه صانع كل صانع وصنعته. ۱۶۔البركة مع أكابركم. ۱۷۔حب أبي بكر وعمر ايمان وبغضهما نفاق. ۱۸۔خشية اللّٰه رأس كلّ حكمة والورع سيد العمل. ۱۹۔خير أمتي من بعدي أبو بكر عمر.

بحمد اللّٰه تعالى وكرمه قد تم الجزء الأول من "خلاصة النحو".

الحواشي المتعلقة بالجزء الأوّل من "خلاصة النحو"

(۱)...... یہاں الف مقصورہ سے مرادالف مقصورہ زائدہ ہے یعنی جو حرف اصلی سے بدل کر نہ آیا ہو؛ کیونکہ یہی الف علامت تانیث ہے۔

(۲)...... مؤنث لفظی کے دو معنی ہیں: اول وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظا ہو خواہ اس کے مقابل حیوان مذکر ہو یا نہ ہو۔ (اس معنی میں امرأة، ناقة، طلحة، خليفة، ظلمة، قوة وغیرہ بھی مؤنث لفظی ہیں) دوم وہ اسم جس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ (اس معنی میں ناقة جیسے اسماء مؤنث لفظی نہیں ہیں) (البشیر، ص:۸۸)

(۳)...... اگر واحد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو تو جمع میں یاء حذف ہو جائے گی۔ جیسے: اَلْقَاضِيْ سے اَلْقَاضُوْنَ. اور اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ ہو تو جمع میں یہ الف حذف ہو جائے گا اور ماقبل مفتوح رہے گا۔ جیسے: اَلْمُصْطَفٰى سے اَلْمُصْطَفَوْنَ.

خیال رہے کہ ہر واحد سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے یہ جمع صرف مذکر ذی عقل کے علم یا مذکر ذی عقل کی صفت سے بنائی جا سکتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ اور سَاجِدٌ سے زَیْدُوْنَ اور سَاجِدُوْنَ.

نیز مذکر ذی عقل کے علم سے یہ جمع بنانے میں یہ بھی شرط ہے کہ اُس کے آخر میں تاء (ۃ) نہ ہو۔ لہٰذا ھِنْدٌ، قَلَمٌ، غُلَامٌ، ضَارِبَةٌ، مُرٌّ اور طَلْحَةُ سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے؛ کیونکہ ھِنْدٌ مذکر نہیں قَلَمٌ ذی عقل نہیں غُلَامٌ علم نہیں ضَارِبَةٌ مذکر کی صفت نہیں اور مُرٌّ مذکر ذی عقل کی صفت نہیں بلکہ غیر ذی عقل کی صفت

ہے۔اور طَلْحَۃُ کے آخر میں ۃ موجود ہے۔

اور مذکر ذی عقل کی صفت سے جمع بنانے میں یہ شرط ہے کہ اُس کی مؤنث میں تاء(ۃ) آتی ہو نیز وہ مذکر ومؤنث میں مشترک نہ ہو لہذا أَحْمَرُ، سَکْرَانُ، جَرِیْحٌ، صَبُوْرٌ اور عَلَّامَۃٌ سے جمع مذکر سالم نہیں بنا سکتے؛ کیونکہ أَحْمَرُ اور سَکْرَانُ کی مؤنث میں ۃ نہیں آتی اس لیے کہ ان کی مؤنث حَمْرَاءُ اور سَکْرٰی ہے اور جَرِیْحٌ، صَبُوْرٌ اور عَلَّامَۃٌ مذکر ومؤنث دونوں میں مشترک ہیں۔

ہاں! اسم تفضیل اس سے مستثنٰی ہے کہ اس کی مؤنث میں اگرچہ تاء(ۃ) نہیں آتی مگر اِس کے باوجود اس کی جمع مذکر سالم بن سکتی ہے۔جیسے: أَکْرَمُ سے أَکْرَمُوْنَ.

تنبیہ : أَرْضٌ، سَنَۃٌ، ثُبَۃٌ اور قُلَّۃٌ وغیرہ کی جمع أَرَضُوْنَ، سِنُوْنَ، ثُبُوْنَ اور قِلُوْنَ شاذّ (خلاف قیاس) ہیں۔

اسی طرح واحد سے جمع مؤنث سالم بنانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اگر وہ صفت کا صیغہ ہو اور اس کا مذکر بھی ہو تو اس مذکر کی جمع واؤ اور نون سے آتی ہو۔جیسے: ضَارِبَۃٌ سے ضَارِبَاتٌ. اور اگر اس کا مذکر نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں تاء ہو۔جیسے: حَائِضَۃٌ سے حَائِضَاتٌ اور اگر وہ صفت کا صیغہ نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ یا تو مؤنث حقیقی ہو یا اس کے آخر میں لفظاً تاء موجود ہو۔جیسے: ھِنْدٌ اور کُرَّاسَۃٌ سے ھِنْدَاتٌ اور کُرَّاسَاتٌ. اور اگر وہ مؤنث غیر حقیقی ہو اور تاء تقدیراً ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بنانا سماع پر موقوف ہے۔لہذا نَارٌ اور شَمْسٌ کی جمع نَارَاتٌ اور شَمْسَاتٌ نہیں بنا سکتے۔(کافیہ وغیرہ)

(۴)......البتہ لفظ نَحْوُ، مِثْلُ، غَيْرُ وغیرہ مضاف ہونے کے باوجود معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں بنتے بلکہ نکرہ غیر مخصوصہ ہی رہتے ہیں اِس طرح کے اَسماء کو اسمائے مُتَوَغِلَة فِي الْاِبْهَام کہتے ہیں یعنی ابہام اور پوشیدگی میں غلو کیے ہوئے۔

(۵)......کسی لفظ کی دوسرے کلمے کی طرف اِس طرح نسبت کرنا کہ سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو''اِسناد'' کہلاتا ہے اور جس کلمے کی طرف اِسناد کی جائے اُسے ''مسندالیہ'' اور جس کلمے کی اِسناد کی جائے اُسے ''مسند'' کہتے ہیں۔ جیسے: زَيْدٌ كَاتِبٌ میں كَاتِبٌ کی جو نسبت زَيْدٌ کی طرف ہے اُسے اِسناد، كَاتِبٌ کو مسند اور زَيْدٌ کو مسندالیہ کہیں گے۔

(۶)......جملہ انشائیہ کی مزید اقسام یہ ہیں: ۱۔عرض: وہ جملہ جس میں نرمی کے ساتھ کسی سے کوئی گذارش کی گئی ہو: أَلَا تُقِيْمُ عِنْدَنَا. ۲۔تعجب: وہ جملہ جس میں کسی بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہو: مَا أَحْسَنَكَ! ۳۔حمد ومدح: وہ جملہ جس میں حمد وتعریف کی گئی ہو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ۴۔ذم وہجو: وہ جملہ جس میں کسی کی مذمت وبرائی کی گئی ہو: بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ (ہدایۃ النحو:۷)

(۷)......اسم غیر متمکن کی مزید اقسام یہ ہیں: ۱۔مرکب بنائی: أَحَدَ عَشَرَ. ۲۔مرکب منع صرف کا جزءِ اول: بَعْلَبَكُّ. ۳۔لائے نفی جنس کا اسم جو نہ معرفہ ہو نہ مضاف نہ مشابہ مضاف: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ. ۴۔مضاف بجملہ: يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۵۔منادیٰ مفرد معرفہ: يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ.

(۸)......ضمیر کے وجوباً پوشیدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان صیغوں کا فاعل یا

نائب الفاعل اسم ظاہر نہیں آسکتا بلکہ ان کا فاعل یا نائب الفاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہی ہوگا، اور جوازاً پوشیدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان صیغوں کا فاعل یا نائب الفاعل اسم ظاہر بھی آسکتا ہے اور اس صورت میں ان میں ضمیر مستتر نہیں ہوگی۔

(۹)......اگر اِس پر الف لام نہ ہو تو یہ مبنی بر کسر ہوتا ہے اور اِس سے مراد خاص طور پر گذشتہ کل ہوتا ہے اور الف لام ہو تو یہ معرب ہوتا ہے اور اِس سے مراد کوئی بھی گذشتہ دن ہوتا ہے۔

(۱۰)......جس صیغے کا پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو اور اُس کے بعد مشدد حرف ہو یا دو حروف ہوں جن میں پہلا مکسور ہو یا تین حروف ہوں جن میں پہلا مکسور اور درمیانی حرف ساکن ہو اُسے منتہی الجموع کا صیغہ کہتے ہیں۔

(۱۱)......وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: ناحي، داعي، رامي وغیرہ۔

(۱۲)......وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے: الموسٰی

(۱۳)......مشابہ مضاف وہ اسم ہے جو مضاف تو نہ ہو لیکن مضاف کی طرح مابعد سے مل کر اپنا معنیٰ مکمل کرتا ہو اس کی چار صورتیں ہیں: ۱۔ مابعد اس کا معمول ہو: لَا حَافِظًا دَرْسًا قَائِمٌ. ۲۔ مابعد معطوف ہو اور معطوف اور معطوف علیہ کا مجموعہ ایک ہی شی سے عبارت ہو: لَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ طَلَبَةٌ فِي الدَّرَجَةِ. ۳۔ مابعد ایسی صفت ہو جو جملہ یا ظرف ہو: لَا رَجُلًا يَعْقِلُ فِي الدَّارِ، لَا شَجَرَةً مِنْ أَرَاكٍ فِي الْبُسْتَانِ. ۴۔ مابعد صفت مفرد ہو: لَا رَجُلًا عَالِمًا فِي الدَّارِ. لیکن اس

آخری صورت میں موصوف کو مشابہ مضاف قرار دینا جائز ہے ضروری نہیں۔

(۱۴)...... مگر اس جواز کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں کا فاعل ایک ہو اور مفعول لہٗ فعل معلل بہ سے مقارن ہو یعنی دونوں کا زمانہ ایک ہو یا دونوں میں سے ایک کے وجود کا زمانہ دوسرے کا بعض ہو، ورنہ مفعول لہ سے پہلے حرف جر لانا ضروری ہوگا اگر چہ وہ مصدر ہو۔ جیسے: اَکْرَمْتُکَ الْیَوْمَ لِوَعْدِيْ بِذٰلِکَ اَمْسِ (میں نے آج آپ کی عزت کی کیونکہ کل میں نے اِس کا وعدہ کیا تھا) اُکْرِمُتُہٗ لِاکْرَامِہٖ أَخِـيْ (میں نے اُس کی عزت کی اِس لیے کہ اُس نے میرے بھائی کی تعظیم کی) چونکہ پہلی مثال میں دونوں کا زمانہ جدا جدا ہے اور دوسری مثال میں دونوں کا فاعل الگ الگ ہے اِس لیے وجوبا دونوں میں لام لایا گیا ہے۔ (شرح ابن عقیل، ص:۲۲۷)

(۱۵)...... یہاں جواز امرین کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ عبارت میں فعل لفظاً موجود ہو جیسا کہ مثال سے واضح ہے لہٰذا اگر فعل عبارت میں معنیً موجود ہو تو جواز عطف کی صورت میں عطف ہی متعین ہوگا: مَا لِزَیْدٍ وَبَکْرٍ.

(۱۶)...... یہاں جَاءَ کی ضمیر پر زید کا عطف جائز نہیں؛ کیونکہ یہ ضمیر مرفوع متصل ہے اور ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے جائز ہونے کے لیے ضمیر منفصل سے تاکید لانا یا معطوف علیہ اور معطوف کے مابین فصل ہونا ضروری ہے علی ما في الکافیة. ولا یخفی أن التأکید بالمنفصل أو الفصلَ في الصورة المذکورة هو أولی عند البصریین ولیس بواجب؛ فإنهم یجوزونه لکن علی قبح، والکوفیون یجوزون ذلک بلا قبح.



انتباہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور معزز و محترم اساتذہ و طلبہ کرام!

اس کتاب میں نہایت محنت اور ذمہ داری کے ساتھ نحوی اصطلاحات کی تعریفیں اور قواعد وفوائد وغیرہ جمع کیے گئے ہیں۔

اس کی جمع اور تالیف میں کن چیزوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے؟............اس کتاب کی زبان اور بیان میں کیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے؟............نحوی مسائل اور قواعد وفوائد کو طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کرنے اور مضبوطی کے ساتھ بٹھانے کے لیے کیا کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟............ان تمام باتوں کو جاننے اور دیگر رنگ برنگے مدنی پھولوں سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو سجانے کے لیے ورق الٹئے اور ملاحظہ فرمایئے: ''کچھ کتاب کے بارے میں''۔

مگر خیال رہے کہ عموماً عوام ان چیزوں میں دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ ان امور کی معرفت کا اشتیاق خواص، اہل علم اور باذوق حضرات کو ہوتا ہے لہذا اس کا اندازِ بیان عامیانہ نہیں بلکہ خالص علمی اور فنی رکھا گیا ہے تاکہ باذوق افراد کے ذوقِ لطیف کی راحت اور ان کے فرح وسرور کا سامان بھی مہیا ہو۔

”کچھ“ کتاب کے بارے میں

”صاحب البیت أدری بما فیہ“ کے انیس حروف کی نسبت سے کتابِ ہٰذا سے متعلق انیس مدنی پھول:

(1)......کتاب ”خلاصۃ النحو“ حصہ اول چالیس دروس پر مشتمل ہے جن میں تقریباً دو سو پچاس (250) اصطلات، قواعد وفوائد اور تنبیہات ہیں اور ان کی ترتیب وترکیب میں فنی تحقیقات وتدقیقات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے بموجب ”کلموا الناس علی قدر عقولھم“ مبتدی طلبہ کرام کی ذہنی سطح کی رعایت رکھی گئی ہے لہٰذا جن اسباق کا ادراک وافہام سہل ہے انہیں بالترتیب مقدم کیا گیا ہے اور ایک حد تک حلِ عبارت کے لیے ضروری قواعد وفوائد پر اکتفا کیا گیا ہے، البتہ خواہ مخواہ مفاہیم کو بگاڑا نہیں گیا بلکہ فہمِ مبتدی کے قریب رکھتے ہوئے ممکنہ حد تک فنی چیزوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں علم الاعراب کے متعلق ضروری اور مفید معلومات دی گئی ہیں جو دورانِ تحصیل کارآمد ہوں۔

(2)......اس کتاب میں لغوی ابحاث سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اصطلاحی معانی کے بیان پر اقتصار کیا گیا ہے؛ کیونکہ شارع فی الفن کا مقصودِ اوّلی اصطلاحاتِ فن اور اُن کے اصطلاحی مفاہیم کی معرفت حاصل کرنا ہوتا ہے نہ کہ اُن کے معانی لغویہ کی تحقیق بلکہ اِن معانی کا بیان اُس کے لیے مشوش خاطر اور اُس کے ذہن پر ایک زائد بوجھ ہے جو حفظِ مقصود میں مخل ہوتا ہے۔

(3)......کتاب ہٰذا میں ہر اصطلاح کی تعریف کے لیے الگ سرخی قائم نہیں کی گئی بلکہ سادہ، آسان، مختصر اور ضمنی انداز میں ان کو بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کا اخذ وحفظ سہل رہے' خواہ مخواہ بات کو طول دینا قرینِ حکمت نہیں؛ کہ اس سے پڑھنے والا نفسیاتی طور پر اکتاہٹ کا شکار ہوکر اسے ثقیل محسوس کرتا ہے اور یہ چیز ثمراتِ مطلوبہ کے حصول میں حائل ہوجاتی ہے۔

(4)......کتاب ہٰذا میں مبحوث عنہا اصطلاحاتِ نحویہ کو سرخ روشنائی سے ملون کیا گیا ہے تاکہ مصطلحات بحیثیتہا ممتاز ہوجائیں اور مرکزی نقطۂ بحث ذہنِ متعلّم میں اپنا مرکزی مقام حاصل کرلے۔

(5)......بعض مفاہیم کے لیے ایک سے زائد اسماء موضوع ہوتے ہیں جنہیں مترادفات کہا جاتا ہے ایسی صورت میں اگر آدمی کو کسی مفہوم کا ایک ہی اسم معلوم ہو تو اسے خجالت کا سامنا اس وقت ہوتا ہے جبکہ اسی مفہوم

کی تعبیر کسی دوسرے اسم سے کر دی جائے مثلاً علم نحو کی تعریف جاننے والے سے علم الاعراب کی تعریف پوچھی جائے تو وہ بغلیں جھانکنے لگے گا کہ یہ کیا ہوتا ہے؛ حالانکہ اسے اس کا مفہوم معلوم ہے! کتاب ہذا میں متعدد مقامات پر مرادف اصطلاحات بھی ذکر کی گئی ہیں تاکہ ایک حد تک وہ اس حوالے سے قلق واضطراب کا شکار نہ ہو۔

(6)...... بسا اوقات تعریف یا قاعدے یا فائدے کو پڑھ کر قاری کو تردد یا انکار لاحق ہوتا ہے کہ نہ جانے یہ کہاں سے ماخوذ ہے اور آیا یہ صحیح بھی ہے یا نہیں لہذا اطمینانِ خاطر کی خاطر حتی الامکان حوالہ جات کا التزام بھی کیا گیا ہے۔ لیکن اربابِ علم وفن اور اصحابِ فہم وبصیرت سے مخفی نہیں کہ امثال مقام میں نقل واصل کا لفظ بلفظ متحد ہونا لازم نہیں بلکہ امر واجب اللحاظ اتحاد فی المضمون والمفہوم اور عدم فساد معنی ہے۔

(7)...... کتاب ہذا میں تعریفات وغیرہ کو حیثیات سے مقید نہیں کیا گیا ہے مثلاً علم نحو کی تعریف میں ہے: "ایسے قواعد کا علم جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کے آخر کے احوال اور ان کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو" یہاں احوال سے مراد احوال بحیثیت اعراب وبناء ہیں۔ وعلی هذا القیاس۔

عدم تقیید کی وجہ اولاً تو یہ ہے کہ امور مختلفہ بالاعتبار میں قیدِ حیثیت از خود معتبر ہوتی ہے اگرچہ اس کی تصریح نہ کی جائے کما صرح به العلامة عبد الحکیم فی حاشیته علی عبد الغفور۔ اور ثانیاً وہی کہ اس طرح کی قیودات مبتدی کے لیے باعثِ تشویش واضطراب بنتی ہیں جبکہ ان کا عدم ذکر بھی کوئی وجہ ملال نہیں۔

(8)...... کتاب ہذا میں اس بات کا التزام رکھا گیا ہے کہ جہاں تلفظ کی غلطی کی جاتی ہے یا غلطی کا احتمال ہے وہاں حرکات وسکنات لگا کر درست تلفظ کی نشاندہی کر دی جائے ورنہ طلبہ عموماً بہت سی اصطلاحات کے صحیح تلفظ سے غفلت اور لاابالی پن کا مظاہرہ کرتے ہیں لفظ اِسْم کو اَسْم، حَرْف کو حُرْف، حُروف کو حَروف، اَصْل کو اِصْل، اُصول کو اَصول، خَبَر کو خبْر، صِفَت کو صفت، وَصْف کو وصَف کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ یا کم از کم رسیلہ تو بن ہی جائے۔ ابتداءً اس غلط روش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فارغ ہو جانے کے بعد بھی وہ ان کلمات کا غلط تلفظ کر رہے ہوتے ہیں اور یوں اُن کا وقار علمی بھی مجروح ہوتا ہے۔

(9)...... کتاب ہذا میں قواعد وفوائد نمبروار بیان کیے گئے ہیں جس کی حکمت یہ ہے کہ امور معدودہ محصورہ کا ازبر کرنا نفسیاتی طور پر نہایت سہل ہوتا ہے کہ ایسی جگہوں میں مقامات میں تلمیذ کا نظر اس طرف ہوتی ہے کہ "بس اتنی چیزیں ہیں یہ یاد کرلو" نہ اس طرف کہ کتاب کامل کے جمیع اعداد کو جوڑ کر اس کے مستحیل الحفظ ہونے کا تاثر لے۔

(10)...... کتاب ہذا میں تعدد مثال ومُمَثَّل لہ کی صورت میں نظر بنکتہ سہولت لف ونشر مرتب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تاہم کسی اور نکتہ لطیف کے مدنظر اسے غیر مرتب بھی لایا گیا ہے۔ فعلیک بالتدبر فی کل مقام۔

(11)..... اسباق کی طوالت کو دیکھ کر مبتدی طالب علم نفسیاتی طور پر پریشان سا ہو جاتا ہے اور اس کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے جس کا منفی اثر یہ مرتب ہوتا ہے کہ وہ سبق پڑھنے، سمجھنے اور اسے یاد کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اور سست ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں بحکم حدیث "یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا" کوشش کی گئی ہے کہ کوئی سبق ایک صفحے سے تجاوز نہ کرے تاکہ مذکورہ امور میں دشواری کا احساس نہ ہو البتہ بعض اسباق ضرورۃً حدِ محدود سے متجاوز ہیں لکن القليل كالمعدوم على أن الضرورات تبيح المحظورات.

(12)... کتاب ہذا میں چونکہ اختصار، سہولت اور ضرورت ملحوظ ہے لہذا بعض اسباق میں کچھ امور کا احصاء نہیں کیا گیا ہے مثلاً خواص اسم، اوزان جمع تکسیر اور مؤنثات معنویہ وغیرہ مگر چونکہ یہ چیزیں کثیر الدور اور مفید بھی ہیں اس لیے ان کو ضمنی اسلوب کے تحت مختلف مقامات پر ڈبوں (boxes) میں بیان کر دیا گیا ہے تاکہ نفسیاتی طور پر یہ بوجھ بھی محسوس نہ ہوں اور فوائد بھی فوت نہ ہوں۔

(13)... ہر سبق کے بعد تمارین کی صورت میں تین زاویوں سے اس کی دہرائی کروائی گئی ہے جس کا مقصد درس میں مذکور مفاہیم، قواعد اور فوائد کو طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کرنا اور ان کے نفوس میں مضمر فنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا نیز قوائے محدودہ کو تخلیق کرنا ہے۔ اس مقصدِ جلیل کے لیے ایک اسلوب بدیع اختیار کیا گیا ہے اور وہ بمُحوائے "الأشياء تعرف بأضدادها" کسی چیز کے صحیح اور غلط دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا ہے تاکہ معرفت صحت و فساد کا ملکہ جو متعلم کو ایک عرصے کے بعد نصیب ہوتا ہے ابتداء ہی سے اس کی عقل کے نہاں خانوں میں اپنی ضو فشانیوں سے دستک دیتا رہے۔

(14)... اس کتاب کی امثلہ و تمارین میں بجائے تذکرہ ضرب و قتل زید و بکر زیادہ تر عمل، علم و حکم کو ترجیح دی گئی ہے بلکہ بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی وَکَرَمِہٖ متعدد جا بجا آیات شریفہ و احادیث کریمہ کشت زار فقیر میں مطر انوار و تجلیات، منبت محاسن و تجیات اور قالع رذائل و مہلکات ہیں۔ ابتدائی کتاب میں اگرچہ اس طرح کی امثلہ وغیرہ کے اہتمام سے عموماً زیادت الفاظ علی المقصود کی بناء پر اخذ مطلوب میں کچھ دشواری پیدا ہو جاتی ہے لیکن کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں آسان اور مختصر عبارات کا انتخاب کیا جائے پھر بھی اگر فوائد جلیلہ و جزیلہ کے حصول کی خاطر" کچھ" مشقت اٹھانی پڑے تو اسے گوارا کر لینا چاہیے؛ فإن ترك الخير الكثير لشر قليل شر كثير كما صرح به العلامة القاضي البيضاوي في التفسير.

(15)..... کتاب ہذا میں امثلہ و تمارین کے تراجم سے کف قلم کیا گیا ہے اولاً اس لیے کہ ضرورۃً ترجمہ کے لیے استاد صاحب موجود ہوتے ہیں اور ثانیاً اس لیے کہ متعلم کو خود بھی اپنی قوت کو صرف کا موقع میسر ہو اور

اس میں فہم معنی کا تجسس پیدا ہو ورنہ اگر وہ کتاب ہی سے ترجمہ پانے کا عادی ہوگا اور یہی چیز اس کی طبیعت میں رسوخ پا جائے گی تو اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے بغیر ہر عربی عبارت کے ساتھ ترجمے کا متلاشی ہوگا اور یوں اس کی بلا واسطہ اخذ مفہوم کی صلاحیت متاثر ہوگی۔

(16)..... اصولی طور پر علم تصریف کے بعد علم الاعراب پڑھنا چاہیے تاکہ اولاً مفردات، ان کی بناوٹ اور ابواب وغیرہ بنیادی اشیاء کی معرفت حاصل ہو جائے پھر ثانیاً ان کے اعرابی و بنائی احوال اور طرق ترکیب معلوم کیے جائیں۔ مگر چونکہ اب مدارس عربیہ میں بالعموم یہ دونوں فن (اور دیگر فنون مزید برآں) ایک ساتھ ہی پڑھائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے متعلّم کو ایک فکر یہ بھی دامن گیر رہتی ہے کہ امثلہ، شواہد اور تمارین وغیرہ کو وہ کما حقہ سمجھ نہیں پاتا؛ کیونکہ ان میں مختلف ابواب سے تعلق رکھنے والے ایسے افعال وغیرہ استعمال ہوتے ہیں جو ابھی اس نے پڑھے نہیں ہوتے۔ کتاب ہذا میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ امثلہ و تمارین میں کم سے کم بیس دروس تک غیر ثلاثی مجرد فعل استعمال نہ ہو؛ تاکہ طالب علم ایک حد تک ملال سے محفوظ رہے۔ و شیء خیر من لا شیء.

(17)..... منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں مبتدی طالب علم کو اسباب منع صرف اور ان کے شرائط میں الجھائے بغیر صرف غیر منصرف اسماء کی انواع بیان کر دی گئی ہیں جنہیں ازبر کر لینے کے بعد اسے (سوائے چند جزئیات کے) غیر منصرف کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل.

(18)..... بعض فنی خرابیاں طلبہ میں ابتدا سے ہی اس طرح رسوخ پالیتی ہیں کہ جامی شریف پڑھ لینے بلکہ فارغ ہو جانے بلکہ مسند تدریس پر براجمان ہو جانے کے بعد بھی وہ جوں کی توں رہتی ہیں اور متعدی ہوتی ہیں مثلاً جمع مؤنث سالم کو حالتِ نصبی میں لفظاً مجرور اور تقدیراً منصوب سمجھتے ہیں؛ حالانکہ یہ بداہۃً باطل ہے۔

اولاً: اس لیے کہ جمع مؤنث سالم اس حیثیت سے کہ وہ جمع مؤنث سالم ہے ان اسماء میں سے ہے ہی نہیں جن کا اعراب تقدیری ہوتا ہے؛ کیونکہ تقدیراً اعراب کی صرف دو وجوہ ہوتی ہیں: ۱۔ تعذر ظہور اعراب اور ۲۔ استثقال ظہور اعراب۔ پہلی وجہ اسم مقصور اور اسم مضاف الی الیاء میں متحقق ہوتی ہے اور دوسری وجہ اسم منقوص (بحالتِ رفع و جر)، جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم (بحالتِ رفع) اور ہر اس اسم میں پائی جاتی ہے جس میں محل اعراب ساقط عن التلفظ ہو۔ اور بظاہر کہ جمع مؤنث سالم ان میں سے کسی میں بھی داخل نہیں پھر اسے "تقدیراً منصوب" کہنا چہ معنی دارد۔ ثانیاً: بایں وجہ کہ رفع، نصب اور جر خواہ لفظاً ہوں یا تقدیراً آثار ہیں اور رافع، ناصب اور جار بالترتیب مؤثرات ہیں اور اثر بغیر مؤثر کے نہیں پایا جا سکتا ورنہ تخلف بین الاثر و

المؤثر لازم آئے گا؛ وهو باطل. اب سوال یہ ہے کہ مثلاً "اشتریت کراسات" میں "کراسات" اگر لفظا مجرور ہے تو اس کا موثر (جار) کہاں ہے؟

درحقیقت منشأ غلط اولا عدم تمییز بین الجر والکسرہ ہے کہ جہاں کسرہ دیکھا جر سمجھ لیا؛ حالانکہ ہر کسرہ جر نہیں نہ ہر جر کسرہ بلکہ ان میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے؛ لاجتماعهما في مثل "نظرت الی الکعبة" وافتراقهما في نحو "نظرت الی المسلمین" و"جئت أمس". اسی طرح غیر منصرف کو حالت جری میں لفظا منصوب اور تقدیرا مجرور سمجھتے ہیں؛ حالانکہ یہ بھی باطل محض ہے؛ بعین ماذکرناہ.

یونہی رفع وضمہ اور نصب وفتحہ میں عدم تفریق کی وجہ سے بہت سے مقامات پر مضموم غیر مرفوع کو مرفوع اور مفتوح غیر منصوب کو منصوب قرار دیدیتے ہیں۔

ثانیا عدم تمییز بین الاعراب اللفظی والتقدیری؛ کہ ان کے بارے میں تصور یہ ہوتا ہے کہ جو اعراب لکھنے یا دیکھنے میں آئے وہ لفظی اور جو ایسا نہ ہو وہ تقدیری ہے لہذا جمع مؤنث سالم میں بحالت نصب "فتحہ" نظر نہ آیا تو اسے تقدیرا منصوب کہہ دیا اور غیر منصرف پر بحالت جر "کسرہ" نہ دیکھا تو اسے تقدیرا مجرور قرار دیدیا۔

یونہی موصوف اور صفت کو پورا مرکب توصیفی بنا کر اور مضاف اور مضاف الیہ کو پورا مرکب اضافی بنا کر فاعل، نائب الفاعل، مفعول بہ وغیرہ بناتے ہیں؛ حالانکہ یہ بھی حقیقۃً فاسد ہے؛ کیونکہ فاعل، نائب الفاعل اور مفعول بہ وغیرہ از قسم اسماء ہیں اور اسما از قسم کلمہ اور مرکب کا کلمہ ہونا بداہۃً باطل ہے۔

نیز تراکیب کی کتب معتبرہ مثلا فوائد شافیہ وغیرہ میں اس نوعیت کی تراکیب کہیں نہیں ملتیں اور کتب درسیہ عربیہ میں بھی محشین، شارحین اور مفسرین وغیرہم جہاں جہاں ضمنا تراکیب فرماتے ہیں وہ بھی ایسی نہیں ہوتیں غرض ارباب فن کی تو وہ راہ اور ہمارے طلبہ چلیں کس راہ فاہ واہ ثم اہ.

امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے البشیر، بشیر الکامل اور بشیر الناجیہ میں جو اس نوعیت کی تراکیب کی ہیں وہ محض بزعم تسہیل علی المبتدی ہے اور حقیقۃً وہ خود اسے صحیح قرار نہیں دیتے اس طرح کی ترکیب کے بارے میں خود انہی کا عندیہ ملاحظہ فرمالیں:

"سوال: ترکیب میں یہ کہنا صحیح ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ جواب: ہرگز صحیح نہیں اس لیے کہ مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مرکب ہے اور فاعل مرکب نہیں ہوتا، فاعل اسم ہوتا ہے جیسا کہ اس کی تعریف میں گذرا۔ اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ کی تعریف میں افراد ماخوذ ہے، نظر برآں فاعل مفرد ہوگا نہ مرکب۔ اسی طرح مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، تمییز، مستثنی، حال، نائب فاعل

وغیرہ معمولات جواز قبیل اسماء ہیں۔" (المنیر شرح نحو میر،ص:۳۴۲)

مزید فرماتے ہیں:"الفوائد الشافیہ میں کافیہ کی ترکیب کا انداز بنظر حقیقت ہے اس اعتبار سے ترکیب یوں کی جائے گی: غلام مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، زید مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب ان حضرات کے نزدیک ہے جو صرف مسند اور مسند الیہ کو کلام قرار دیتے ہیں باقی متعلقات کو کلام سے خارج۔ یہ حضرات ان متعلقات کا اعراب بیان فرما دیتے ہیں لیکن ان کو ملا کر جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ مسند اور مسند الیہ کو جملہ قرار دیتے ہیں جیسے الفوائد الشافیہ کے مصنف حلب ملا جند، اور جو حضرات متعلقات کو کلام میں داخل قرار دیتے ہیں وہ متعلقات کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک مثال مذکور میں یوں کہا جائے گا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح غلام زید میں صرف غلام کو مفعول بہ قرار دیا جائے گا اور ضربا شدیدا میں صرف ضربا کو مفعول مطلق نوعی اور یوم الجمعۃ میں صرف یوم کو مفعول فیہ وھلم جرا۔" (المنیر شرح نحو میر،ص:۳۴۳)

اسی طرح خبر کی تعریف پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سوال: تعریف جامع نہیں؛ اس لیے کہ ھذا غلام زید میں غلام زید اور زید رجل عالم میں رجل عالم خبر ہیں؛ حالانکہ اسم نہیں کیونکہ اسم مفرد ہوتا ہے کہ قسم کلمہ ہے اور کلمہ میں افراد معتبر اور یہ دونوں مرکب ہیں، اول مرکب اضافی، دوم مرکب توصیفی۔ جواب: خبر جزء اول ہے نہ مجموعہ اور شک نہیں کہ جزء اول مفرد ہے۔" (بشیر الناجیہ شرح کافیہ،ص:۹۸)

ہاں بعض مرکبات میں دو کلموں کو ملا کر کلمہ واحدہ بنا دیا گیا ہوتا ہے جیسے مرکب مزجی، مرکب تعدادی اور لفظ عبد اللہ جبکہ علم ہو اسی طرح اسم موصول کہ یہ مابعد سے ملے بغیر جزء کلام نہیں بنتا تو ان کو بلاشبہ ملا کر ہی ترکیب میں لیا جائے گا؛ کہ یہ حکما مفرد ہیں۔ چنانچہ یہی امام النحو مزید فرماتے ہیں:

"سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں؛ اس لیے کہ ھذا خمسۃ عشر میں خمسۃ عشر خبر ہے حالانکہ اسم نہیں؛ کیونکہ مرکب ہے اور مرکب اسم نہیں ہوتا، اسی طرح الحی لا جماد میں لا جماد خبر ہے حالانکہ اسم نہیں کہ مرکب ہے۔ جواب: اسم عام ہے کہ حقیقۃ ہو یا حکما اور اسم حکمی سے مراد وہ لفظ جو واحد شمار کیا جاتا ہو اور اس کی تعبیر اسم حقیقی سے کر سکیں چنانچہ خمسۃ عشر شمار میں بوجہ شدت امتزاج لفظ واحد ہے اور اسم حقیقی سے اس کی تعبیر درست جیسے عدد بین أربعۃ عشر وستۃ عشر۔ اسی طرح لا جماد بوجہ شدت امتزاج لفظ واحد ہے اور اسم حقیقی سے اس کی تعبیر بھی درست جیسے شیء غیر جماد۔ دونوں تعبیریں

از قبیل مرکب توصیفی ہیں جس میں جزءِ اول خبر ہے اور دو اسم حقیقی۔ چونکہ خمسۃ عشر اور لا جماد شمار میں لفظاً واحد ہے اسی واسطے معرب باعراب واحد کہ اول بتمامہ مرفوع محلا اور ثانی بتمامہ مرفوع لفظاً بخلاف مرکب اضافی اور توصیفی کہ ان دونوں کے دونوں جزء کا اعراب علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔'' (بشیر الناجیہ، ص:۹۸)

نیز اصحاب متون وشروح وغیرہم جو بعض اوقات ضمنی اور جزوی تراکیب میں مرکبات توصیفیہ واضافیہ کو فاعل وغیرہ قرار دیدیتے ہیں وہ کسی کو غلط فہمی یا خوش فہمی میں مبتلا نہ کردے؛ کیونکہ وہ بناءً علی ظہور المراد وتسامح فی العبارۃ پر محمول ہے۔

بالجملہ اس قسم کے دیگر امور بھی طالب توجہ اور محتاج اصلاح ہیں۔ کتاب ہذا میں کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ حتی الامکان اس طرح کے مفاسد اور فنی خرابیوں سے بھی محفوظ رہیں۔

(19) ... توضیح مسائل، تکمیل قواعد اور تکثیر فوائد کی خاطر چیدہ چیدہ مقامات پر مفید اور اہم حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جو کتاب کے آخر میں ملحق ہیں۔ وبحمد اللہ تعالی لقد اودعت في الكتاب من الاشارت واللطائف ما لا يخفى على المتأمل.

اپنے رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کریم اپنی رحمت سے ہمیں اپنے مقاصد حسنہ میں کامیابی وکامرانی نصیب فرمائے، ہمارے اعمال واقوال وافعال میں خلوص اور للّٰہیت عطا فرمائے اور ہماری خستہ وشکستہ مساعی حقیرہ کو اور جنہوں نے اس سلسلے میں ہمیں اپنے بے لوث مفید مشوروں سے نوازا سب کو اپنی جناب عالی میں شرف قبولیت سے بہرہ مند فرمائے کہ اصل المقاصد تو یہی ہے یہ ہو تو سب کچھ ہے اگرچہ کچھ نہ ہو اور اگر یہی نہ ہو تو کچھ نہیں اگرچہ سب کچھ ہو۔ اللّٰهم اغفر لي ولوالدي ولأساتذتي ومشائخي وللمؤمنين والمؤمنات ولكل من له حق علي. وصل على خير خلقك محمد النبي الأمي الحبيب العالي القدر العظيم الجاه وعلى آله وصحبه أجمعين وبارك وسلم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ تدریس (ہدایات واہداف)

(1)......طلبہ کو ابتداء مقدمہ اور اصطلاحات یاد کروادیجیے۔ درس اول میں لفظ اور اس کی اقسام وامثلہ کتاب میں پڑھانے سے قبل کتاب کی روشنی میں زبانی یا بذریعہ بورڈ سمجھادیں اس کے بعد کتاب سے پڑھائیں۔ خیال رہے کہ زبانی تقریر جس قدر کتابی الفاظ ومعانی کے قریب ہوگی اسی قدر کتاب پڑھانے اور اسے منطبق کرنے میں سہولت رہے گی، یہ مدنی پھول دیگر کتب کی تدریس میں بھی عطر بیز ثابت ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

(2)......اس درس میں اقسام مرکب کا بیان محض تعارفی ہے لہذا اسے اسی انداز پر رکھیے ان کا تفصیلی بیان آئندہ دروس میں آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

(3)......طلبہ کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ تمام تمارین اپنی کاپی یا رجسٹر پر لازمی لازمی اور لازمی طور پر حل کرکے آئیں مگر اولاً چند اسباق تک انہیں حل کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا جائے کہ تمرین نمبر 1 سے پہلا سوال اپنی کاپی پر اتاریں پھر اس کا جواب کتاب کی روشنی میں لکھیں، اسی طرح تمام سوالات حل فرمائیں۔ تمرین نمبر 2 سے ہر جملہ "غلط" کے کالم میں اتاریں اور اسے درست کرکے "صحیح" کے کالم میں لکھیں۔ تمرین 3 (الف) سے مفردات کو "مفرد" کے اور مرکبات کو "مرکب" کے کالم میں لکھیں۔ اور (ب) سے مرکبات ناقصہ کو "مرکب ناقص" اور مرکبات تامہ کو "مرکب تام" کے کالم میں اتاریں۔

تنبیہ:

درس ثانی سے آخر تک تمام دروس میں پہلے نمبر پر بتایا گیا اسلوب برقرار رکھیے۔ اور ہر درس کی ہر تمرین کے لیے مذکورہ بالا طریقہ پر حسب مطلوب کالمز بنوا کر تمارین کروایئے اور باقاعدہ اس کی تفتیش کرتے رہیے۔

(4)......خیال رہے کہ سبق نمبر 12 میں اسم معرب اور اسم مبنی کی تعریف ذکر کی گئی ہے اس لیے اس میں "اسم" ماخوذ ہے، جبکہ سبق نمبر 13 میں مطلق معرب اور مبنی کی اقسام بیان کی گئی ہیں جو اسم، فعل اور حرف بلکہ جملے کو بھی شامل ہے اسی وجہ سے ان کی تعریف میں "لفظ" لیا گیا ہے۔

(5)......خلاصۃ النحو حصہ اول میں تقریباً وہ تمام ہی بنیادی امور ذکر کردیے گئے ہیں جو عبارت پڑھنے

اور سمجھنے کے لیے ضروری اور ایک حد تک کافی ہیں مثلاً معارف ونکرات، مذکرات ومؤنثات، واحدات و مثنات ومجموعات، مرفوعات، منصوبات، مجرورات، معربات ومبنیات، مرکبات ناقصہ، جمل اسمیہ وفعلیہ، جمل خبریہ وانشائیہ، اقسام اعراب اسماء وافعال اور توابع وغیرہ، لہٰذا امر واجب الالتزام یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد اس کا بھرپور اجراء جاری رکھا جائے اور جوں جوں سبق آگے بڑھے اسے سلک اجراء میں نظم کیا جاتا رہے۔ اللہ کریم کی رحمت سے امید واثق کہ اس طرح متعلّم بہت جلد اپنا گوہر مقصود پانے میں کامیاب ہوجائے گا۔

(6)......اس کے علاوہ استاد صاحب اپنی صواب دید پر سبق سے متعلق جو مناسب اور بہتر کام طلبہ کو دیں فبہا بلکہ لائق صد آفرین ہے۔

(7)......موقع کی مناسبت سے طلبہ کو درج ذیل طریقوں سے ترجمہ کرنا بھی سکھائیں:

مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)...... پہلے مضاف الیہ کا پھر مضاف کا ترجمہ کرتے ہیں اور درمیان میں عموماً "کا، کی، کے، را، ری، رے" وغیرہ لاتے ہیں: صِيَامُكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا)، مَاءُ الْبَحْرِ (سمندر کا پانی)۔ (ب)......مضاف اسم تفضیل ہو تو دونوں کے درمیان "میں سے" لاتے ہیں: خِيَارُكُمْ (تم میں سے بہتر) (ج)......صفت کا صیغہ مفعول کی طرف مضاف ہو تو درمیان میں کبھی لفظ "کو" لاتے ہیں: ضَارِبُ بَكْرٍ (بکر کو مارنے والا) آكل خبز (روٹی کھانے والا)، فاعل کی طرف مضاف ہو تو پہلے مضاف پھر مضاف الیہ کا ترجمہ کر کے آخر میں "والا" لاتے ہیں: حَسَنُ الْوَجْهِ (حسین چہرے والا)۔ (د)......مضاف اسم عدد ہو تو پہلے عدد کا پھر معدود کا ترجمہ کرتے ہیں اور درمیان میں کا، کی، کے وغیرہ نہیں آتا: خَمْسَةُ مِيَاهٍ (پانچ پانی)

مرکب توصیفی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......صفت مفرد ہو تو پہلے صفت کا پھر موصوف کا ترجمہ کرتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) اس صورت میں اگر صفت کا فاعل، مفعول، ظرف یا جار مجرور وغیرہ بھی کلام میں موجود ہو تو اس کا ترجمہ صفت کے ترجمہ کے ساتھ کرتے ہیں: رَجُلٌ صَالِحٌ غُلَامُهُ (نیک غلام والا مرد) رَجُلٌ ضَارِبٌ زَيْدًا (زید کو مارنے والا مرد) رَجُلٌ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں بیٹھا مرد)۔ (ب)......صفت جملہ ہو تو موصوف سے پہلے "وہ، اس، ایسا" وغیرہ اور صفت سے پہلے "جو، جس نے، جس کو" وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: رَجُلٌ يَعْلَمُ الْفِقْهَ (وہ مرد جو فقہ جانتا ہے) (ج)......جب کوئی اسم مضاف اور موصوف ہو تو مضاف الیہ پھر صفت اور پھر مضاف موصوف کا ترجمہ کرتے ہیں: كِتَابُ خَالِدِ الْمُفِيْدُ (خالد کی مفید کتاب) (د)......اسم

اشارہ مشار الیہ بھی موصوف صفت ہوتے ہیں لیکن اس میں پہلے موصوف (اسم اشارہ) کا پھر صفت (مشار الیہ) کا ترجمہ کرتے ہیں: ذٰلِکَ الْکِتَابُ (وہ کتاب) (ہ)......اگر صفتیں ایک سے زائد ہوں تو آخری صفت سے پہلے ''اور'' کا اضافہ کرتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ (تمام تعریفیں عالمین کے رب، رحمٰن، رحیم اور یوم جزا کے مالک اللہ کے لیے ہیں)

جملہ فعلیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے فاعل پھر مفعول پھر متعلقات اور آخر میں فعل کا ترجمہ کرتے ہیں: ضرب زید بکرا في الدار بالعصا (زید نے بکر کو گھر میں لاٹھی سے مارا)

جملہ اسمیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے، مبتدا کا پھر خبر کا ترجمہ کرتے ہیں اور آخر میں ''ہے، ہیں، ہو'' وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: اَللّٰهُ رَحِیْمٌ (اللہ رحیم ہے) هُمْ عَالِمُوْنَ (وہ عالم ہیں) اَنْتَ صَادِقٌ (تم سچے ہو) اَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلمان ہوں)۔

جار مجرور کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)......پہلے جار مجرور کا ترجمہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے متعلَّق کا ترجمہ کرتے ہیں: ضَرَبَ زَیْدٌ بِالْعَصَا (زید نے لاٹھی سے مارا)

(ب)......جار مجرور جن افعال واسماء عامہ (ثابت، موجود، کائن، ثبت وغیرہ) کے متعلّق ہوتے ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جاتا: زَیْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

اسم موصول اور صلہ کا ترجمہ کرنے طریقہ:

اسم موصول کا ترجمہ ''وہ، اسے، ایسا'' وغیرہ کرتے ہیں اور صلہ کے ساتھ ''جو، جس نے، جس کو'' وغیرہ لاکر اسے جملہ کے شروع یا آخر میں لاتے ہیں: اَلَّذِيْ ضَرَبَ عَالِمٌ (جس نے مارا وہ عالم ہے) هٰذَا الَّذِيْ جَاءَ (یہ وہ ہے جو آیا) اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ (کیا تم نے اسے دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے)

اَنَّ اور اَنْ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

ان کا ترجمہ ''کہ'' ہے مگر کبھی محاورۃً اس سے پہلے ''یہ ہے، یہ بات، یہ خبر'' وغیرہ کا اضافہ کردیتے ہیں: عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے جان لیا کہ زید عالم ہے) اَلْعَجَبُ اَنَّ الْجَرْحَ شَدِیْدٌ (تعجب یہ ہے کہ زخم شدید ہے) یا ان کو مابعد کے ساتھ ملا کر مصدری ترجمہ کرتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ (تمہارا

روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)

مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مفعول مطلق جس غرض کیلئے استعمال ہوگا اس کے مطابق ترجمہ کیا جائے گا مصدری ترجمہ نہیں ہوگا: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے ضرور مارا) جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا) جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِيْ (میں قاری کی طرح بیٹھا)

حال کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

حال کا ترجمہ ''ہوکر، اس حال میں کہ، کرتے ہوئے، ہوتے ہوئے'' وغیرہ کرتے ہیں: اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (تم سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ)

تاکید کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے مؤکد کا پھر تاکید کا ترجمہ ''تمام، سب، خوب، خود'' وغیرہ کرتے ہیں: كَلَّمَنِي الْوَزِيْرُ نَفْسُهُ (وزیر نے خود مجھ سے بات کی)

تمییز کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)...... تمییز نسبت ہو تو کبھی اس کے بعد ''سے'' کا اضافہ کرتے ہیں: اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ مَاءً (برتن پانی سے بھر گیا) اور کبھی تمییز کو موقع کے مناسب فاعل یا مفعول یا مبتدا کا مضاف تصور کرکے ترجمہ کیا جاتا ہے: حَسُنَ زَيْدٌ وَجْهًا (زید کا چہرہ خوبصورت ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا (ہم نے زمین میں چشمے پھاڑے) أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (میرا مال تجھ سے زیادہ ہے)

(ب)...... تمییز مفرد ہو تو پہلے ممیّز کا پھر بلا اضافہ تمییز کا ترجمہ کیا جاتا ہے: مَنَوَانِ سَمْنًا (دو من گھی)

بدل کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

(الف)...... بدل کل ہو تو کبھی دونوں کا ترجمہ بالترتیب کر دیا جاتا ہے اور کبھی ان کے درمیان ''یعنی'' بھی لایا جاتا ہے: جَاءَ أَخُوْكَ زَيْدٌ (تیرا بھائی زید آیا) زُرْتُ عَالِمًا أُسْتَاذَكَ (میں نے ایک عالم یعنی تمہارے استاد سے ملاقات کی)

(ب)...... بدل بعض یا بدل اشتمال ہو تو مبدل منہ کو ضمیر کی جگہ پر تصور کرکے ترجمہ کرتے ہیں: حَفِظْتُ الْقُرْآنَ رُبْعَهُ (میں نے قرآن کا چوتھائی حصہ حفظ کیا) أَعْجَبَنِي الرَّجُلُ عِلْمُهُ (مجھے آدمی کے علم نے تعجب میں ڈالا)

(ج)......بدل غلط میں مبدل منہ کا ترجمہ کر کے سکتہ کرتے ہیں اور پھر بدل کا ترجمہ کرتے ہیں:
اَکَلْتُ التُّفَّاحَ الرُّمَّانَ (میں نے سیب..انار کھایا)

مستثنٰی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مستثنٰی سے پہلے "صرف، سوائے، علاوہ" وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں: مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا (میں نے صرف زید کو دیکھا) سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ (سوائے ابلیس کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا) جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا (زید کے علاوہ ساری قوم آئی)

تنبیہ: یہ تمام طرق تراجم تقریبی ہیں جن سے ایک حد تک استفادہ کیا جاسکتا ہے، تمام درجات میں بالعموم اور درجہ اولی میں بالخصوص صیغہ، اعراب، وجہ اعراب اور ترجمہ وغیرہ سکھانے کے خاص اہتمام کی حاجت ہوتی ہے لہذا کسی حال میں ان امور سے صرف نظر نہ کیا جائے۔ وباللّٰہ التوفیق.

﴿......القواعد المتفرقة......﴾

☆......إذا جُرَّت (ما) الاستفهامية، بحرف جرّ، وجب حذف ألفها، فيقال: عمَّ، فيمَ، حتّامَ، إلامَ، علامَ.

☆...... ضمير المتكلم (أنا)، تُحذف الألف لفظاً من آخره. تَكتُب مثلاً: أنا عربيّ وتَلفظ: أنَ عربيّ.

☆......جمعُ ما لا يعقل يجوز أن يعامل معاملة المفرد المؤنث أو الجمع، نحو: أنهار جارية وجاريات، وجبال شاهقة وشاهقات.

☆......إذا عرا الكلمةَ الموزونةَ حذفٌ، حذفتَ من الميزان ما يقابل المحذوف من الكلمة.

فوزن: (قُم: قُل) لأن المحذوف عين الكلمة، وهى الواو، والأصل (قُوم).

ووزن: (قاضٍ: فاعٍ) لأن المحذوف لام الكلمة، وهى الياء، والأصل (قاضى).

ووزن: (صِلَة: عِلَة) لأن المحذوف فاء الكلمة، وهو الواو، والأصل (وَصْل).

وإذا عرا الكلمةَ إعلال، فإن الميزان لا يتغير، فوزن (قال وباع) فَعَل.

(قواعد اللغة العربية وغيره)

رموز واشارات

(۱)......ص: مفصل مع شرح للموصلی	(۱۳)......شا: شرح مائۃ عامل مع الفرح الکامل
(۲)......کا: کافیہ مع شرح ناجیہ	(۱۴)......عق: العقد النامی
(۳)......هد: ہدایۃ النحو مع عنایۃ النحو	(۱۵)......دن: درایۃ النحو
(۴)......خم: شرح مفصل للخوارزمی	(۱۶)......م: نحو میر (مترجم)
(۵)......حل: شرح مفصل للموصلی	(۱۷)......تس: التحفۃ السنیہ
(۶)......ض: شرح رضی	(۱۸)......با: بشیر الکامل
(۷)......شذ: شرح شذور الذھب	(۱۹)......مذ: مذکرات النحو والصرف
(۸)......ق: قطر الندی وبل الصدی	(۲۰)......بد: بدایۃ النحو
(۹)......شق: شرح قطر الندی	(۲۱)......در: دراسۃ النحو
(۱۰)......شا: شرح ابن عقیل	(۲۲)......تم: تحبیر شرح نحو میر
(۱۱)......غا: غایۃ التحقیق	(۲۳)......رد: رد المحتار
(۱۲)......فو: شرح جامی مع الفرح النامی	

......الامام الكسائی فی علم النحو......

وَحُكِيَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ لِلْكِسَائِيِّ ابْنِ خَالَتِهِ فَلِمَ لَا تَشْتَغِلُ بِالْفِقْهِ فَقَالَ مَنْ أَحْكَمَ عِلْمًا فَذٰلِكَ يَهْدِيهِ إِلَى سَائِرِ الْعُلُومِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَا أُلْقِي عَلَيْكَ شَيْئًا مِنْ مَسَائِلِ الْفِقْهِ فَتُخْرِجَ جَوَابَهُ مِنَ النَّحْوِ فَقَالَ هَاتِ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ سَهَا فِي سُجُودِ السَّهْوِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً فَقَالَ لَا سُجُودَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ بَابٍ مِنَ النَّحْوِ خَرَّجْتَ هٰذَا الْجَوَابَ فَقَالَ مِنْ بَابِ أَنَّ الْمُصَغَّرَ لَا يُصَغَّرُ فَتَحَيَّرَ مِنْ فِطْنَتِهِ. (البحر الرائق، 426/4)

مصادر ومراجع

شمار	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	مفصل مع شرح للموصلی	محمود بن عمر زمخشری، متوفی ۵۳۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
2	کافیہ مع شرح ناجیہ	جمال الدین عثمان بن عمر، متوفی ۶۴۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
3	ہدایۃ النحو مع عنایۃ النحو	سراج الدین عثمان، متوفی ۷۵۸ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ
4	شرح مفصل	قاسم بن حسین خوارزمی، متوفی ۶۱۷ھ	مکتبۃ العبیکان ریاض، ۱۴۲۱ھ
5	شرح مفصل	یعیش بن علی موصلی، متوفی ۶۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
6	شرح رضی	محمد بن حسن الاستراباذی، متوفی ۶۸۶ھ	باب المدینہ کراچی
7	شرح شذور الذہب	عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	باب المدینہ کراچی
8	قطر الندی وبل الصدی	عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	دار المنار
9	شرح قطر الندی	عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ	دار المنار
10	شرح ابن عقیل	عبد اللہ عبد الرحمن قرشی، متوفی ۷۶۹ھ	باب المدینہ کراچی
11	نہایۃ التحقیق	صفی الدین بن نصیر الدین، متوفی ۸۹۰ھ	کوئٹہ
12	شرح جامی مع الفرح النامی	علامہ عبد الرحمن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۵ھ
13	شرح مائۃ عامل مع الفرح الکامل	علامہ عبد الرحمن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ
14	العقد النامی	محمد حسن بن عبد اللہ حنفی، متوفی ۱۳۲۷ھ	مکتبۃ الامام ابی حنیفہ، کوئٹہ
15	درایۃ النحو	----------------	باب المدینہ کراچی
16	نحو میر (مترجم)	سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۲۹ھ
17	التحفۃ السنیۃ	محمد محی الدین عبد الحمید، متوفی ۱۳۹۳ھ	مکتبۃ دار الفجر ۲۰۰۲ء
18	بشیر الکامل	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	سکندر علی بہادر علی تاجران کتب کراچی
19	البشیر شرح نحو میر	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	ادارہ ضیاء السنۃ
20	بشیر الناجیہ شرح کافیہ	علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ	محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، کراچی
21	مذکرات النحو والصرف	الدکتور احمد ہاشم وغیرہ	دار المنار
22	ہدایۃ النحو	مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ	----------
23	دراسۃ النحو	مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ	----------
24	تسہیل شرح نحو میر	سردار احمد حسن سعیدی	مکتبہ احمد رضا
25	رد المحتار	علامہ محمد امین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ ۱۴۲۰ھ

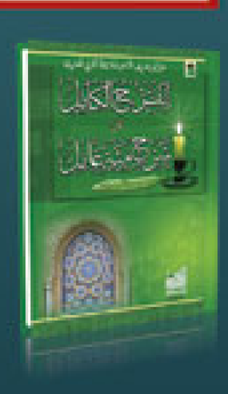
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ





MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net